

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله
الطاهرين

الكتاب القانوني في حقوق الميراث



تأليف السيد محمد باقر خراساني

مطبع دارالكتاب في طهران

بنہوں کے گرفتاروں مرض ملک چل اور نادانی کو علم اور حکمت کے آجیات سے شفا دیکر ہنگامی دی
 ہدایت کا لہرو کی تمام عالم کے لئے شفا ہے ہر امراض طاعونی اور باغی کو یہ طہران کا دوا شفا ہے
 اللہ تعالیٰ معلوم کیا کثیر کثیر ابا بعدہ عاصی پر معافی دینے قاضی انجمن البقاء المدبوجہ البشیرہ البشیرہ
 قاضی غلام محی الدین بن قاضی امام الدین پنجابی امیر شہری۔ اجمل لوی۔ کربالی۔ ارباب عقل اور فہم اور محاسب
 دانش اور پیش کے خدمت میں اتنا س کرتا ہے کہ چونکہ علم طب اشرف العلوم اور فنل الفنون ہے
 اور دلیل اسکی شرافت اور فضیلت کی ہے۔ ہر کو غایت اس علم کی حفظ صحت اور ازالہ مرض نوع انسان ہے اور ضرور
 اسکا پھیلنا انسان ہوا دیر یا مرگیا بلکہ ظہر ہے کہ انسان موجب نجاتی تقدیر منافی آدم الخ اشرف مخلوقات اور
 اور سرانہ ہے۔ جس چاہے کہ بتوجہ قاعدہ مشہورہ کے شرفہ اعلم کیوں شرافتہ موضوعہ تعلیم
 اسکی حفظ اور اشرف قرار دیا جاوے ہر زبان مروج میں کئی ایک کتابیں اس علم کی مختلف
 مضامین میں تصنیف ہو کر مطبوع ہوئی ہیں ہر ایک کتاب اپنے اپنے مضمون میں غریبی اور غفلت
 کی وجہ سے عمدہ سے عمدہ طرز رکھتی ہے لیکن تا حال کوئی رسالہ مستقلہ مضمون مستہ ضروریہ میں
 کہ مدار حیات انسانی اور موقوف علیہ صحت نبی آدم سے اور حفظ صحت حاصل اور اعادہ صحت زائد کا
 سوسبب اور باعث ہے ہر اور سعادات اخروی اور کمالات دنیوی بھی سپر موقوف ہیں ہر کسی صاحب
 نے زبان مروجہ میں تصانیف نہیں کیا ہر اور باوصفیکہ یہ مضمون خاص محتاج الیہ اسورہ نبی اور پنج
 کا جو اور معاش اور مٹاؤ کا بھی موقوف علیہ ہے پھر بھی کسی صاحب نے اپنی شان توجہ کو دیکھ کر
 معشوف نہیں کیا ہر زبان کئی ایک کتابوں میں اس مضمون کو مثل زیگ بمضامین سندرجہ کتاب
 مختصر اور سرسری طور پر لکھا گیا ہے ہر لہذا کئے ایک اجاب پختہ انقلاب مجہ ہو کر اس احتروکیہ
 کیا کہ اگر ایک رسالہ مستقلہ سبب بیان مستہ ضروریہ کا تفصیل ہر زبان اردو مروج میں کتب معتبرہ
 انتخاب کر کے لکھا جاوے تو یقین ہے کہ باعث فوائد انام اور موجب رفاد عام ہووے اور یہ
 گزشتہ دور وازنا ہزار کی مجلس اجاب کو اپنی حروف کی طرح منتشر اور پیرگندہ کر گئی تو یہ
 رسالہ بطور یادداشت اپنے ہاتھ میں رہیگا اور علاوہ بران اعانت اور امداد سے ہر
 مفید عام کی خالی ثواب سے نہیں ہر گز یہ حق تعالیٰ قوت و دست اور کثرت مشاغل کی کہ موجب
 انتشار طبیعت اور مانع حصول جمعیت کی تھی ہر اس لم حلیہ سے پہلو تہی کرتا اور امر و نورو ہننا
 کچھ نیکو سے کاروبار خانگی مزدوری کے یہ احتراز مہم کا بھی ہے ہر علاوہ ہر ان اہل و عیال
 طبابت پیشہ اور تعلیم طلبہ اسکا مشغل رکھتا ہے ہر اسنے بسبب مشاغل مذکورہ کو فرصت حقا صفت

حافظ غلام محی الدین بن قاضی امام الدین پنجابی امیر شہری۔ اجمل لوی۔ کربالی۔ ارباب عقل اور فہم اور محاسب
 دانش اور پیش کے خدمت میں اتنا س کرتا ہے کہ چونکہ علم طب اشرف العلوم اور فنل الفنون ہے
 اور دلیل اسکی شرافت اور فضیلت کی ہے۔ ہر کو غایت اس علم کی حفظ صحت اور ازالہ مرض نوع انسان ہے اور ضرور
 اسکا پھیلنا انسان ہوا دیر یا مرگیا بلکہ ظہر ہے کہ انسان موجب نجاتی تقدیر منافی آدم الخ اشرف مخلوقات اور
 اور سرانہ ہے۔ جس چاہے کہ بتوجہ قاعدہ مشہورہ کے شرفہ اعلم کیوں شرافتہ موضوعہ تعلیم
 اسکی حفظ اور اشرف قرار دیا جاوے ہر زبان مروج میں کئی ایک کتابیں اس علم کی مختلف
 مضامین میں تصنیف ہو کر مطبوع ہوئی ہیں ہر ایک کتاب اپنے اپنے مضمون میں غریبی اور غفلت
 کی وجہ سے عمدہ سے عمدہ طرز رکھتی ہے لیکن تا حال کوئی رسالہ مستقلہ مضمون مستہ ضروریہ میں
 کہ مدار حیات انسانی اور موقوف علیہ صحت نبی آدم سے اور حفظ صحت حاصل اور اعادہ صحت زائد کا
 سوسبب اور باعث ہے ہر اور سعادات اخروی اور کمالات دنیوی بھی سپر موقوف ہیں ہر کسی صاحب
 نے زبان مروجہ میں تصانیف نہیں کیا ہر اور باوصفیکہ یہ مضمون خاص محتاج الیہ اسورہ نبی اور پنج
 کا جو اور معاش اور مٹاؤ کا بھی موقوف علیہ ہے پھر بھی کسی صاحب نے اپنی شان توجہ کو دیکھ کر
 معشوف نہیں کیا ہر زبان کئی ایک کتابوں میں اس مضمون کو مثل زیگ بمضامین سندرجہ کتاب
 مختصر اور سرسری طور پر لکھا گیا ہے ہر لہذا کئے ایک اجاب پختہ انقلاب مجہ ہو کر اس احتروکیہ
 کیا کہ اگر ایک رسالہ مستقلہ سبب بیان مستہ ضروریہ کا تفصیل ہر زبان اردو مروج میں کتب معتبرہ
 انتخاب کر کے لکھا جاوے تو یقین ہے کہ باعث فوائد انام اور موجب رفاد عام ہووے اور یہ
 گزشتہ دور وازنا ہزار کی مجلس اجاب کو اپنی حروف کی طرح منتشر اور پیرگندہ کر گئی تو یہ
 رسالہ بطور یادداشت اپنے ہاتھ میں رہیگا اور علاوہ بران اعانت اور امداد سے ہر
 مفید عام کی خالی ثواب سے نہیں ہر گز یہ حق تعالیٰ قوت و دست اور کثرت مشاغل کی کہ موجب
 انتشار طبیعت اور مانع حصول جمعیت کی تھی ہر اس لم حلیہ سے پہلو تہی کرتا اور امر و نورو ہننا
 کچھ نیکو سے کاروبار خانگی مزدوری کے یہ احتراز مہم کا بھی ہے ہر علاوہ ہر ان اہل و عیال
 طبابت پیشہ اور تعلیم طلبہ اسکا مشغل رکھتا ہے ہر اسنے بسبب مشاغل مذکورہ کو فرصت حقا صفت

قسم دوم قوی اور افعال میں فصل سوم اسباب فاعلی صحت کو بیان میں باب اول ہو گا بیان میں
 اور آسمین چار فصول ہیں فصل اول ہوا کے مزاج اور وجہ اضطراب اور ہوا کی مفید اور مضر کو بیان میں
 فصل دوم ہوا کے تغیرات طبعی کے بیان میں فصل سوم تغیرات غیر طبعی غیر مضادہ کے بیان میں ۳ اور
 یہ ایک تنبیہ اور دو مقصدوں پر مشتمل ہے مقصد اول افلاک میں۔ آسمین ایک مقدمہ اور دو بیان ہیں ۴
 مقدمہ افلاک کلی میں بیان اول فلک نہم میں بیان دوم فلک ہشتم میں مقصد دوم زمین میں اسی میں
 ہفت اقلیم مع نقشہ بلاد مشہورہ کے بیان کئے گئے ہیں فصل چہارم تغیرات غیر طبعی مضادہ کے
 بیان میں۔ آسمین و با اور آسمانی علامات اور تبدیلیہ دفعہ و با بیان ہوئے ہیں باب دوم ماکول اور شرب
 کی بیان میں۔ اور آسمین سات فصلیں ہیں فصل اول وجہ ضرورت ہر دو اور پانی کے مزاج اور شروط
 غمگی وغیرہ کے بیان میں فصل دوم آب تہی اور آب چاہ اور آب استواء اور آب معدنیات
 کے بیان میں۔ اور آسمین سات فوائد میں فائدہ اول معنی صین اور احکام قہنی اور چاہ اور ترمین فائدہ
 دوم ٹھری پانی میں فائدہ سوم آب معدنیہ اور علقہ میں فائدہ چہارم آب برون اور بخ میں فائدہ پنجم
 گرم اور سرد پانی کے استعمال میں فائدہ ششم احکام بانیون رویہ میں فائدہ ہفتم روی پانی کے
 اصلاح اور تزکیہ میں فصل سوم تدبیر مشروب میں۔ آسمین پانچ مشرب اور ایک نمتہ ہو مشرب
 اول پانی پینے کے وقت میں مشرب دوم اوقات میں پانی پینے میں مشرب سوم اس بیان میں
 کہ مختلف پانی جمع کرنی ممنوع ہیں مشرب چہارم پانی گرم اور سرد اور یکسو پانی مشرب پنجم
 پیاس صاف اور کاؤ زمین قاعدہ بخ پانی کا۔ احکام شلٹ میں۔ اور آسمین ایک قاعدہ اور چار
 تدبیریں ہیں قاعدہ معانی شلٹ اور اس کے فوائد اور منافع کے بیان میں تدبیر اول لذہ کے
 تدبیر دوم امتلا سے تہاب کی تدبیر سوم مستو کر ہشیا کر نیکی تدبیر چہارم تھار کے رفع کرنے کی
 فصل چہارم غذا اور دو اور غیرہ کے بیان میں۔ آسمین ایک فائدہ ہے تاثیر موثرات کی بیان میں
 فصل پنجم غذا اگر اقسام اور اغذیہ فصولی اربعہ کے بیان میں فصل ششم مسائل مختلفہ میں
 جو بحث ماکول سے متعلق ہیں۔ آسمین بارہ قواعد ہیں قاعدہ اول غذای لذیہ اور رعایت صحت
 کے بیان میں قاعدہ دوم اغذیہ مختلفہ جمع کرنے کے بیان میں قاعدہ سوم طرح غذای مطلق میں
 قاعدہ چہارم غذای دوائی میں قاعدہ پنجم ترتیب غذا میں قاعدہ ششم اغذیہ شدہ میں قاعدہ ہفتم
 اس بیان میں کہ بعض غذاؤں کو بعض حالات کے بعد کھانا منی عمدہ ہے قاعدہ ہشتم اختلاف امرجہ اور
 اسکی تدبیر میں قاعدہ نہم اغذیہ نہا سیدہ ہر مزاج کو بیان میں قاعدہ دہم تدارک خراب اغذیہ دوا آسمین

قاعدہ یازدہم مدارک قاعدہ میں قاعدہ دوازدہم اس بیان میں کہ کسی سہرتن میں طالع پیکار میں
 اور کسی میں متنوع فصل ہفتم مضموم اربعہ میں۔ اور اس میں کہ نسبت قول اخلاط اور بیان قوی اور رواج کا
 تفصیلاً بیان کیا گیا ہے باب سوم خواب اور بیداری کے بیان میں آئیں تین فصول ہیں فصل اول
 وجہ ضرورت خواب اور بیداری میں فصل دوم خواب کے فائدہ اور اس کے قواعد کے بیان میں آئیں
 ایک فائدہ ہے کہ حسین سینہ کے باب نسبت تحقیق کی گئی۔ فصل سوم بیداری میں باب چہارم حرکت اور سکون
 بہ فی کی بیان میں۔ اور اس میں تین فصول اور ایک نسبت ہے فصل اول وجہ ضرورت حرکت اور سکون
 اور کوئی دانی اور اقسام حرکت کے بیان میں فصل دوم حرکت جماع میں فصل سوم طبیعت میں
 تہمتہ رنگ کے بیان میں باب پنجم حرکت اور سکون نفسانی کی بیان میں۔ اور اس میں تین فصول ہیں
 فصل اول عوارض نفسانی کو تعریف اور وجہ انتشار وغیرہ امور کے بیان میں فصل دوم عوارض
 نفسانی کے اقسام اور ان کے معانی کے بیان میں فصل سوم ان تصورات تفسیر میں جو کہ ماسوا عوارض
 نفسانی مذکورہ کے ہیں باب ششم احتباس اور استفرغ کے بیان میں۔ اور اس میں دو فصل ہیں
 فصل اول وجہ خطر احتباس اور استفرغ اور ان کے اسباب کی بیان میں فصل دوم استفرغ
 میں۔ آئیں ایک تہمتہ اور گیارہ انواع ہیں تہمتہ اول امور کے بیان میں جنکو استفرغ میں ملو یا کھانا
 از بس ضروری ہے اور نفع اول جماع میں شروع دوم بول میں۔ اور آئیں ایک تہمتہ اور سات تہمتیں ہیں
 فائدہ اس باب میں کہ بول انسان کی اور بولوں سے کہ طرح تیز ہو سکتی ہے قسم اول رنگ بول تہمتہ دوم
 قوام بول تہمتہ سوم صفائی اور کدورت میں قسم چہارم راتھ میں قسم پنجم تھک میں قسم ششم قات اور
 کثرت میں قسم ہفتم رسوب میں نوع سیم اسہال میں۔ اور آئیں دو صنف ہیں صنف اول قواعد سہل
 اور حنفہ اور پچکاری اور شافہ میں آئیں چار قواعد ہیں قاعدہ اول قواعد اور احکام سہل میں
 قاعدہ دوم حنفہ کی طریق میں قاعدہ سوم پچکاری میں قاعدہ چہارم شافہ میں صنف دوم
 بہ از میں نوع چہارم فصد اور حجامت اور جو تک اور توٹری کے بیان میں۔ آئیں بھی دو صنف ہیں
 صنف اول فصد کے قواعد اور احکام ہیں۔ آئیں دو قاعدہ ہیں قاعدہ اول احکام فصد میں قاعدہ دوم
 عروق مفسودہ کی تشریح میں۔ صنف دوم حجامت اور جو تک اور توٹری میں۔ اور آئیں تین فائدہ ہیں
 فائدہ اول حجامت میں۔ آئیں دو بیان ہیں بیان اول حجامت مع اشد میں۔ بیان دوم حجت
 بلا شد میں فائدہ دوم جو تک لگانے میں فائدہ سوم مجہ ناری میں نوع پنجم کے بیان میں۔
 نوع ششم عرق میں نوع ہفتم رعایت میں نوع ہشتم حمام میں۔ آئیں ایک تہمتہ اور چار فوائد اور

عقبتہ انیس
 حجتہ اول
 حجتہ دوم
 حجتہ سوم

اور اسباب غائی صحت کو وہ ہیں کہ شاکلت اور عتدال کے طور پر سب بدن پر وارد ہوتی ہیں پس صحت مذکورہ سے حافظ اور موجب صحت ہونگی اور عین تو باعث مرض ہو جائیگی۔ اور یہ اسباب کئی قسم پر ہیں کیونکہ امور مذکورہ اگر جمیع ازمان اور اوقات میں محتاج الیہ ہوں اور تمام افراد انسانی ان کی طرف محتاج ہوں ان کو ملے ضرور یہ کہتے ہیں چنانچہ بیان تفصیل انکا عنقریب شروع ہوتا ہی اور اگر بعض افراد انسانی ان کی طرف محتاج ہوں ان کو اسباب چینیہ کہتے ہیں اور اگر بعض اوقات میں تمام افراد ان کی طرف محتاج ہوں ان کو اسباب کہتے ہیں اور اگر بعض اوقات میں ان کی طرف محتاج ہوں ان کو صناعات اور عتدال کہتے ہیں اور اگر محتاج الیہ ان کو اولاد خارجی بولتے ہیں۔ اور اسباب غائی صحت کی سلامتی فعال کی ہے کہ قوی شے حاصل ہوتی یعنی فعال صحت اور سلیمہ قوی سے صادر ہوتی ہیں اور وقوع انکا ہر ایک عضو سے وجہ عتدال پر ہوتا ہی اور سب غائی ذہن میں تمام اسباب سے مقدم ہوتا ہے اور جو خارجی میں سب سے موخر ہوتا ہے اب اسباب صدر کو شیر کا قلمبکہ کرتا ہوں فصل اول اسباب مادی صحت کی بیان میں۔ اور انکی چار قسم ہیں قسم اول ارکان کے بیان میں۔ ارکان وہ اجسام بسیط ہیں کہ بدن انسان وغیرہ کے لئے مولید ثلثہ سے (یعنی حیوانات اور نباتات اور معدنیات) جزاؤں میں۔ اور مراد بسیط سے اسبکہ وہ جسم ہے کہ اجسام مختلفہ الصوره الطباع کی طرف منقسم نہ ہو سکی یعنی جو رکن ارکان میں سے کوئی صورت اطرعیہ خصوصہ رکھتا ہے جب تک وہ بسیط ہی اپنی صورت اور طبیعت نخصہ پر رہتا ہو اور اسکو کسی جزو میں اختلاف اور امتیاز ظاہر نہیں ہوتا فائدہ اگرچہ رکن لغت میں اجتہاد ادنیٰ دینے غنا صراحت اور ثانوی (یعنی اخلاط) پر اطلاق کیا جاتا ہے۔ لیکن اصطلاح اطباء میں صرف اجزاء اولیہ سے مخصوص ہے جبکہ ارکان اور عناصر اور سطقس اور اصل اور مادہ اور حمیو کی تفسیر کرتی ہیں۔ اگرچہ فی الحقیقت سب کا مصداق واحد ہے لیکن فرق اعتباری ہے۔ پس اجسام مذکورہ یا اعتبار جزویت مرکب بالفعل کے ارکان سے موسوم ہوتی ہیں اور باعتبار انقلاب اور استحالات جہی کی اصل نام کیا جاتا کیونکہ ہر واحد اجسام سے گویا غیر کے لیے اصل ہے اور باعتبار اسکو کہ اسے ترکیب کا ابتدا ہوتا ہو عنصر کہلاتے ہیں۔ اور باعتبار اسکو کہ تحلیل اور ختم ہوتی ہے اسکو کہلاتے ہیں۔ لہذا معنای فی لغۃ الیونان استیحیل الیہ ائشے۔ اور باعتبار اسکو کہ وہ مطلق صورت کی (یعنی سوا سے صورت بمعنی کہ قابل میں ان کو مادی کہلاتا ہے۔ اور باعتبار اسکو کہ وہ صورت معینہ کے قابل میں مادہ کہلاتا ہے۔ کہ قابل انقرشی فی البشر ح القانون۔ اور ارکان مذہب حقیقہ چار ہیں کیونکہ وہی یا متوجہ جانب مرکز ہیں یا جانب محیط۔ بہر دو صورت یا طالب فائیمہ محیط اور مرکز ہیں یا خواہان جہت محیط اور مرکز یعنی

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

+

پس یہ چاروں قسم حاصل ہوتی ہیں۔ طالب غایت۔ محیط۔ طالب متہ محیط۔ طالب
 غایت مرکز۔ طالب جبتہ مرکز۔ اور محیط سے متفرق ملک قریب ہے جسکو آسمان دیا کہتے ہیں۔ اور مرکز اور
 نقطہ مفروضہ وسط زمین میں ہے کہ ہرگز وہاں محیط سے نسبت اوسکے محیط سے البعد ہے۔ جو
 زمین سے طالب غایت محیط ہے۔ وہ آگ ہے اسلئے اوسکو حقیقت میں لہو کہتے ہیں۔ طبع آبی
 گرم و خشک اور محل زرین سب ارکان کے اور ہر سے چنانچہ جو آب کر کے آگ بناتا ہے۔ ہر قدر کہ
 اور یہ کہ بتا جتہ فلک القمر ہمیشہ متحرک رہتا ہے۔ اور فائدہ اسکا مرکبات میں انضمام اور غایت جو
 کی اور اوسکو لطیف کرنا۔ اور برودت زمین اور پانی کی توڑنا اور مختلفا سنگی تہذیب اور متاعاات کو جمع کرنا
 وغیرہ۔ اور جو طالب جبتہ محیط ہی اور غایت کا خواہان نہیں وہ ہوا ہے اسلئے اوسکو لطیف و نفاذ
 کہتے ہیں۔ اور جو جب کرہ ہوا کا ماس مقرر کر دہ آتش ہے۔ اور طبع اوسکی گرم تر ہے اور محل آبکا
 کر دہ آگ کی ہے۔ اور فائدہ اوسکا مرکبات میں تجلیق اور تحلیل اور تحلیل اور یقیناً اسامی۔ اور
 زمین عین بعض چار اور فائدہ آلاخرین تین درجہ ہیں۔ جیسا شروع باب اول میں تفصیلاً بیان
 کیا جائیگا۔ اور جو کہ متوجہ غایت مرکز ہے وہ خاک ہے اسلئے اوسکو لقیل و قریب کہتے ہیں۔ اور
 طبع اوسکی سرد و خشک اور مکان تمام ارکان سے نیچے ہے۔ اور فائدہ اسکا مرکبات میں غلط و
 اور آسمان ہدایت ہے۔ اور جو کہ متوجہ جتہ مرکز ہے اور غایت مرکز کو خواہان نہیں وہ پانی ہے
 اسلئے اوسکو لقیل و قریب کہتے ہیں۔ طبع ان کی سرد تر اور محل آگ کی ہے کہ ہوا کے اور اوپر کر دہ خاک
 کے ہے۔ گرمید آتش مرکبات کے لیے سبب تاثیر کو آگ کے پانی زمین میں گھس گیا ہو اور زمین
 کی طرف سو کشوں ہو گئی ہے۔ چنانچہ باب دوم کے ابتدا میں بیان اسکا آتا ہے۔ اور فائدہ اسکا
 مرکبات میں یہ ہے کہ آسمان کو بہولت قبول کرتے ہیں اور تاسانی چھوڑ دیتے ہیں۔ اور یہ بھی دیکھ
 رہے کہ ہر ایک عنصر کے لیے جو ایک مکان میں کیا گیا ہے وہ اسکی طبیعت کا مقتضی ہے ورنہ
 امور فاسد ہو سیر ایک عنصر دوسرے عنصر کے مکان میں جاسکتا ہے جیسے ایک کوزہ پانی کا
 بھر کر کسی مینار کے اوپر لیجا لیا۔ فائدہ ہر واحد عناصر کو یہ ہے کہ کیفیتوں سے نہایت جو جیسا
 کہا گیا ہے۔ اور خصوصیت ہر ایک کی کیفیات مذکورہ سے امر و انہج العطیات سے ہر عقل
 انسانی اوسکے اور اک سے عاجز ہے اور حکماء انکو خواص صور نوعیہ کو کہتے ہیں یعنی ہر صورت
 نوعیہ کو اسکی خالق نے ایک ایسی خلقت عنایت کی کہ جو موجب کیفیات کا ہوئی ہے۔ اور حکماء
 اثبات کیفیات میں محتاج بہ دلیل ہوتے ہیں اختصا ص کیفیات میں محتاج بالاستدلال ہیں

انچ

فائدہ دوم اعضا مفردہ کے بیان میں۔ اور وہ دس ہیں۔ اول استخوان وہ بدن کی بنیاد اور حرکت کی مستون ہیں۔ اور جمیع استخوان تمام بدن میں دوسو اڑتالیس ہیں چنانچہ کسی شاعر کا قول ہے شعر
عدو عظم چو خواجی کہ بدانی یقین می بر آید ز انجا کہ برون سے آئی نہ لاخر عدد استخوان بوجہ جسم ۷۰
از جرم صیب کن بدان تشریح ۷ یعنی لفظ جرم اور جرم کے اعداد سے کہ دوسو اڑتالیس ہیں اور تشریح او کی
سطواعت میں شریح ہو خواجی لاطناب نہروک ہوتی ہے دوم غضروف یعنی کڑی اور فائدہ او سکا یہ ہے
کہ ایک استخوان کو دوسری استخوان کے ساتھ گھسٹ سے منع کرتی ہے۔ اور اعضا صلبہ کی لینہ سے
ترکیب یا بندید ہوتا ہے تہ ورنہ دفعہ ترکہ یہ ہونی سے اعضا لینہ کو تکلیف فائدہ حال ہوتی ہے۔ اور
مفقود اعضا میں قائم مقام استخوان کی ہو جاتی ہے۔ سوم اعصاب اور وہ جسم صغیر ہیں کہ پٹنے
میں تو نرم ہیں مگر ٹوٹنے میں سخت ہیں۔ اور فائدہ ذاتی او کا فائدہ حرکت کا اعضا کے یکے سے
اور ثمرہ عرضی او نکاتشید اور تو مشق اعضا ہے اور دونوں میں ایک دماغ سے او کی بین او کی ستا
زوج ہیں کہ وہیں ظاہری اور باطنی اور حس اور حرکت اعلیٰ اعضا کے او نہیں سے حاصل ہوتی ہے
دوسرے نخاع یعنی مغز حرام سے نکلتے ہیں۔ اور وہ اکتیس زوج ہیں اور ایک فرد ہی سو اگردن کے
سبب اعضا کی حس اور حرکت او سے متعلق ہے چہارم عضل۔ وہ ایسے جسم ہیں کہ گوشت محض اور
اوتار اور رباطات سے مرکب ہیں اور او سے قریح اور غلغل کے اندر گوشت بھرا ہوا ہے۔ اور غشاء آہر
خط ہوا ہے اور فائدہ او سکا یہ ہے کہ سبب کش اور استرخا کے اعضا کو حرکت دیتا ہے اور وہ تمام مین
پانچو اکتیس ہیں۔ اور عضلہ اگرچہ شیخ رئیس کی رائے میں اعضا مرکب سے ہے الا بالینوس فی او
اعضا مفردہ سے لگتا ہے۔ چھم وتر یعنی تانت وہ ایک جسم شاید جو ہر عصب ہے۔ کہ اطراف عضلہ
لگتا ہے اور اطراف عصب اور اعضا متحرکہ سے متصل ہوتا ہے اور فائدہ او نکا بھی اعضا کو حرکت
دیتا ہے ششم رباط وہ بھی شاید اعصاب کی ہیں اور استخوان سے گوشت کی طرف آتی ہیں۔ لیکن
او مین جس نہیں فائدہ او نکا بندش عضلہ کی ہے۔ اور انکو عصب بھی کہتے ہیں ہفتم شریان یعنی
متحرک رگ ہیں۔ اور وہ اجسام۔ روئی مین بائیں خانہ دل سے کھوکھلی او کی ہیں اور حرکت انبساط و انقباض
کی انکی تابع ہے اور انکی لیے فی نفسہ حس اور حرکت نہیں اور انکی جوئیٹ مین روح کثیر اور نفی قلیل ہے
اور فائدہ او نکا روح حیوانی کو دل سے یکے تمام جسم کی طرف پہنچاتا ہے۔ اور تمام شریان سو او شریان
ہریدی کے کشش کی طرف جاتی ہے و طبقہ مین۔ ہفتم اور وہ یعنی ساکن رگ ہیں اور وہ محب جگر سے
پانچ او کی ہیں اور او سے دیمان غلغل کثیر اور روح قلیل ہے۔ اور یہ تمام ایک طبقہ مین لادیدہ یعنی

مجلس شورای اسلامی
وزارت معارف و اوقاف و صنایع مستظرفه
تاریخ ۱۳۰۲

کہ وہ دو طبقہ ہے اور شش کی طرف جاتی ہے اور یہی اور وہ روح طبعی کو تمام بدن میں واصل کرتی ہیں۔ اور تغذیہ اور تنصیف انہیں سے حاصل ہوتا ہے جو تمام عشاغی چیزیں اور وہ جسم عصبانی پتلا اور باریک اور حرکت ہوا اور کھینچا جس کم ہے اور فائدہ اوسکا اشکال اعضا کو محاط کرنا اور انکو مضبوط رکھنا اور اعضا کو قائم رکھنا جس کو مثل کبد اور طحال کے جس دنیا یہ لٹو قسم مذکورہ منی سے متولد ہوتی ہیں اور جب ٹوٹ جاوے تو بیرون نہیں ہو سکتی مگر بعض اعضا زمان مفلولیت میں واصل ہو سکتے ہیں۔ اور جو انکے ماسواہین جیسے لحم اور شحم وغیرہ خون سے متولد ہوتے ہیں اور جب ٹوٹ جاوے تو واصل ہو سکتی ہیں۔ دماغ گوشت ہے جو کہ خون طبعی سے متولد ہوتا ہے اور فروج اور غل اعضا کو پکڑتا ہے اور عاقد اوسکا حرارت اور بیوست ہے اور غلہ اور غلہ میں کو جو کہ مائیت اور دسومت خون سے پیدا ہوتی ہیں اور عاقد انکی برودت ہے بعض نے انکو عضارہ مفردہ سے شمار کیا ہے اور ایسا ہی جلد بھی۔ اور بال اور ناخون کو بعض حکماء نے اعضا مفردہ سے شمار کیا ہے اور بعض نے فضلات سے مقرر کیا ہے۔ ریشہ البعلی منہم غرض تعداد اعضا مفردہ میں اقوال اطباء کو مختلف ہیں چنانچہ محمد بن محمود جنہی مصنف قانونی نے جوہر لکھے ہیں عظم۔ عروق۔ عصب۔ وتر۔ رباط شریانی۔ عضلہ۔ ورید۔ لحم۔ شحم۔ غشا۔ جلد۔ بال۔ ناخون۔ اور ریشہ فی قانون میں نو لکھے ہیں۔ عظم۔ عروق۔ عصب۔ وتر۔ رباط۔ شریانی۔ ورید۔ غشا۔ لحم۔ اور قرشی رح نے گیارہ مقرر کئے ہیں شحم اور سمین کو اسمین زیادہ کیا ہے۔ اور ابو اسمیل سیسی نے تیرہ مقرر کیے ہیں باقی طبعی کہ شریان اور ورید کو ایک مقرر کیا ہے۔ پس جو ریشہ نے اعضا مفردہ شمار کئے ہیں اوسکی نزدیک آٹھ ہونگے اور پانچ زائد یہ ہیں۔ شحم۔ سرب۔ مخ۔ ناخون۔ جلد۔ اور صاحب کامل نے بھی تیرہ ہی قرار دیے ہیں لیکن مخ کے بدلہ بال شمار کیے ہیں۔ اور بعض اطباء جیسے محمد بن یوسف ہر دی صاحب بحر الجہا ہر دی نے مقرر کئے ہیں تو وہی ہیں جو شحم ریح سے منقول ہو چکے ہیں اور باقی سات یہ ہیں۔ شحم۔ سمین۔ غدو۔ جلد۔ ناخون۔ وشد۔ بال۔ والند عمل بالصواب وعنده ام الکتاب فائدہ سوم غشا مرکبہ کے بیان میں اور انکو اعضا رانی بھی کہتے ہیں کیونکہ انہیں بعض آلات حیات اور تنفس ہیں۔ اور بعض آلات حلق۔ اور بعض آلات غذا۔ اور بعض آلات شعور۔ اور بعض آلات تناسل ہیں۔ پس اعضا آلات حیات اور تنفس کی تین ہیں۔ اول دل یہ عضو شریانی اور ریشہ مطلق اور محل روح حیوانی اور منبع حرارت غریزی کا ہے اور گوشت سخت اور لمب اور غروف اور غشا صلب سے مرکب ہو شکل اوسکی مثل صنوبر کے ہے جیسے یہ صورت ہے اور قاعدہ اوسکا اوپر سینہ کی وسط میں ہے اور سر اوسکا بائیں طرف مائل ہے اور رنگ اوسکا سرخ مائل لسیا ہی ہے اور

روح انسان
سب قوتیں
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

اوسکی اندر دو خانہ ہیں۔ بطن امین اور بطن اسیر کے نام سے موسوم ہیں۔ بطن امین مخاوی جگر کے واقع ہے اور اس میں خون بہ نسبت روح کو زیادہ ہے۔ اور جگر سے اوسکی ساتھ ایک درید ملی ہوئی ہے جس سے خون لطیف دل میں وصل ہوتا ہے اور ایک بحری ریکہ طرف ہی درید شریانی اوس سے نکلا کر ریکہ پیوچ گئی ہے جسکے ذریعہ سے یہ کودل سے غذا پہنچتی ہے اور یہ سے دل کو ہوا ملتی ہے۔ اور بطن امین سے بزرگتر ہے اور اس میں روح خون سے زیادہ ہے اوسکو شغاف قلب بولتے ہیں اور اسی سے تمام شریان نکلی ہیں۔ اور اس بطن سے دوشریان ظاہر ہوتی ہیں۔ ایک شریان ویدی کر ریکہ طرف جاتی ہے اور دوسری شریان بزرگ ہے اور خون لطیف ریکہ طرف وصل ہوتا ہے۔ اور دوسری شریان بزرگ ہے کہ جڑ تمام شریان کی ہے۔ اور درمیان دونوں بطنوں کے ایک بحری واقع ہے تاکہ جو خون بطن امین سے اسیر کو آتا ہے اسجگہ نفع پاکر اور حیدن روح سے کہ بطن اسیر سے شاسبت ہم پہنچا کر اوس میں آجاوے اوسکو جالینوس وغیرہ بلینہ کہتے ہیں اور بعض دیگر اوسکو بطن المٹ قرار دیتے ہیں و لکن ان مصطلح۔ اور قاعدہ بطن امین کا بہ نسبت قاعدہ بطن اسیر کہ بہت فروتر ہے اور حکمت اس میں یہ ہے تاکہ جب قدر خون ضا ہو بطن اسیر میں آجاوے اور کثیف وہیں رہجاوے متعمرہ و متغیرہ بالنسبۃ الی قول الاسیر انتباه جس حیوان کا دل بزرگ ہو اور معدہ اقلیل الحرارة بنوہ دلاور ہوتا ہے اور جبکا دل چھوٹا ہو لیکن کثیر الحرارة ہو وہ بھی ولیم ہوتا ہے۔ اور جس حیوان کا دل قلیل الحرارة ہو وہ اگرچہ بزرگ ہو تو بھی نامر داور بزرگ ہوتا مثل شتر اور خرگوش کے دو م حجاب جو کہ جو ہر گوشت اور غشاء اور عصب کو متحرک سے مرکب ہے اور باہین آلات غذا اور آلات تنفس کے جاذب ہے تاکہ آلات تنفس غذا کے اجزوں سے محفوظ رہیں۔ اور اقباض اور انقباض میں مدد دیتا ہے سووم یہ یعنی شش ہے جو کہ گوشت وردی اور غضاریت قصبہ رید و شریا نابہ تن اقلب سے مخلوق ہے اور اس کے مجموعہ پر ایک غشاء ہے۔ یہ عضونی قھنبا روحس و حرکت ہے لیکن غشاء اوسکا قدر سے ذی حس ہے اور نفع اوسکا شریع قلب ہے۔ اور آلات خلق قصبہ رید اور شری اور جگر اور کھنجر اور لہات اور لوڑتین ہیں۔ اور آلات غذا اصل میں تو تین ہیں یعنی معدہ اور جگر اور طحال لیکن سوار انکے اور بھی مدد و معاون ہیں جیسا کہ ذکر عنقریب آتا ہے یہاں صرف مہول کو مختصر طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ پس معدہ ایک عضو مثل کہ دوسکے جو کہ گوشت اور عصب اور عروق اور شریان سے مرکب ہے ایک منہ اوسکا خلق کی طرف ہے اوس سے فریعدہ بولتے ہیں۔ یہ گوشت سے جاری ہے۔ دوسرا منہ اوسکات کے جانب ہے اوس کو قعر معدہ کہتے ہیں اس میں گوشت ہے اسلیے ہضم اس میں زائد ہے۔ اور بکر دو طبقہ ہیں داخلی اور خارجی داخلی اسبیس کے عصبانی ہے اور خارجی

۱۲۰

۱۲۰

رہی نکت بقا و زندگی ہے اور اسی کے قلت اور کثرت سے ضعف اور قوت حاصل ہوتی ہیں اور یہ عروق رحم کی دوس سے متصل ہوتے ہیں تاکہ بحری ہذا سے غذا اطفال کو پہنچے اور بیکو حالت دلی کہتے ہیں اور یہ سات روزہ زمین تمام ہوتی ہے بعدہ نقطہ سے مذکورہ مائل بسرخی ہو جاتے ہیں اور انار اعضا اور منافذ عروق کی انہیں پیدا ہو جاتی ہیں اور رحم ماں کے رگوں کا ساتھ نقطہ جگر سے اور گرد اگر دغشا کی جالسا ہے اور نسو قدر عروق سے غذا پہنچو لگتی ہے اور جنین کے ناف کی طرف خون حیض کا جاری ہوتا ہے اور اسکو حالت ثانیہ کہتے ہیں اور یہ چار روزہ زمین ختم ہوتی ہے۔ پھر بقول بعض مقام ناف پر ایک نقطہ قائم ہوتا ہے اور ان سب نقطوں سے اول تکمیل ناف کی ہوتی ہے اور رگین اوس ناف سے لگے متعلق اور جمع ہوتی ہیں اور ناف کے مقام سے خون حیض کہ وہی غذا ہے پہنچا کرتا ہے بعدہ علقہ ہو جاتا ہے اور اسکو حالت ثالثہ کہتے ہیں اور یہ چھ روزہ زمین تمام ہوتی ہے بعد ازاں منصفہ ہو جاتا ہے اور بعض اعضا ایک دوسرے سے متمازن ہوتی ہیں اور بندریہ اور عروق کے جو ماں کی رحم سے ناف کے متعلق ہو کر ہیں خون طمش اور حیوانی رحم ماں سے اس پر مہر شیع ہوتا ہے اور واسطہ ^{مذکورہ} الصور سے قبول صورت حیوانی کو استعداد حاصل کرتا ہے اسکو حالت رابعہ کہتے ہیں اور یہ بارہ روزہ زمین تمام ہوتی ہے بعدہ مزاج ذکر ثانی اور انوثی بحسب فیضان مزاج اور مادہ کے قائم ہو جاتی ہے اور اعضا اصلی سب درست ہو جاتی ہیں اور یہ حالت خامسہ ہے تین دن میں ختم ہوتی ہے بعدہ تمام اعضا مخلوق ہوتی ہیں اور عروق اور مجاری اور مفاصل ظہور پاتی ہیں اور ایک طرح کا مزاج قرار پاتا ہے اسکو حالت سادسہ کہتے ہیں اور یہ پندرہ زمین تمام ہوتی ہے لیکن مخفی نہ ہے کہ حسب قدر تعین ایام اور حالات سے کہا گیا ہے اکثر یہ ہی کلیہ اور دائمیہ بنین اور نیز ثابت ہو چکا ہے کہ حالات مذکورہ حمل پسرین نسبت حمل دختر کے کم ایام میں واقع ہو کر ہیں چنانچہ لکھا ہے کہ خلقت پسر کی تین دن سے چالیس دن تک تمام ہوتی ہے اور خلقت دختر کی چلہ روز سے پچاس روز تک ختم ہوتی ہے اور بعد اختتام ان سب حالات کے چھ ماہ تک کہ اقل مدت وضع حمل ہے بچہ بڑھا کرتا ہے۔ اور بعد موم کرنا چاہیے کہ سنی جب رحم میں گرتی ہے اسکو نقطہ کہتے ہیں اور جب کئی دن اوپر گزریں اور جھلی سی اوپر ظاہر ہو دے جیسے خیر کو ہو ہیں کچھ دیر کہیں تو اوپر ایک پوست رقیق سا آ جاتا ہے ایسی حالت میں اسکو علقہ (یعنی لٹو کی ہڈی) کہتے ہیں اور جب گوشت ہو جاوے اسکو مضغہ بولتے ہیں اور جب شکل اعضا کی اور خطوط او کو ظاہر ہوں تو اسکو جنین کہتے ہیں اور جب جس اور حرکت کا اوسمین فیضان ہو جاوے تب حیوان سے موسوم کرتے ہیں اسوقت اسکو مجازاً جنین کہا جاتا ہے۔ اور جاننا چاہیے کہ جنین دو چہند ایام

یہ حالت ثانیہ ہے
اور یہ حالت ثانیہ ہے
اور یہ حالت ثانیہ ہے
اور یہ حالت ثانیہ ہے

خلقت میں حرکت کرتا ہے اور سہ چن ایام حرکت میں خروج پاتا ہے مثلاً ہر چھ حالات مذکورہ اگر پینتیس دن میں تمام ہوویں تو ستر دن کے بعد جنین حرکت کرتا ہے اور دو سو وٹس روز کی بجائے سات ماہ ہوتی ہیں خروج کرتا ہے۔ اور اکثر بچہ مرتا نہیں۔ اور اگر پیدائش اس کی چالیس روز میں تمام ہوویں اسی روز میں حرکت کرتا ہے اور دو سو چالیس روز کے بعد آٹھ ماہ ہوتی ہیں خروج پاتا ہے اور عادت المدرجل شائد کی ایسی جاری ہے کہ یہ مولود جلد ہی مر جاتا ہے اور گاہے ایک ہفتہ تک زندہ بھی رہتا ہے ورنہ لگتا ہے نادر اور اگر پینتیس روز میں خلقت اس کی تمام ہوویں تو نو نوے دن کے بعد متحرک ہوتا ہے اور دو سو ستر روز میں کہ نو ماہ ہوتے ہیں خروج پاتا ہے اور باقی رہتا ہے اور اکثر ایسا ہی واقع ہوتا ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ انبیاء آٹھ ماہ سے بچہ کہ زندہ نہ رہنے پر اطمینان کئی دلائل بیان کئے ہیں از انجملہ جو کہ عمدہ اور معقول ہے وہ یہ ہے کہ مولود ساتویں ماہ میں سبب تمام ہونے خلقت کی حرکت کرتا ہے پس اگر صحیح المزاج اور قوی الحال ہو تو امد کے اذن سے پردوں کو چھڑھٹا کر باہر نکل آتا ہے پھر سبب قوت مزاج ہوا کی خارج سے لگے متضرر نہ ہو تو زندہ رہتا ہے والا مر جاتا ہے اور اگر کم قوت ہے تو ساتویں ماہ میں پردوں کو نہ توڑ سکیگا لیکن اس حرکت اور اضطراب سے خستہ اور تسلیم ہو جائیگا ایسے اگر نہایت ہی ضعیف اور رنجور ہے شکم میں ہی مر جائیگا اور اگر آٹھویں مہینے رحم میں ٹھہر گیا اور نویں ماہ تک پہنچ گیا تو حرکت منظراری کا الم اور خشکی زائل ہو جاتی ہے اور سہ قوت حاصل ہوتی ہے اور نویں مہینے صحیح و سالم باہر نکلتا ہے اور زندہ رہتا ہے چنانچہ ایسا بیشمار واقع ہوتا ہے۔ اور اگر بوجیب کسی باعث اندرونی یا بیرونی کے پھٹا آٹھویں مہینے حرکت کر کے باہر نکلے گا تو خشکی اس حرکت کی علامت خشکی سابق کے ہو جائیگی اور ہوا کی خارجی نسبت اس کی بہت ہی غریب ہوتی ہے پس بالضرر ہلاک ہو جائیگا۔ اور جلدی اور دیر سے مرنا مولود کا حسب قرب اور بعد زمان حرکت اول کے ہے جو کہ ماہ ہفتم میں ظاہر ہوئی تھی۔ پس اگر شروع ماہ ہفتم پر حرکت ہوئی ہو اور آخر ماہ ہفتم پر متولد ہو تو سبب زوال مانع حیات کی خشکی اور الم ہو زندہ رہ سکتا ہے۔ پس اس توجیہ پر قول عوام الناس کا ذکر مولود آٹھ ماہ پر کر زندہ نہیں رہتا اگر چہ ماہ ہفتم میں سے ایک ہی روز باقی رہا ہو عند الاطمان لائق اعتبار نہ ہوگا۔ اور جانتا چاہیے کہ خون حیض کا حاملہ میں مین حصوں پر منقسم ہوتا ہے۔ ایک حصہ واسطیہ جنین کے مصروف ہوتا ہے۔ اور دوسرا حصہ ذخیرہ ماؤں شیر کے لیے بنان کے طرف جاتا ہے اور تیسرا حصہ فضلہ بنکر رحم میں رہتا ہے تاکہ خروج جنین اور سہولت سے ہو سکے اور یہ قوت نفاذ کے تمام خارج ہو جاتا ہے اور یہ بھی واضح رہے کہ جنین پر تین پوششیں ہوتی ہیں سچش اول مشیمہ سے خارج ہے اور وہ ایک غشادی صفا فین پر تین ہے کہ مابین او کی رگین بنی ہوئی ہیں اور غشا مذکورہ دیگر

اولیائے
نیک
سے
دیکھو
ہو تاکہ
سے اور
بہتر چاند
حقیقت حال
کو ۱۲
سے
تین بچے
جو کہ چھ
وقت پیدا
ہوئے کہ
ہوتی ہے

تین

غشیہ پر محیط ہے۔ پوشش دوم کہ بعد مشیمہ کے ہے لغانی سے مسلمی ہے لائنہ شبہ الفاگف اور خشای
 مذکورہ منفی بول جنین کا ہے اور بول جنین کا کہ مشانہ سے طرف غشائہ ہذا کے کرتا ہے ناف جنین کے رستہ
 ہو کہ باہر نکلتا ہے اعلیٰ سے خارج ہین ہوتا کیونکہ مولود جب تک رحم میں ہی محرمی علیٰ کا نہایت تنگ ہوتا ہے
 اور ایک عضلہ اوس پر محیط ہوتا ہے۔ اور خروج بول کا اس رستہ سے بے ارادہ ہین ہو سکتا بخلاف
 رستہ ناف کے کہ باطبع اور بے ارادہ بول اوس سے باہر آتا ہے۔ اور بالفرض اگر بول کے لیے کوئی
 جمع ہوتا تو رحم میں گرتا اور شدت الم سے درد قوی ہوتا اور اگر مشیمہ میں گرتا تو بھی موجب فساد ہوتا۔
 پوشش سوم وہ غشائہ ہے کہ بعد لغانی کے اور طاقی نفس جنین کے ہوتا ہے اور یہ غشائہ تمام غشیہ مذکورہ سے
 رقیق تر ہوتا ہے اور فضائے عرق جنین کا اسپن کرتا ہے۔ اور اسکا نام نفس ہے۔ اور چونکہ غذای جنین کی
 نہایت رقت اور لطافت میں ہوتی ہے فضلہ براز کا کتر جمع ہوتا ہے اسی لیے براز کے لیے کسی طرح کی
 حاجت ہین پڑتی۔ اور تھوڑا سا فضائے برازی جو مدت حمل میں ہما کے اندر جمع ہوتا ہے چونکہ وہ نہایت
 قلت میں ہے طبیعت اوسکے دفع کر نہیں تو چہ نہیں کرتی۔ اسی لیے ایک غشائہ منفذہ برہر محتوی ہوتا ہے
 کہ رایہ اوسکو بعد تولد مولود کے انگشت خنصر سے بھاڑ دیتی ہے اوسوقت فضائے برازی مجبوتہ سالیقہ خارج
 ہوتا ہے اور کیفیت اور صورت جنین کی رحم میں رہنے کی خاتمہ کے فضل دوم میں بیان کی گئی ہے قائمہ
 اعضاء مرکبہ کی کئی قسم ہین بعض مرکب اولیٰ ہین۔ اور وہ یہ ہین کہ اجزاء مرکب مفرد ہوں مثل عضلہ کہ
 کہ گوشت اور رباط اور عصب اور غشائہ سے مرکب ہے اور تمام یہ عضو معدودہ مفرد ہین۔ اور بعض مرکب ثانوی ہین
 اور وہ یہ ہے کہ اجزاء مرکب کی بھی مرکب ہوں۔ مثلاً آنکھ کے جوکہ عضلات اور رطوبات اور طبقات سو مرکب ہے
 اور ایسا ہی انگلی جوکہ عضلہ اور گوشت اور جلد اور استخوان اور وتر سے مرکب ہے۔ اور بعض مرکب ثالثی ہین مثل جگر
 کے جو کہ آنکھ اور ناک اور منہ اور لب اور گوشت اور پٹری وغیرہ سے مرکب ہے۔ اور ایسا ہی کھنڈ
 جو کہ انگلیوں اور شط سے مرکب ہے۔ اور بعض مرکب رابعی ہین مثل سر کے (جسکے) بافوق الحق سے مراد ہے
 صفت استخوان حمیمہ مع الدماغ مراد ہین) جو کہ چھوڑا و کان اور دماغ وغیرہ سے مرکب ہے۔ اور ایسا ہی ہاتھ جو کہ
 کھنڈت اور رینگ اور کھائی اور بازو سے مرکب ہے کذا فی شرح الجیلانی روح فصل دوم اسباب مورچی صحت کے
 بیان میں۔ اور وہ دو قسم ہین قسم اول مزاج ہے لغوہ ایک کیفیت لموسہ اور کیفیات اربع ہین بطریق
 ہے جو کہ امتزاج عناصر اور ضل اور انفعال صورت اور مساو متضادہ ارکان سے حاصل ہوتی ہے اس حیثیت
 سے کہ حدت اور تیزی ہر ایک کی دوسری سے منکسر ہوتی ہے۔ اور وقت تمام ہونے فعل اور انفعال کو ایک
 کیفیت متشابه الاجزاء حاصل ہوتی ہے لا و سکو مزاج کہا جاتا ہے اور تشابہ اجزاء کے یہ معنی ہین کہ جس
 کیفیت

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

میں کیفیات میں موافقت معلوم ہو۔ باین حسن کہ اگرچہ حرارت جزئی سے قائم ہے اور برودت جزو مائت ہے
 لیکن متمزج میں جس تفاوت میں نہین کر سکتی مثل یکجہین علی کے کہ وہ شہد اور سردی سے مرکب ہی ہے جیسا کہ
 شہد سے قائم اور جو صفت سے کہ یہ مجموعہ دونوں سے ایک کیفیت بنائی ایسی حاصل ہوتی ہے کہ برودت
 کیفیات متماثلہ کو دکھانے دیتی ہے اور سب اس کو کیفیت معلومہ ہر ایک کی دریافت نہیں ہو سکتی۔ پس کیفیات
 متماثلہ باوجود وسط میں ہوگی چنانچہ کوئی طرف کیفیات اربعہ سے ملے گی بلکہ مقدار کیفیات متضادہ کے
 متمزج میں متساوی ہونے کے اس کو معتدل حقیقی کہتے ہیں کیونکہ حقیقت اعتدال کی یہی ہے۔ اور نیز معتدل
 بالفرض کہتے ہیں ایسے کہ وجود اس کا خارج میں محال ہے۔ اور یا طرف کسی کیفیت کے کیفیات اربعہ سے ملے ہوگی
 یعنی اعتدال حقیقی سے خارج۔ اور سو و مزاج اسی سے عبارت ہے اور اسکی دو قسم ہیں۔ ایک دوجہ ایک
 کیفیت کی طرف مائل ہو اور وہ چار ہیں۔ حار۔ بارڈ۔ رطب۔ یا سب۔ دوسرا وہ کہ دو کیفیات کی طرف
 مائل ہو اور بھی چار ہیں۔ حار رطب۔ حار یا سب۔ بارڈ رطب۔ بارڈ یا سب۔ اور ہر ایک انہیں سے یا سادج ہے
 یا بادی۔ سادج وہ ہے جس میں خلط غالب ہو۔ اوی وہ ہے جس میں کوئی خلط غالب ہو پس یہ سادج و مزاج غیر معتدل
 حقیقی کی حاصل ہوتی اور مثلاً اگر سیدی میں مذکورین و مان مطلقہ کہ لین۔ اور خاتمہ کہ فصل دوم میں تفصیل کی
 بیان ہوئی۔ مگر یہ بات واضح رہے کہ تقسیم مذکورہ باعتبار سمت عقلی سے ہے بلحاظ وجود خارجی سے نہیں کیونکہ
 خارج میں جو معتدل حقیقی محال ہے اسید واسطے اس کو معتدل بالفرض کہتے ہیں۔ لیکن معتدل مزاجی جو کہ جو
 اظہار اور ان کے وہ اعتبار ہے وہ ہے کہ ہر ایک مرکبات کو کیفیات عناصر سے اس قدر دیا جاوے جو جقدر
 اس کے مزاج کے مناسب ہو و مثلاً اسد یعنی شیر کو اس قدر حرارت لائق ہے جس سے وہ دلیر اور شجاع ہووے
 اس کو اعتدال اسدی کہتے ہیں اور ارنب یعنی خرگوش کو اس قدر برودت مناسب ہے جس سے وہ غور و پورک
 اور نامرد ہو جاوے اس کو اعتدال ارنبی بولتے ہیں پس عموماً ہر ایک اور یہ اعتدال عادل اور نکافہ کیفیات سے
 مشتق نہیں جیسا کہ سمت عقلی میں مراد ہے بلکہ یہ اعتدال عادل فی القسمہ سے مشتق ہے مثال ارنب معتدل
 علی ہذا یعنی مشتق من اعتدال فی القسمہ لاسن التعادل الذی ہوا لکافور۔ و تا بعد اقرشی حیث مثال
 لیس مشتق من التعادل الذی ہوا لکافور و ذلک لاجدولہ فی الخارج بل من اعتدال فی القسمہ۔
 اور چونکہ اعتدال سبب اعتدال حقیقی کے بر خلاف ہے لہذا اس کو بھی معتدل بالفرض کہا جاتا ہے یعنی یہ
 اعتدال حقیقی نہیں اور اسی اعتدال کو خصوصاً اٹھ اعتبار عارض ہوتے ہیں کیونکہ اعتدال مزاجی یا سبب
 نوع ہی جیسا اعتدال انسان مثلاً یا سبب منفہ ہے جیسا اعتدال انسان روحی اور ہندی اور پنجابی وغیرہ یا سبب
 شخص ہے چاہو کسی منفہ سے ہو یا سبب عضو خاص کے ہے مثل اعتدال جلد کے مثلاً۔ اور ہر ایک یا باعتبار

میان میں
 مائل اور
 کر ایسی
 اور نکافہ
 مائل کما
 سے معتدل
 ان معون
 عدل فی
 کو شش
 نہیں مشتق
 تعادل ہر
 سے لکافور
 ہیں اور
 ان کے
 معتدل
 معتدل
 خارج
 معتدل
 معتدل

حق ہوگا مابا اعتبار داخل چنانچہ اعتدال نوعی باعتبار خارج وہ ہے کہ انسان کو یہ نسبت اثر ہو جو
 کی چھل ہو اور اعتدال نوعی باعتبار داخل وہ ہے کہ کسی آب اشخاص کہ اشخاص نوع انسان کو سمیر
 ہو و نیز البیوانی دینا کذا الکب پس یہ اٹھ اعتبار حاصل ہوں اور غیر اعتدال ان معنوں سے بھی
 لکھ لہ اقسام مذکورہ پندرہ قسم ہوتا ہے چار مفرد اور چار مرکب ہر ایک المین سے سازج اور
 مادی کا تمام انفا جاننا چاہیے کہ اطباء کو اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ اعدل اصناف انسان
 کون لوگ ہیں شیخ رئیس رحمہ کایہ مذہب ہے کہ سائین خط استوا کی تمام اصناف سے اعدل ہیں کیونکہ
 بسبب محاذات معدل النہار کے اوس جگہ رات اور دن یکساں رہتا ہے اور حدت اور تیزی
 ہر ایک کیفیت کی دوسری سے ٹوٹ جاتی ہے پس وہی لوگ باشندگان تمام بقاع سے اعدل ہیں
 اور امام رازی رحمہ کایہ قول ہے کہ مزاج سبکان اقلیم رابع کے تمام سے درجہ اعتدال پر ہے اسلئے کہ وسط
 اقلیم ہے اور توالد اور تناسل اوس جگہ تمام اقلیم سے زائد ہوتا ہے اور بیان خط استوا معجز النہار
 اور اقلیم را جکا باب اول میں تشریح کیا گیا تبیینہ اعصار کے مزاج میں مخفی نہ ہے کہ روح
 تمام چیزوں سے گرم تر ہے اوسکی بعد دل پس منی پس خون پس جگر پس گوشت پس عضل پس طحال پس
 پس شرا مین پس آورده پس جلد اور سب سے سرد تر بدن میں بلغم ہے پس بال پس استخوان
 پس غضروف پس رباط پس وتر پس غشاء پس عصب پس نخاع پس دماغ پس شحم پس سین پس جلد
 اور تمام سے سرد تر بدن میں بلغم ہے پس خون پس سین پس شحم پس دماغ پس نخاع پس پستان پس
 خصیتان پس ریبہ پس کبد پس طحال پس کلیہ پس عضلہ پس جلد اور سب سے خشک تر تمام بدن میں
 بال ہیں پس استخوان پس غضروف پس رباط پس وتر پس غشاء پس شرا مین پس آورده پس عصب
 حرکت پس دل پس عصب جس میں جلد یہ ترتیب حکیم جالینوس نے وضع کی ہے پس اس تقدیر پر
 جلد مطلق اعدل اعضا ٹھہری اور اوس سے اعدل جلد اٹھ کی اور اوس سے اعدل جلد کف کی اور اوس سے
 اعدل جلد کف دست کی اور اوس سے اعدل جلد انگلیوں کی اور اوس سے اعدل جلد نامل کی اور اوس سے
 جلد سبابہ کی اور اوس سے اعدل جلد نمل سبابہ کی واللہ اعلم و علمہ اتم قسم دوم قوی اور افعال میں
 جاننا چاہیے کہ قوت عند الاطباء میں طریقی ہے اور وہ یہ ہیں قوت نفسانی اور قوت حیوانی اور قوت طبعی
 لیکن عند الفلاسفہ قوی چار ہیں اور وہ یہ ہیں قوت حیوانیہ قوت نباتیہ قوت فلکیہ قوت طبعیہ اور
 تفصیل انکی حکما کے طور پر یہ ہے کہ ہر قوت سے یا نفس واحد صادر ہوگا یا اکثر او ہر دو صورت میں
 یا مع الشعور ہوگا یا بلا شعور پس جس قوت سے اکثر فعل مع الشعور صادر ہوئے وہ عند الحكماء قوت

اور بعض
 کے لیے
 ہے
 اسباب
 کی غرض
 سے زیادہ
 مسئلہ اور
 جوئی جاننا
 اور علم
 کامل ہے

اور ایسا ہی خامہ چاقوم پرست جاذبہ ماسک۔ ہاضمہ۔ دفعہ۔ اور بیان تفصیلی تمام قوتوں مذکورہ صدک
 نفع فائدہ زائد کہ باب دوم کی، فصل ہفتم میں آئیگا۔ فصل سوم اسباب فاعلی صحت کی بیان میں
 جاتا ہے کہ سبب اصطلاح اطباء میں وہ ہے کہ مقدم بالذات ہو اور انسان کے بدن میں اس جہت سے
 مؤثر ہو کہ کسی حالت کو حالات بدن سے بشرط وجود شرائط اور عدم موافق کے زمان حال یا تقابل
 میں پیدا کرے یا ثابت اور محفوظ رکھے جو سبب موجب اور موجب کسی حالت کا ہو اور اس کو فاعل اور
 مفعول کہتی ہیں اور جو سبب مثبت اور حافظ کسی حالت کا ہو اور اس کو حافظ اور مدیم کہا جاتا ہے۔ اور عام ہے
 کہ سبب بدنی ہو یا غیر بدنی جو ہر ہوا عرض۔ شمال سبب بدنی کی کہ جو ہر ہوا زادی کسی غلط کی اخلاط الاربعہ
 سے ہے۔ اور شمال سبب بدنی کی کہ عرض ہو عفو نہت کسی غلط کی ہے لکن البعد نہ کیفیت وہی
 عرض لا جو ہر۔ اور شمال غیر بدنی کی کہ جو ہر ہوا غند اور دواہی۔ اور شمال غیر بدنی کی کہ عرض ہوا
 حرارت آفتاب اور برودت ہوا ہے۔ اور اسباب احوال بدن انسان کے تین قسم پر ہیں باؤسی۔
 سابق۔ و اہل۔ کیونکہ اسباب مرض اور صحت کی دو حال سے خالی نہیں۔ بدنی یا غیر بدنی۔ غیر بدنی کو
 باؤسی کہتے ہیں۔ اور بدنی جو کہ بالاستقرار تین قسم میں منحصر ہیں یعنی غلطی اور مزاجی اور ترکیبی
 دو قسم پر ہیں۔ ایک وہ کہ ایجاد کسی حالت کا بالواسطہ کرے اور اس کو سابقہ کہتے ہیں دوم وہ کہ
 احداث کسی حالت کا بلا واسطہ کرے اور۔ اصلہ نام رکھتے ہیں۔ اب ہر ایک کو تفصیلاً مع اشلہ
 بیان کیا جاتا ہے۔ پس اسباب باؤسی وہ ہیں کہ غلطی اور مزاجی اور ترکیبی انودین یعنی غیر بدنی
 ہوں وہ ہیں۔ بلکہ کوئی اور امر امور خارجیہ سے ہو جیسے ہو اگر کم کہ موجب صداع ہو اور ہوا سرد کہ موجب
 اسہ جوارعہ یا کوئی امر امور نفسانی سے ہو جیسے غضب کہ موجب سخونت آرواح ہو کر باعث حمی
 یوم ہو جاتا ہے۔ اور اسی قبیل سے دیگر امور نفسانی ہیں کہ موجب تپ وغیرہ امراض کا ہو جاتی ہیں
 ۔ اور نفس چونکہ مغائر بدن ہے اسلیو ظاہر ہے کہ جو امور جہت نفس سے سرزد ہونگے وہ بھی اسباب
 باؤسی اور امور خارجیہ سے شمار کئے جاویں گے۔ ان فرض امور نفسانی اور امور خارجی اسباب باؤسی
 ہونے میں مسئلہ وی الاقدام ہیں۔ باؤسی کی وجہ تسبیہ میں تین تو جہیں ہیں۔ اول یہ کہ امور مذکورہ
 غیر بدنی ہوں نہیں شہدائے لظہور ہیں جسے کہ طبیب اور غیر طبیب ان کو معلوم کر سکتے ہیں۔ پس اس
 تو جہہ پر لفظ باؤسی بدو سے مشتق ہے جسکے معنی ظنوں کے ہیں۔ دوم یہ کہ امور مذکورہ لامحالہ بدن
 انسان سے خارج ہیں جیسے باد بے شجر سے خارج ہوتا ہے اسلئے امور مذکورہ کو باؤسی کہا جاتا ہے۔
 اس تقدیر سے باؤسی مشتق پیدا سے ہے جسکے معنی صحرا اور باد یہ کے ہیں۔ سوم یہ اس میں کچھ شک ہے

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

انکو اصطلاح اطباء میں سستہ ضروریہ اور اسباب عامیہ کہتے ہیں۔ اور بھی اسباب ضروری غیر
احوال بدن انسان اور مثبت اور حافظ احوال میں اور انہیں کا بیان کرنا مقصود اور مطلوب ہے
چنانچہ ہر ایک کا بیان عنقریب چھ ایوان میں کیا جاتا ہے۔ غیر ضروری وہ ہیں کہ بدن او کو حیات
انسان کی ممکن ہو اور او کی دو قسم ہیں یا تو مضاد طبیعت اور اس کے مفید ہونگے یا غیر مضاد
اور غیر مفید۔ اسباب غیر ضروری کہ مضاد اور مفید طبیعت نہیں جیسے جسم کو ریگ گرم مین فتن
کرتا یا اور سمین لینا۔ یہ دونوں امر استسقا اور ترہل بدن کو مفید ہیں اور رطوبات غریبہ کو نوا حی
جلد سے تشنگ کرتی ہیں لیکن تاثیر دفن کی اسباب میں بہ نسبت لیٹے کے قوی تر ہے۔ یار و غیثات
محلکہ کو بدن پر لمش کرنا جیسے روغن قسط اور روغن بان وغیرہ۔ عیسل نافع تشنج اور طہر اور لقمہ
اوز فالج وغیرہ ہے۔ یا آب سرد کو چہرہ پر چکر لٹکا کہ ازلہ غشی کے لیے نافع ہے اور کرب حامی کو
دافع۔ اور مانند لٹکے اور جو اسباب غیر ضروری ہیں اور مضاد طبیعت نہیں۔ اور اسباب
غیر ضروری کہ مجری طبیعی اور مفید ہیں جیسے پانی میں غسقل ہونا۔ یا آگ سے جلنا۔
یا شمشیر وغیرہ سے قتل ہونا۔ یا سٹوم کا استعمال میں لانا۔ اور مانند لٹکے حسید مجری طبیعی کے
بر خلاف ہوں۔ اب بعد فراغ مقدمہ کے اسباب سستہ ضروریہ کو جو مقصد اصلی اور مطلب ملی
تالیف رسالہ ہذا سے ہے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اور اسباب غیر ضروری باقسطا مآخاتہ
کتاب میں بیان کئے جائینگے۔ اور چونکہ اسباب ضروری میں سے انسان کو حاجت ہوا کی
سب سے زیادہ اور وسبب دم ہے جیسا قریباً بیان آتا ہے اسلئے ہوا کی نسبت سب سے پیشتر لکھنا
بہتر معلوم ہوتا ہے وباللہ التوفیق رہو جی و نعم الوکیل ۛ

جذب کائنات
مجموع جسم
رہبر ہوا
عن غلظت
اونکے
اور اس
کے ساتھ
اور اس
کی اور اس
کی اور اس
کی اور اس

باب اول ہوا کے بیان میں

چونکہ ہوا میں تغیرات بہت قسم کے ہوتے ہیں۔ جیسے تغیرات طبیعی اور غیر طبیعی۔ اور تغیرات غیر طبیعی
دو قسم کے ہوتے ہیں مضاد مجری طبیعی اور غیر مضاد۔ غیر مضاد طبیعی دو قسم ہوتے ہیں ارضی اور سماوی
اور قطع نظر امور مذکورہ سے اور کئی ایک امور نوشتنی ذات ہوا کے بھی متعلق ہیں لہذا اس میں چند
فصول لکھے جاتے ہیں **فصل اول** ہوا کے مزاج اور اس کے ضروری ہونے کے بیان میں اور نیز اس میں کہ
کونسی ہوا عمدہ اور مفید ہے اور کونسی مضر اور خراب ہے تاکہ ہر ایک کا منصب باعتبار انتفاع اور احتراز
کے ملحوظ رہے جاننا چاہئے کہ ارکان اربعہ میں سے ہوا ایک رکن ہے مکان اور سکافوق الکائنات اور اس کے

اسی لیے کہ وہ آگ کی کیفیت اور پانی سے لطیف ہے اور مزاج اس کے حار و رطب یعنی گرم و تر ہے گرمی کی دلیل یہ ہے کہ اگر سرد ہوتی تو بالضرور ثقالت اور کشائفت جو مقتضا سے برودت ہے اوسین ظاہر ہوتی لائن و برودت علیہ لہا۔ حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ برخلاف اس کے ہوا لطیف اور خفیف اور محلل اور متغیث ہے اور صفات مذکورہ لوازم حرارت میں سے ہیں۔ غایۃ الامر یہ ہے کہ حرارت اس کی سبب رطوبت کو شدت نہیں۔ و ذالک امر آخریہ اور اس کے مستقر اگر مکان کردہ نارسے لیکر پانی کے سطح تک ہے فامردیہ ہوگا مزاج ہوا کا گرم ہے پھر کیوں سرد محسوس ہوتی ہے۔ باعث اسکا یہ ہے کہ ہوا محسوسہ بالابدان اجزاء سرد مانے اور ارضی سے مرکب ہے۔ علاوہ بران ہوا اگرچہ بالطبع گرم ہے لیکن ہفت ہمارے ابدان کو سرد ہے چنانچہ پانی بیکرم بہ نسبت پانی گرم کے سرد معلوم ہوتا ہے اسی لیے ہوا سے محیط بالابدان روح کو تغیل کرتی ہے کیونکہ حرارت اس کی بہ نسبت حرارت روح کے بغایت کم ہے جیسا بیان کیا جائیگا۔ اور رطوبت کی یہ دلیل ہے کہ وہ قبول اور ترک اشکال کو سہولت کرتی ہے ہاں رطوبت اس کی بہ نسبت رطوبت پانی کے زیادہ ہے اسی لیے ہوا میں چلنے سے کسی نوع کی روک ٹوک نہیں ہوتی بخلاف پانی کے کہ اوسین چلنے سے کچھ دقت ہوتی ہے کچھ ظاہر۔ اور ہوا کے اپنے مسافت مستقر میں چار درجہ ہیں۔ اور ترتیب اوکی یہ ہے اول درجہ ہوا کا وہ ہے کہ نہ نارسے مقعر سو مس کرتا ہے اور یہ درجہ اپنی طبع پر گرم تر ہے کیونکہ یہ ہوا رکن بسیط ہے اور نہایت اس طبقہ کی وہاں تک ہے کہ منہائے صعود و خان ہے۔ دوسرے درجہ بعد درجہ ہوا سے بسیط کے۔ اور یہ درجہ ہوا کی دخانی کا ہے اور مزاج اس کی باعث اشتیاج و خان کے گرم و خشک ہے اور نہایت درجہ اکثر صعود و خان کا یہاں تک ہے اور تیسرے درجہ بعد درجہ ہوا سے دخانی کے ہے اور یہ درجہ ہوا سے بخاری کا ہے اور رغابت صعود و خجاری یہاں تک ہے اور یہ درجہ نہایت شدید البرودت ہے اور اس کی نام نہاد یہ ہے اور تھوکن اور اور زلزلہ کا اسی حکم ہوتا ہے کما بین فی موضعہ۔ اور چہرے ہی طبقہ ذالکی امیر شل بخیرہ بارہ ماہی اور اراضی کی ہے اگرچہ باعث تشدید بخیرہ حار و تر تھی لیکن حرارت بخار کے اتنا تو راہ میں بسبب بعد موضع الکحاس کے (جو کہ سطح ارض اور نامی ہے) نازل ہو جاتی ہے اور بخیرہ مرقفہ اپنی اصلی مزاج کی طرقت کہ سرد و خشک اور بہتر ہے جو کہ حرارت منکسہ شمسیہ (جسکا بیان عنقریب درجہ چارم میں آتا ہے) اس درجہ تک نہیں پہنچتے اور صعود بخیرہ کا دائم ہوتا ہے بالضرور برودت اس مکان میں لازم ہوتی ہے اور ہوا سے ماتحت یعنی طبقہ چارم سردی ہوتی اس کی کیفیت یہی ہے اسی لیے کہ بخیرہ بارہ طبقہ زمیریہ سے نازل ہو کر ہوا کو سرد کرتے ہیں اسی واسطے ہوا سے ابر ناک میں گرمی محسوس ہوتی ہے کیونکہ ابر نزول بخیرہ بارہ کو منہ

کیونکہ ہوا کی
اون دو ذرات
عینہ ہیں
عہ اور نام
دوسرے ہوتا
ہے ہوا
س کی کافی
عہ میلہ
ظاہر ہے
۱۲
دو ذرات
ہو جاتا
ہے جیسا
پتہ ہوا کی

ہوا کو واسطے تلاش اور تردد نسبت ہوا کے زیادہ ہو اور غذا کہ نسبت آب، ہوا کی احتیاج اس کی نسبت
 اس کی لیے تردد اور تلاش سبب بیشمار ہے اور نہایت دروسری سو چل ہوتی ہے بلکہ یہی تمام سبب
 ملاقات باہمی اور ذریعہ رونق اس درخت لایب کا ہے اور اسی قیاس پر دیگر اسباب و لباسش و جی
 و متاع و قیاس غیر ضروری کہ تلاش اون کی درجہ بدرجہ کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ پس احتیاج ہوا کی
 انسان کو دو کام کے لیے ہے اول سر و کار و روح اور ٹھنڈا کرنا جان کا ہے کیونکہ حکیموں کے نزدیک
 روح ایک بخار طیف نہایت گرم ہے اور وہ خون دل سے پیدا ہوتا ہے اور شراب میں کی رہتا
 تمام بدن میں مقنا ہے پس اگر ہوا کی سرد خارجی سو راخ نکال اور سامات وغیرہ سے بذریعہ شربتین
 روح کو نہ پھونچے تو بلا شک روح گرمی دل سے جلیا دے کیونکہ ہوا اگرچہ جار بالطبع ہے لیکن نسبت
 مزاج روح کے جو اجزاء دغانیہ سے خالی ہے نہایت بار دہے۔ پس نسبت اس روح کو جو اجزاء
 دغانیہ سے مختلط ہے اور حرکت اور دیگر مستحیات سے گرم ہو گیا ہے بطریق اولی سرد ہوگی۔ اور
 کیفیت نفوذ ہوا کو طرف دل کے جو منبع اور مولد روح ہے یوں بیان کرتے ہیں کہ اول بذریعہ حرکت
 تنفس کر رہے ہیں جس کو مبدأ الحیوة سے تعبیر کرتے ہیں داخل ہوتی ہے۔ پس وہ اپنی قوت سے شوائب
 ردیہ سے اس کی اصلاح کرتا ہے پھر اس کو اون عروقی کی طرف دفع کرتا ہے جو عروق خشنہ سی
 موسوم ہیں۔ پس اونسے شریان ویدی کے سام سے ہو کر دل کی طرف مندفع ہوتی ہے پس بذریعہ
 شریان روح کے ساتھ تمام بدن میں منتشر ہو جاتی ہے لیکن آتش بات قابل خوردہ ہے کہ جیسا پانی غذا
 کے لیے بدرتہ ہے اور وہ صرف غذا میں ہوتا ویسا ہی ہوا بھی روح کا بدرتہ ہے اور روح نہیں مٹی
 جنہوں فی تجال کیا ہے بالکل طہیل اور لغو ہے ہاں جیسے پانی رطوبات سے مرکب ہو کر غذا ہو جاتا
 ویسی ہی ہوا بھی اخلاط کے بخاروں سے مختلط ہو کر روح بن جاتی ہے علی ماہو مذہب اشع و ہذا
 امر حزن دوم نکالنا دہون اور بھاپ کا جو کہ اندرون بدن کے پیدا ہوتی ہیں دم اور تنفس کی
 ذریعہ سے پس جو دم کہ بچے جاتا ہے زندگی اور روح کو مدد دیتا ہے اور دم کہ باہر آتا ہے بخار اور
 دہون کو بدن سے نکالتا ہے اور بدن اور دل کو خوش کرتا ہے جیسا شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے
 اپنی کتاب میں اسی مضمون کو قلم بند کیا ہے ہر نفسی کہ فرو میرود ممد حیات است و چو بی برے آید
 مفرح ذات و پس در ہر نفسی دو نعمت موجودہ و ہر ہر نعمت شکری واجب و شکر لذت
 و زبان کہ بر آید کہ عہدہ شکرش بزر آید و چونکہ ہوا امور مذکورہ میں مفید ہے اس لیے جو ہوا
 اور کشادہ اور صاف بی ایریشن چیزوں مخالف مزاج روح کے ہو حفظ صحت موجودہ اور اعادہ

افت اور لیل
 اور کوا و ریشی
 اور متاع غذا
 کے ذریعہ
 دغانیہ
 دغانیہ
 دغانیہ

اور ہوا
 و ہوا
 و ہوا

صحت نہ رکھتی ہے پس چاہئے کہ ہوا کو مذکورہ ایریشن ہوائے قبرستان اور مردار اور فیل گاہ اور خستہ درخت اور کان گندہک اور درخت و چھاری مفصل مزاج (مثل درخت انجیر اور جوز اور ارڈ) وغیرہ بنائے اور یہ سے (مانند پیاز و لہسن و گندنا وغیرہ) دور ہو اور نشیب زمین و غار و تری زمین اور پیرا اور دیوار بلند اور چھت مکان میں بند نہ ہو۔ اور بدبودار اور متعفن ہوا علیٰ ہذا القیاس مضار سے خالی اور منافع سے پر ہو۔ اور جو ہوا صفات میں مخالفت ہو ان کو مذکورہ بالا کے ہودہ خلل انداز اور سورٹ یا حافظہ امر فی مختلف ہوتی بلکہ ہوا کی آدمی کو مار ڈالتی ہے چنانچہ اکثر دیکھنے سننے میں آیا ہے کہ بعض کھاتون تنک دہانہ میں جنین غلہ بند کرتے ہیں جب کوئی آدمی داخل ہوا فوراً گر گیا۔ اور یہی سبب ہے کہ جب بڑے بڑے شہروں میں عمارت بلند اور دیوار گنجان میں ہوا بند ہو جاتی ہے اور نجاست اور لید وغیرہ کے ڈھیر و ڈھیر ہو جاتی ہیں اکثر امراض مثل بخار اور ہضیہ وغیرہ کے سرزد ہوتے ہیں علیٰ ہذا القیاس کئی سبب سے ہوا فاسد ہو جاتی ہے اور انسان کے بدن میں بہت جلدی اکثر کر کے اعتدال سے خارج کرتی ہے اسلئے مرد و انکا کو لازم اور واجب ہے کہ ہوا کی مخالفت سے جان نک ہو سکے پرہیز کرے کیونکہ حفظ صحت سب سے ضروری ہے مگر یہ جو اوپر لکھا گیا ہے کہ ہوا کی کشوت اور کشادہ ہو یہ حکم اس ہودہ سے مختص ہے کہ ہوا و باقی ہوا اور خدا نخواستہ اگر ہوا و باقی پھیلی ہو کی ہو جسکے عام تمام آنی سے خون مرض کیا جاوے تو ایسی صورت میں ہوا کی مٹھوس ہوگی کیشتوت۔ سے بہتر ہے۔ چنانچہ فصل دوم باب ہذا میں بحث و بیان ہوگا کیونکہ جیسا نفع او سکا سرچ تر ہے ویسا ہی فساد او سکا بھی بدن میں جلد تر ہے فصل دوم تغیرات طبعی ہوا کی بیان میں تغیرات طبعی وہ ہیں کہ بموجب تبدل اور تغیر فصول کے حاصل ہوں کیونکہ ہر ایک فصل میں کیفیت طبعی ہوتی ہیں اور چونکہ یہ تغیرات بحسب انتظامی فصول میں لہذا تغیرات فصلی کہلاتی ہیں تفصیل اس حال کی یہ ہے کہ تمام سال کو باعتبار اختلاف ہوا کے اطباء نے چار حصوں پر تقسیم کیا ہے اور ہر ایک حصہ کا ایک نام مقرر کر رکھا ہے۔ جیسو ربیع خریف صیف شتیا آلبا کے نزدیک ربیع وہ موسم ہے کہ درختوں اور شگوفات اور میوہ جات میں نشو و نما طائر ہو اور انسان صبح المزاج کو بلکہ معتدل میں لباس گرم اور ہوا کی سردی کی چندان احتیاج نہ ہو موسم بہار اسی سے تعبیر کرتے ہیں قزاج اس موسم کا حرارت اور مودت میں معتدل ہے اور اس کو تمام فصول سے عمدہ لگاتا ہے کیونکہ ہوا اس موسم کی افضل ہے خصوصاً جبکہ بارش معتدل ہو اور یہی ہوا مناسب مزاج روح ہے اور لوگوں کے مزاج سے کو بہت ہی مناسب ہے۔ اس سے بدن میں خون خالص پیدا ہوتا ہے اتفرغ اس ہوا کو بدن سے لگانا بہت ہی سودمند ہے تاکہ اس موسم میں خون دیگر اخلاط جو بحسب سردی کے منجمد اور بہت ہو گئیں بہتین قوی اور

اور پتلی ہو کر اعضا صلیفہ پر گر کر پھوڑے پھنسی اور اورام حلق اور خناق وغیرہ پیدا کرتی ہیں اور اس قدر مضر بھی ہے لیکن حدت امراض مذکورہ کا موجب رد است موسم ہنہن از سکات باکایہ سبب انما اج اور دفع طبیعت کے ہے کیونکہ مزاج انسان کی اس موسم میں قوی ہو جاتی ہیں اور از باجمعیہ کوئی اور قوت کرتی ہو اور یہ بات موسم کی صفات سے ہے اسی لیے موسم خزا میں رنگ سرخ اور بدن فرخ ہو جاتا ہے اس موسم میں حفظ صحت کیواسطے بہترین تدابیر یہ ہے کہ بشرط مانع کے قصد اورستے اور ہمال کرین خصوصاً تہت ہی منیفہ بہت بقراط نے لکھا ہے کہ میں ایسے شخص کی صحت کا خاص ہون جو موسم صیف اور ربیع میں ہر ایک ماہ میں دو تہ سپہیم بے حفظ دورہ کرتے کرے مگر چاہئے کہ تہ سے اول طعام جید کثیر مقدار مختلف الالوان فی مضغ کثیر کھایا جاوے تاکہ اس کے ساتھ ہی الاش معدہ کی بخوبی نکل جاوے اورستے اور قصد کے قیاس ضروری الذکر چٹھی باب کی فصل دوم میں بیان کئے گئے ہیں اور کثرت حرکات بدنی اور نفسانی اور استحمام اور مسخات اور محفوظ شدیدہ سے پرہیز کریں اور موسم ربیع کے بعد موسم گرما ہے جس میں گرمی غلبہ کرے اور نہایت درجہ کی دھوپ ہووے اس موسم کا مزاج گرم خشک ہے اسکو عمدہ ہونیمین پیشدہ ہو کہ ہوا صاف ہو اور گرد و غبار اور آئندھی اور ابر باران نہ ہو اور گرمی بہت سخت نہ ہو جس سے روح اور خلط تحلیل ہو جاوین کیونکہ گرمی محدل ہونی سے بدن میں خون خالص اور شہنا زیادہ ہوتی ہے اور گرمی کی شدت سے رنگ بدن زرد اور امراض صفراوی مثل قہر و حرہ اور قوی اور پیاس اور آتشک وغیرہ پیدا ہوتی ہیں اس موسم میں حفظ صحت کے لیے محنت اور ریاضت کم کریں اور کثرت جماع سے پرہیز کریں اور آسائش اور آرام کو لازم جانیں اور مکان بود و باش کے لیے وہ اختیار کریں جو کہ ہوائے شمال میں اب روان کے قریب ہو اور بخار اور دغان سے بعید اور حرکات سخت اور خواب روز اور کثرت مجامعت سے احتراز کریں اور حمام نیم گرم میں نہاویں اورستے سے استفراغ کریں ہر موسم گرما کے موسم خریف ہی یہ موسم مقابل موسم ربیع کے ہے کیونکہ جب موسم ربیع میں فشوٹاں گوفہ درختوں کا شروع ہوتا ہے ویسا ہی موسم خریف میں تغیر رنگ اوراق اور سقوط اونکا ہوتا ہے اسی موسم کو خزان سے تعبیر کرتے ہیں یہ موسم تمام موسموں سے بدتر ہے اسکو ہوا سے بالکل پرہیز کریں بہتر خریف وہ ہے جس میں بارش بہت ازل نہ ہو اور شام اور صبح کو سردی نہ ہو اور وقت دوپہر کے گرمی بھی بہت نہ ہو مزاج اس فصل کا سرد خشک ہی بدن میں مواد بہت پیدا ہوتا ہے اور جسم لاغر ہوتا جاتا ہے امراض سوداویہ بہت پیدا ہوتی ہیں

تغیرات طبعی
رنگ مختلف
عہ ہر تہ
گرم کریمین
سبب
اور کثرت حرکات
بدنی اور نفسانی
اور استحمام
اور مسخات
اور محفوظ
شدیدہ سے
پرہیز کریں

اور

اور بسبب کمی خون کو قوی میں ضعف طاری ہو جاتا ہے۔ اور کثرت امراض کی موجبات مطولات میں مذکور ہیں۔ اس موسم میں حفظ صحت کی واسطے بہت سرد مکان میں سونا چاہئے اور دو پچھری دھوپ اور گرمی اور شام صبح کی سردی سے احتراز کرنا چاہئے علاوہ اسکے آب سرد سے غسل نہ کریں اور سر کو پوشیدہ رکھیں اور جماع سے پرہیز کریں۔ اور اگر بدن ہمتی ہو تو ابتداء موسم ہذا میں فصد اور تے سے تنقیہ کریں الا تے بلا ضرورت نہ کریں اور وسط موسم میں سہل سے استفادہ کریں بعد موسم خریف کے موسم سرما ہے جسمیں سردی غالب ہوتی ہے اور جالڑا شدت پرتا ہے۔ مزاج اسکا سرد تر ہو اور یہ موسم مقابل موسم گرما ہے جیسے اوسمیں گرمی شدت کی ہوتی ہے ویسوی اسی میں سردی بغایت ہوتی ہے بہترین فصل سرما کی وہ ہے کہ مینعہ خوب برسے اور ہواد کمین کی طرف سے کمتر ہو۔ یہ موسم اگر انجی طبعیت پر ہو تو بردت اور رطوبت بدن میں بہت پیدا ہوتی ہے پس اگر رطوبت ہوا کی سردی پر غالب ہو تو امراض اسہال و نزلہ و کھانسی اور سکتہ اور صرع وغیرہ امراض مرطوبی طار ہوتے ہیں اس موسم میں اگر حرکت اور ریاضت بدنی مثل جماع وغیرہ بہت اختیار کریں تو کچھ مضائقہ نہیں۔ اور استعمال مستحبات کو اور حمام میں غسل کرنا بلا لازم جانیں اور شدت جالڑے میں فصد اور تے جائزہ نہیں۔ اگر تنقیہ بدن کا ضروری ہو تو سہل بہتر ہے قلندہ الجبا کے نزدیک زمانہ ہر و احد خریف اور ربیع کا ڈیرہ ڈیرہ ماہ ہوتا ہے کیونکہ اول ربیع کا شبیہ ہاں ہے اور آخر اوسکا شبیہ بالصیف ہے اور ایسا ہی اول خریف کا شبیہ بالصیف ہے اور آخر اوسکا شبیہ ہاں ہے پس مدت وسط کو جو جلدی گذر جاتی ہے ربیع اور خریف سے تغیر کیا گیا ہے اور زمانہ گریا اور سرما کا ساڑھے چار چار ماہ کا ہوتا ہے گویا حمل سے نصف نور تک جو زمان سیر آفتاب ہے اوسکا نام عند الاطباء ربیع ہے اور نصف نور سے اخیر سبناہ تک جو زمانہ ہے اوسکا نام صیف ہے۔ اور شروع میزان سے نصف عقرب تک خریف ہے اور نصف عقرب سے آخر جوت تک شتا ہے۔ اور فصول اطباء کی مخمین کے بر خلاف ہوتی ہیں کیونکہ اطباء نے فصول اربعہ مذکورہ کو باعتبار اختلاف ہوا کے قطع نظر مساوات زمان فصول سے مقرر کیا ہے۔ اور اہل نجوم نے فصول اربعہ کو بجاۓ زمانہ سیر آفتاب کو فلک البروج کے ہر ایک ربع میں باعتبار مساوات زمان فصول کے تعین کیا ہے چنانچہ تشریح اسکی بحث افلاک میں عنقریب اسی باب کی فصل سوم میں آتی ہے پس اہل نجوم کے نزدیک بلاد شمالی میں ربیع اوس زمان کا نام ہے جسمیں آفتاب اپنی حرکت خاصہ سے اول حمل سے آخر جوزجا تک سیر کرتا ہے۔ اور صیف اوس زمان کا نام ہے کہ جسمیں آفتاب اپنی حرکت خاصہ سے اول سرطان سے

۱۰
طی الزمان
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

آخر سنبھلے تک سیر کرتا ہے۔ اور خریف اوس زمانہ کا نام ہے جس میں آفتاب اول میں ان سے آخر قوس تک سیر کرتا ہے۔ اور شتا اوس زمانہ کا نام ہے جس میں آفتاب اول جہدی سے لیکر آخر حوت تک سیر کرتا ہے۔ انبتاہ یہ جو حصول فصول اربعہ کا ایک سال میں بیان کیا گیا ہے، ماسواہر مکان خط استوار کے ہے والا خط استوار میں فصول سال تمام کے آٹھ ہوتے ہیں کیونکہ ہر فصل اوس میں دو بار ہر اعادہ کرتی ہے اور گریہ ماہ میں فصل متغیر ہو جاتی ہے اس طرچہ کہ حل سے نصف نور تک جو سیر آفتاب ہے اوس کا نام صیف ہے اور نصف نور سے آخر جزا تک جو سیر آفتاب ہو وہ خریف ہے۔ اور اول سرطان سے نصف اسد تک شتا ہے اور نصف اسد سے آخر سنبھلے تک ربیع ہے۔ اور اول میزان سے نصف عقرب تک پھر صیف شروع ہو جاتا ہے۔ اور نصف عقرب سے آخر قوس تک خریف ہے اور اول جدی سے نصف دلو تک شتا ہے۔ اور نصف دلو سے آخر حوت تک ربیع ہے۔ باقی باب بیان اس امر کا فصول اربعہ میں غذا کیسی کھانی چاہئے اور کس قدر کھانا پینا موجب اعتدال طبیعت ہو سو یہ کھانے پینے کے بیان میں جو دوسرا قسم مستہ ضروریہ کا ہے بیان کیا جائیگا تا منظر فصل سوم ہو اس کے تغیرات غیر طبعی غیر مضاد کے بیان میں یعنی وہ تغیرات کہ باوصف غیر طبعی ہونیکے بحری طبع کی مضاد نہیں پوشیدہ نہ ہے کہ یہ تغیرات دو قسم کو ہیں یا اسباب سماویہ سے سرزد ہونگی یا جو جیاتیہ سے نمودار ہونگے نظیر اسباب سماوی کے یہ ہے جیسے بہت گرنا ستاروں کا زمین پر پھار جیسے اجتماع اکثر ستاروں بزرگ خورشید کا ساتھ آفتاب کے خواہ وہ ستارے شوبہت سے ہوں مثل شعری المہانہ (جو کلب الجبار سے معروف ہے) اور شعری الشامیہ (جو غمیصا سے مشہر ہے) اور کلب الاسد اور صین الثور کے۔ اور خواہ تھیر ہوں یعنی شیارہ مثل مشتری اور مریخ اور زہرہ کی۔ کہتی ہیں کہ ستارہ مذکورہ جب آفتاب کے ساتھ جمع ہوتی ہیں تو ہوا میں حرارت زیادہ ہو جاتی ہے اسلئے گرمی دفعہ ظاہر ہو جاتی ہے حتی کہ اگر موسم سرما میں ایسا موقع ہوگا تو بھی گرمی نمودار ہو جائیگی اور موجب اسکا زیادتی نور اور وضوہر کی ہے جو کہ نور آفتاب سے منظم ہو جاتی ہے لائق الاضواء کہلاتا ہے۔ غادۃ اجتماع ویدوم الاجتماع اوجیت تسخین الهواء۔ پس ایسا اتفاق اگر موسم گرمی میں واقع ہوگا تو گرمی شدت ہوگی اور موسم سرما میں ایسا اتفاق ہونے سے گرمی کم ہوگی اور جیسا کہ وقت کسوف شمس کے سردی دفعہ حاصل ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر موسم گرمی میں ایسا اتفاق ہوگا تو شتا سردی کی نمودار ہو جائیگی۔ اور جو تغیرات اسباب ارضی سے ظاہر ہوتے ہیں ان کی تمثیل یہ ہے جیسے گرمی اور سردی ہوا کے سبب اختلاف مساکن کے ہو جاوے جو کہ سبب عرض بلد اور نواحی

بسیا کوئی تغیرات
کوئی نہ کوئی
بسیا کوئی تغیرات
کوئی نہ کوئی
بسیا کوئی تغیرات
کوئی نہ کوئی
بسیا کوئی تغیرات
کوئی نہ کوئی

اور ریح اور مجاورت لیل و نهار اور غیرہ سے ہو جاتا ہے فائدہ تغیرات مذکورہ صدر کو غیر طبعی اس جہت سے کہتے ہیں کہ موافق مقتضائے فصل کے نہیں ورنہ اس جہت سے کہ بحری طبعی سے خارج نہیں بلکہ اوس کے موافق ہیں ان کو تغیرات طبعی کہتے ہیں پس فی الحقیقت تغیرات غیر طبعی وہی ہیں جو کہ بحری طبع کے مفاد پہنچا جن کا بیان اصل چاریم میں آیا ہے تنبیہ چونکہ بیان اسباب ارضیہ کا مثل عرض بلد اور نواحی وغیرہ کی معرفت خط استوا پر موقوف ہے جو کہ وسط زمین میں واقع ہے اور انبات و سطیت خط استوا کا معدل انہما کے علم موقوف ہے جو کہ دائرہ عظیم فلک نیم پر واقع ہے لہذا چند مسائل ضروری الاذکر جو کہ افلاک اور اراضی سے متعلق ہیں لکھتا ہوں و باللہ التوفیق۔ اور اس بحث کو دو مقصد پر بیان کرتا ہوں مقصد اول افلاک کی بیان میں اور اس میں ایک مقدمہ دو بیان میں مقدمہ میں ذکر افلاک کا کلی طور پر بیان کیا جاتا ہے منہج ہر سہ کہ جب قدر فلک متقدم میں فی اسباب میں کتب معتبرہ میں درج کیا ہے حاصل اوستا یہ ہے کہ جہاں افلاک حکما کی نزدیکاً و طبعیہ ہیں اور ہر ایک طبقہ کئی ایک طبقات پر تقسم ہے لیکن ہمارا شیعیہ میں آسمان کا مفاد فقط سات افلاک پر اطلاق کیا جاتا ہے اور آٹھویں اور نویں آسمان کو کرسی اور عرش سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور تمام افلاک گردش میں ہیں اور مقعر ہر فلک علوی کا بلنا فصل حماس محب فلک ماتحت ہے یعنی محیط کرہ ہوا اپنے ماتحت پر محیط ہے یعنی زیر و زبر زمین اور پانی کی ہر جہت سے ہوا ہے اور ایسا ہی آگ ہوا پر محیط ہے سیطرہ فلک اول کرہ آتش پر محیط ہے اور فلک ثانی فلک اول پر اور فلک ثالث ثانی پر اور علیٰ ہذا القیاس الی آخرہ کیونکہ جہاں افلاک گردشیں ہیں اور نسبت زمین کے فلک میں ایسی ہی جیسے زردہ خم مرغ کی اپنی پوست سے ہے اور تمام افلاک مغرب سے مشرق کو چلتے ہیں الا فلک الا فلک کہ برعکس تمام کے مشرق سے مغرب جاتا ہے اور افلاک ماتحت کو مع کرہ ناری کے بھی ہر سمت اپنی ہر اہل کینچھا کر لیکن کرہ بیت افلاک اور مطلق فصل میں اسما میں شرع میں ثابت نہیں ہوتا ہاں علماء دین نے خصوصیت جہت حرکت سماوی کے قائل ہیں چنانچہ آیہ کریمہ والسماء ذات الربع سہ ما تغیر بنفیانہ فی گردش سماوی مراد رکھی ہے۔ اور واضح ہو کہ حکما ہر فلک میں دو قطب اعتبار کرتے ہیں کیونکہ جسم گردش کو جو حرکت دوسرے سے ایسی طور پر متحرک ہو کہ اپنے مکان محصور سے تجاوز کرے وہ دو قطب میں سے چار نہیں۔ اور قطب اوس نقطہ مفروضہ سے عبارت ہے کہ جب جسم گردش دور کرتا ہے نقطہ مفروضہ اپنے مکان پر قائم رہتا ہے اس لیے ہر فلک میں دو نقطہ متقابل غیر متحرک ضروری ہیں۔ اور چونکہ حرکت افلاک کی مغرب سے مشرق کو یا برعکس ہے اس لیے ہر فلک میں ایک قطب شمالی اور دوسرا جنوبی لازم ہے۔ اور اس مقدمہ میں صرف افلاک سبع کے بیان پر کفایت کی جاتی ہے اور فلک ہشتم

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

کہ سماوی دنیا سے موسوم ہے فلک القمر ہوتے ہیں اور وہ ایک ماہ میں ۱۰۰۰ دورہ پنا ختم کرتا ہے۔ اور سماوی دورہ
فلک العطار دس ہفتہ قریب ایک سال کے دورہ اپنا پورا کرتا ہے اور موسوم فلک الزہرہ ہے اور وہ ایک سال
میں دورہ تمام کرتا ہے۔ اور چارم فلک شمس ہے وہ بھی ایک سال میں دورہ اپنا ختم کرتا ہے۔ پنجم
فلک المریخ ہے اور وہ ایک سال اور دو ماہ میں دورہ اپنا ختم کرتا ہے ششم فلک مشتری ہے اور یہ بارہ
سال میں دورہ تمام کرتا ہے۔ اور ہفتہ فلک الزحل ہے اور وہ تین سال میں دورہ تمام کرتا ہے یہاں تک
بیان دورہ افلاک سب کا ہے اور مدت دورہ فلک ہشتم اور نہم کو انکو محسوس میں بیان کیا جائیگی۔ اور
حب قدر تعیین مدت دورہ ہر ایک فلک کی مذکور ہوئی باعتبار انکی حرکت طبعی کے ہے والا بقدر سبب حرکت
فلک الافلاک کے تمام افلاک ماتحت کو ایک رات دن میں سمیت مخالف حرکت طبعی انکی کے ایک دورہ
تمام ہو جاتا ہے چنانچہ یہ بات بیان فلک الافلاک میں بخوبی واضح ہو جائیگی۔ اور حرکت سموات اور
ستارجات کو ہر کوئی دریافت نہیں کر سکتا الا حکماء نے بنظر دقیق رصدی کے دریافت کیا ہے
و انھیں عند اہل سجانہ آورہ واضح ہو کہ اس قوم کو مہطلح میں حرکت فلک کی جو مغرب و مشرق کی ہیں
ہو تو الی البروج کے نام سے موسوم ہے اور اس بات کو دل میں خیال رکھنا چاہیے کہ بار بار اسکا ذکر افلاک کے
بیان میں کیا جائیگا۔ اگرچہ بیانات مرآت مناسب تھا کہ بعد مقدمہ کے بیان فلک ہشتم کا کیا جاوے لیکن
چونکہ بعض امور فلک نہم کو موقوف علیہ معرفت بیان فلک ہشتم کے ہیں اسلئے تشریح فلک نہم کی اولی کیا جاتی
ہے تاکہ مقلدین من الماہرین بیان اول فلک نہم کے بیان میں۔ پوشیدہ نہ رہے کہ سماوی نہم فلک الافلاک
اور فلک الاطلس اور فلک الاعظم کے نام سے موسوم ہے۔ اور مہطلح شرع میں عرش سہو تعبیر
کیا جاتا ہے کماثر اور حرکت اسکی خلاف توالی البروج ہے یعنی مشرق سے مغرب کو جاتا ہے اور وہ اسکا ثبات
سرعت اور جلدی سے ایک رات دن میں پورا ہو جاتا ہے اور بالآخر تمام افلاک کو ساتھ اپنے حرکت دیتا ہے
پس اسلئے دورہ قسری تمام افلاک ماتحت کا اسکی متابعت سے بھی ایک رات دن میں ختم ہو جاتا ہے لیکن
دورہ طبعی افلاک ماتحت کا مخالف حرکت مذکورہ کے ہے کیونکہ حرکت طبعی انکی مطابق توالی البروج کے ہے۔
چنانچہ مقدمہ میں یہ امر منکشف ہوا ہے۔ اور دلیل اسکی کہ افلاک ماتحت بھی ایک شبانہ روز میں دورہ تمام
کرتے ہیں یہ ہے کہ آفتاب اور مہتاب وغیرہ کو ایک ثوابت اور سبارہ ہر صبح اور شام مشرق طالع
کرتے ہیں اور مغرب میں غروب ہوتی ہیں اور مقدمہ میں گذر گیا ہے کہ اس فلک میں کوئی ستارہ نہیں
اسی لیے اسکو فلک الاطلس بولتے ہیں۔ پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ افلاک ماتحت حرکت قسری سے
ایک شبانہ روز میں دورہ تمام کرتی ہیں۔ اب معلوم کرنا چاہیے کہ محیط حقیقی ہی فلک ہے اور زمین مثل مرکز

اور فلک العطار دس ہفتہ قریب ایک سال کے دورہ اپنا پورا کرتا ہے اور موسوم فلک الزہرہ ہے اور وہ ایک سال میں دورہ تمام کرتا ہے۔ اور چارم فلک شمس ہے وہ بھی ایک سال میں دورہ اپنا ختم کرتا ہے۔ پنجم فلک المریخ ہے اور وہ ایک سال اور دو ماہ میں دورہ اپنا ختم کرتا ہے ششم فلک مشتری ہے اور یہ بارہ سال میں دورہ تمام کرتا ہے۔ اور ہفتہ فلک الزحل ہے اور وہ تین سال میں دورہ تمام کرتا ہے یہاں تک بیان دورہ افلاک سب کا ہے اور مدت دورہ فلک ہشتم اور نہم کو انکو محسوس میں بیان کیا جائیگی۔ اور حب قدر تعیین مدت دورہ ہر ایک فلک کی مذکور ہوئی باعتبار انکی حرکت طبعی کے ہے والا بقدر سبب حرکت فلک الافلاک کے تمام افلاک ماتحت کو ایک رات دن میں سمیت مخالف حرکت طبعی انکی کے ایک دورہ تمام ہو جاتا ہے چنانچہ یہ بات بیان فلک الافلاک میں بخوبی واضح ہو جائیگی۔ اور حرکت سموات اور ستارجات کو ہر کوئی دریافت نہیں کر سکتا الا حکماء نے بنظر دقیق رصدی کے دریافت کیا ہے و انھیں عند اہل سجانہ آورہ واضح ہو کہ اس قوم کو مہطلح میں حرکت فلک کی جو مغرب و مشرق کی ہیں ہو تو الی البروج کے نام سے موسوم ہے اور اس بات کو دل میں خیال رکھنا چاہیے کہ بار بار اسکا ذکر افلاک کے بیان میں کیا جائیگا۔ اگرچہ بیانات مرآت مناسب تھا کہ بعد مقدمہ کے بیان فلک ہشتم کا کیا جاوے لیکن چونکہ بعض امور فلک نہم کو موقوف علیہ معرفت بیان فلک ہشتم کے ہیں اسلئے تشریح فلک نہم کی اولی کیا جاتی ہے تاکہ مقلدین من الماہرین بیان اول فلک نہم کے بیان میں۔ پوشیدہ نہ رہے کہ سماوی نہم فلک الافلاک اور فلک الاطلس اور فلک الاعظم کے نام سے موسوم ہے۔ اور مہطلح شرع میں عرش سہو تعبیر کیا جاتا ہے کماثر اور حرکت اسکی خلاف توالی البروج ہے یعنی مشرق سے مغرب کو جاتا ہے اور وہ اسکا ثبات سرعت اور جلدی سے ایک رات دن میں پورا ہو جاتا ہے اور بالآخر تمام افلاک کو ساتھ اپنے حرکت دیتا ہے پس اسلئے دورہ قسری تمام افلاک ماتحت کا اسکی متابعت سے بھی ایک رات دن میں ختم ہو جاتا ہے لیکن دورہ طبعی افلاک ماتحت کا مخالف حرکت مذکورہ کے ہے کیونکہ حرکت طبعی انکی مطابق توالی البروج کے ہے۔ چنانچہ مقدمہ میں یہ امر منکشف ہوا ہے۔ اور دلیل اسکی کہ افلاک ماتحت بھی ایک شبانہ روز میں دورہ تمام کرتے ہیں یہ ہے کہ آفتاب اور مہتاب وغیرہ کو ایک ثوابت اور سبارہ ہر صبح اور شام مشرق طالع کرتے ہیں اور مغرب میں غروب ہوتی ہیں اور مقدمہ میں گذر گیا ہے کہ اس فلک میں کوئی ستارہ نہیں اسی لیے اسکو فلک الاطلس بولتے ہیں۔ پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ افلاک ماتحت حرکت قسری سے ایک شبانہ روز میں دورہ تمام کرتی ہیں۔ اب معلوم کرنا چاہیے کہ محیط حقیقی ہی فلک ہے اور زمین مثل مرکز

اور فلک العطار دس ہفتہ قریب ایک سال کے دورہ اپنا پورا کرتا ہے اور موسوم فلک الزہرہ ہے اور وہ ایک سال میں دورہ تمام کرتا ہے۔ اور چارم فلک شمس ہے وہ بھی ایک سال میں دورہ اپنا ختم کرتا ہے۔ پنجم فلک المریخ ہے اور وہ ایک سال اور دو ماہ میں دورہ اپنا ختم کرتا ہے ششم فلک مشتری ہے اور یہ بارہ سال میں دورہ تمام کرتا ہے۔ اور ہفتہ فلک الزحل ہے اور وہ تین سال میں دورہ تمام کرتا ہے یہاں تک بیان دورہ افلاک سب کا ہے اور مدت دورہ فلک ہشتم اور نہم کو انکو محسوس میں بیان کیا جائیگی۔ اور حب قدر تعیین مدت دورہ ہر ایک فلک کی مذکور ہوئی باعتبار انکی حرکت طبعی کے ہے والا بقدر سبب حرکت فلک الافلاک کے تمام افلاک ماتحت کو ایک رات دن میں سمیت مخالف حرکت طبعی انکی کے ایک دورہ تمام ہو جاتا ہے چنانچہ یہ بات بیان فلک الافلاک میں بخوبی واضح ہو جائیگی۔ اور حرکت سموات اور ستارجات کو ہر کوئی دریافت نہیں کر سکتا الا حکماء نے بنظر دقیق رصدی کے دریافت کیا ہے و انھیں عند اہل سجانہ آورہ واضح ہو کہ اس قوم کو مہطلح میں حرکت فلک کی جو مغرب و مشرق کی ہیں ہو تو الی البروج کے نام سے موسوم ہے اور اس بات کو دل میں خیال رکھنا چاہیے کہ بار بار اسکا ذکر افلاک کے بیان میں کیا جائیگا۔ اگرچہ بیانات مرآت مناسب تھا کہ بعد مقدمہ کے بیان فلک ہشتم کا کیا جاوے لیکن چونکہ بعض امور فلک نہم کو موقوف علیہ معرفت بیان فلک ہشتم کے ہیں اسلئے تشریح فلک نہم کی اولی کیا جاتی ہے تاکہ مقلدین من الماہرین بیان اول فلک نہم کے بیان میں۔ پوشیدہ نہ رہے کہ سماوی نہم فلک الافلاک اور فلک الاطلس اور فلک الاعظم کے نام سے موسوم ہے۔ اور مہطلح شرع میں عرش سہو تعبیر کیا جاتا ہے کماثر اور حرکت اسکی خلاف توالی البروج ہے یعنی مشرق سے مغرب کو جاتا ہے اور وہ اسکا ثبات سرعت اور جلدی سے ایک رات دن میں پورا ہو جاتا ہے اور بالآخر تمام افلاک کو ساتھ اپنے حرکت دیتا ہے پس اسلئے دورہ قسری تمام افلاک ماتحت کا اسکی متابعت سے بھی ایک رات دن میں ختم ہو جاتا ہے لیکن دورہ طبعی افلاک ماتحت کا مخالف حرکت مذکورہ کے ہے کیونکہ حرکت طبعی انکی مطابق توالی البروج کے ہے۔ چنانچہ مقدمہ میں یہ امر منکشف ہوا ہے۔ اور دلیل اسکی کہ افلاک ماتحت بھی ایک شبانہ روز میں دورہ تمام کرتے ہیں یہ ہے کہ آفتاب اور مہتاب وغیرہ کو ایک ثوابت اور سبارہ ہر صبح اور شام مشرق طالع کرتے ہیں اور مغرب میں غروب ہوتی ہیں اور مقدمہ میں گذر گیا ہے کہ اس فلک میں کوئی ستارہ نہیں اسی لیے اسکو فلک الاطلس بولتے ہیں۔ پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ افلاک ماتحت حرکت قسری سے ایک شبانہ روز میں دورہ تمام کرتی ہیں۔ اب معلوم کرنا چاہیے کہ محیط حقیقی ہی فلک ہے اور زمین مثل مرکز

درجہ کہتے ہیں۔ پس جب بارہ بروج کو تیس درجوں میں ضرب دیا تو انکو چار فلک اور چار فلک میں
تین تینوں حصہ درجہ حاصل ہوتے ہیں۔ اور چونکہ ہر ایک برج میں چند ستاروں کی جمع ہوتی ہیں
سے کوئی شکل نمودار ہوتی ہے لہذا وہ برج اوسی شکل کے نام سے موسوم ہوا ہے۔ چنانچہ حمل۔ ثور۔
جوزا۔ سرطان۔ اسد۔ سنبلہ۔ میزان۔ عقرب۔ قوس۔ جدی۔ دلو۔ حوت۔ بلحاظ اشکال حاصل
کے دوازہ بروج کے نام ہیں۔ اور یہ دوازہ بروج چار حصوں تقسیم کیے گئے ہیں چنانچہ منجمد اور
تین بروج آتشین ہیں جیسے حمل۔ اسد۔ قوس۔ انکو مثلث آتشین کہتے ہیں۔ اور تین بروج باوی
ہیں مثل جوزا۔ میزان۔ دلو۔ کے انکو مثلث بادی سے موسوم کرتے ہیں۔ اور تین اور تین سے
خاکہ ہیں اسد ثور۔ سنبلہ۔ جدی۔ کے انکو مثلث خاکہ بولتے ہیں۔ اور تین اور تین سے
آبی ہیں۔ جیسے سرطان۔ عقرب۔ حوت۔ انکو مثلث آبی کہا جاتا ہے اور شکل دائرہ منطقہ البروج
کی جکا ذکر غریب آتا ہے مع اشکال دوازہ بروج واقع ٹیکھا کے علیحدہ صفحہ میں لکھا گیا ہے
اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ فلان سیارہ مثلاً متباب فلان برج میں ہے اسکو معنی ہیں کہ اگر ایک خط مستقیم فرضی
مرکز زمین سے لیا جاوے اور کو ایک سیارہ کو قطع کر کے اوس سے بھی گزر جاوے اور فلک الثوابت میں پہونچ
جادی تو وہ خط اوس برج میں پہونچ جائیگا جسکے طرف وہ سیارہ منسوب ہو ورنہ یہ امر بظاہر ہے کہ تمام سیارہ
افلاک الثابت میں ہیں وجود انکا فلک ہشتم میں کیا محسوس کرتا ہے۔ اور اس فلک کے لیے بھی شکل
فلک الافلاک کے دو قطب ہیں اور اس جگہ پر اتفاقاً دو ستارہ بھی واقع ہیں مثلاً اور جنوباً چار ستارہ
شمالی مرتبی اور مشرق و دو اور ستارہ قطب کو نام سے زبان زد خواص و عوام ہے لیکن ستارہ جنوبی ستارہ
اہل شمالی پر مخفی ہے اور باشندگان خط استوا و راقب منہ پر مشمود اور مرتبی ہیں اور حکما کہتے ہیں
کہ ربع مسکون ناحیہ شمال میں ہے اور ناحیہ جنوب تمام پانی میں غرق ہے اور اس آسمان پر بھی
ایک دائرہ مثل فلک نجم کے فرض کرنا چاہیے اور یہ دائرہ منطقہ البروج کے نام سے موسوم ہے
کیونکہ تمام بروج مذکورہ اسی دائرہ پر واقع ہوتے ہیں جیسا اوسکی شکل سے ظاہر ہوتا ہے۔ پوشیدہ ہو
کہ ہر دو قطب فلک البروج کے دونوں قطبوں فلک الافلاک سورت سے منقوت واقع ہوتے ہیں باہر صغیر
مرکز ہر دو فلک کا واحد ہے یعنی مرکز عالم۔ اور بسبب عدم توافق قطب ہر دو فلک کو دائرہ منطقہ البروج
اور دائرہ معدل النہار باہم منقوت واقع ہوئی ہیں اور دائرہ منطقہ البروج نے دائرہ معدل النہار
کو دو موضع متقابلہ میں باوصف اتحاد سمت دوریہ کے زوایا غیر قائمہ پر تقاطع کیا ہے یعنی یہ خیال
نکلیا جاوے کہ دور دائرہ معدل النہار کا مشرق اور مغرب کی طرف ہے اور دور دائرہ منطقہ البروج

۱۷
جوزا۔ سرطان۔ اسد۔ سنبلہ۔ میزان۔ عقرب۔ قوس۔ جدی۔ دلو۔ حوت۔
بلحاظ اشکال حاصل
کے دوازہ بروج کے نام ہیں۔ اور یہ دوازہ بروج چار حصوں تقسیم کیے گئے ہیں
چنانچہ منجمد اور تین بروج آتشین ہیں جیسے حمل۔ اسد۔ قوس۔ انکو مثلث آتشین کہتے ہیں۔
اور تین بروج باوی ہیں مثل جوزا۔ میزان۔ دلو۔ کے انکو مثلث بادی سے موسوم کرتے ہیں۔
اور تین اور تین سے خاکہ ہیں اسد ثور۔ سنبلہ۔ جدی۔ کے انکو مثلث خاکہ بولتے ہیں۔
اور تین اور تین سے آبی ہیں۔ جیسے سرطان۔ عقرب۔ حوت۔ انکو مثلث آبی کہا جاتا ہے
اور شکل دائرہ منطقہ البروج کی جکا ذکر غریب آتا ہے مع اشکال دوازہ بروج واقع ٹیکھا کے
علیحدہ صفحہ میں لکھا گیا ہے اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ فلان سیارہ مثلاً متباب فلان برج میں ہے
اسکو معنی ہیں کہ اگر ایک خط مستقیم فرضی مرکز زمین سے لیا جاوے اور کو ایک سیارہ کو قطع
کر کے اوس سے بھی گزر جاوے اور فلک الثوابت میں پہونچ جادی تو وہ خط اوس برج میں پہونچ
جائیگا جسکے طرف وہ سیارہ منسوب ہو ورنہ یہ امر بظاہر ہے کہ تمام سیارہ افلاک الثابت میں
ہیں وجود انکا فلک ہشتم میں کیا محسوس کرتا ہے۔ اور اس فلک کے لیے بھی شکل فلک الافلاک کے
دو قطب ہیں اور اس جگہ پر اتفاقاً دو ستارہ بھی واقع ہیں مثلاً اور جنوباً چار ستارہ شمالی
مرتبی اور مشرق و دو اور ستارہ قطب کو نام سے زبان زد خواص و عوام ہے لیکن ستارہ جنوبی ستارہ
اہل شمالی پر مخفی ہے اور باشندگان خط استوا و راقب منہ پر مشمود اور مرتبی ہیں اور حکما کہتے ہیں
کہ ربع مسکون ناحیہ شمال میں ہے اور ناحیہ جنوب تمام پانی میں غرق ہے اور اس آسمان پر بھی
ایک دائرہ مثل فلک نجم کے فرض کرنا چاہیے اور یہ دائرہ منطقہ البروج کے نام سے موسوم ہے
کیونکہ تمام بروج مذکورہ اسی دائرہ پر واقع ہوتے ہیں جیسا اوسکی شکل سے ظاہر ہوتا ہے۔ پوشیدہ ہو
کہ ہر دو قطب فلک البروج کے دونوں قطبوں فلک الافلاک سورت سے منقوت واقع ہوتے ہیں باہر صغیر
مرکز ہر دو فلک کا واحد ہے یعنی مرکز عالم۔ اور بسبب عدم توافق قطب ہر دو فلک کو دائرہ منطقہ البروج
اور دائرہ معدل النہار باہم منقوت واقع ہوئی ہیں اور دائرہ منطقہ البروج نے دائرہ معدل النہار کو دو موضع
متقابلہ میں باوصف اتحاد سمت دوریہ کے زوایا غیر قائمہ پر تقاطع کیا ہے یعنی یہ خیال نکلیا جاوے کہ دور
دائرہ معدل النہار کا مشرق اور مغرب کی طرف ہے اور دور دائرہ منطقہ البروج

کا جسے تقاطع کیا ہے شمال اور جنوب کی طرف سے بلکہ دوزہرہ و منطقہ کا شرقا اور غربا اور قسط یہ ہر دو
شمالا اور جنوبا تھوڑے فرق سے منفرق واقع ہوتے ہیں۔ پس بین المنطقتین دو فضائی فراخ
شمالا اور جنوبا اور دو فضاے تنگ شرقا اور غربا لازم آتی ہیں چنانچہ کہ مصنوعی بین یہ امر ظاہر
ہو جاتا ہے۔ واضح ہو کہ چونکہ یہ مقام اشکال تمام رکھتا ہے اس لیے قشریہ کلام کی اڑیس ضروری ہے
تاکہ آسانی سے مفہم ہو جاوے۔ پس معدل النہار کو جب ہم خط مد و عظیم فرض کریں اور نیچے اوپر
ایک خط دوسرا عظیم ویسا ہی تصور کریں ایسے طور پر کہ خط ثانی اول کو تقاطع جمالی کرے پس خط
منطقۃ البروج میں چار جزو حاصل ہو جاوینگے دو نقطہ متقابلہ کہ موضع تقاطع خطین مذکورین ہے
اور دو قوس کہ فیما بین لقطعتین کے واقع ہیں ایک قوس جنوبی دوم شمالی۔ اوس قوس کو جو کہ معدل
کے دائیں طرف میں ہے جنوبی کہتے ہیں اور جو اس کے بائیں طرف ہے اس کو شمالی بولتے ہیں
اور واضح رہے کہ تسمیہ جہات اربعہ کا اوس شخص کے لحاظ سے ہے کہ شرقی روہ ہو۔ پس بالفرض
دائیں اوس کے جنوب ہوگا اور بائیں اوس کے شمال اور سامنے اوس کے شرق اور پیچھے اوس کے لغوی جنوب ہوگا۔
اور جب یہ بات ثابت ہوئی کہ دائرہ منطقۃ البروج دو قوس سے مرکب ہے اور معدل النہار کو قطع جمالی کیا ہے
اب ایک دائرہ عظیم اور فرض کرتے ہیں کہ اقطاب اربعہ گزرتا ہے اور اس کو دائرہ مارہ باقطاب اربعہ کے
نام سے موسوم کرتے ہیں۔ پس یہ دائرہ بالشرع منطقۃ البروج کو مع معدل النہار کے بین وسط پر دو نقطہ متقابلہ
قطع کرے گا پس جس جگہ یہ دائرہ منطقۃ البروج کو دو موضع متقابلہ پر قطع کرے گا وسط حقیقی ہر قوس مذکور کا
ہوگا کمال یعنی۔ جب یہ بات ثابت ہوتی تو چار نقطہ متساوی البعد منطقۃ البروج میں مقرب ہو گئے دو نقطہ
وہ ہیں جس جگہ منطقۃ البروج نے معدل النہار سے تقاطع کیا ہے اور دو نقطہ وسط حقیقی ہر قوس میں محل
تقاطع دائرہ سوچی کا ہے جبکہ دائرہ مارہ بالا قطاب الاربعہ کہتے ہیں اور محصل البعد ترین اجزائے
منطقۃ البروج کا نسبت معدل النہار کے ہے۔ اور دو نقطہ متقابلہ کہ تقاطع منطقۃ البروج کا معدل النہار سے
نقطہ اعتدال سے موسوم ہیں ایک نقطہ اعتدال ربیعی اور دوسرا نقطہ اعتدال خریفی ہے۔ یعنی وہ نقطہ
کہ جس سے آفتاب گزرتا ہے شمالی ہو جاتا ہے اوس کو اعتدال ربیعی کہتے ہیں اور وہ اس محل ہے۔ اور نقطہ دوم کہ
مقابلہ میں ہے جب آفتاب اوس سے گزرتا ہے جنوبی ہو جاتا ہے اوس کو اعتدال خریفی کہتے ہیں اور وہ اس
میزان ہے اور دو نقطہ متقابلہ کہ وسط قوسین منطقۃ البروج میں تلاقی دائرہ سوچی سے حاصل ہوتی ہیں
نقطہ میل کلی اور نقطہ انقلاب نام رکھتے ہیں ایک المنین سے ناحیہ شمال میں سے اور دوسرا طرف جنوب
شمالی کو نقطہ انقلاب صیفی اور جنوبی کو نقطہ انقلاب شتوی کہتے ہیں۔ میل کلی تو اسلیو کہتے ہیں کہ

کمال اور گزرتا
نام نشان

سج کے
دائرہ سوچی
مقابلہ میں

بائیں طرف معدل النہار کے رہتا ہے۔ تصویر دائرہ معدل النہار اور منطقۃ البروج کی ذیل میں درج ہے
 تاکہ مضامین کو ردہ صدر کی زمین میں ہو جاوے علیک آمل مصداق فی ہذا مکان لکھتے کتاب فطرہ من جوہ خراپہ البیان

اور لازماً کر کے
 تالی صدق کو
 اس مکان میں
 تاکہ کلمہ اس
 تری لے پورہ
 پورہ کو زون
 سیکھان کر کے
 تے جمع فرم
 کی ہوئی کار
 زن شکر
 ادا و فر
 اور نہایت

دائرہ سرخ منطقۃ البروج

کریم ۲۰۰۰ ہجری



نقطۃ انقلاب شتوی جنوب

نقطۃ اعتدال صیفی جنوب

مقصود دوم زمین کو مابین میں۔ بنا نا جائز ہے کہ جو کچھ مفرح القلوب اور شہجہ جہنمی اور شہجہ مذکورہ محقق
طوسی اور سمرقانی الخیال اور تقویم البیدان وغیرہ مکتبہ معتزہ میں شہادت ہوا ہے وہ یہ ہے کہ زمین مشا گینہ کو
کروی شکل ہے اور مانند رورہ بنضہ کے وسط فلک میں واقع ہے۔ بعضوں کے نزدیک زمین حرکت دولا
سے متحرک ہے اور فلک قائم ہے۔ اور تبدل اجزا سے فلک کا جو ہمیں معلوم ہوتا ہے بنا بر اتقال زمین
کے ہے لیکن حقیقتیں اس قول کو بھی لبطلان سمجھا آسمان کو ہی متحرک جانتے ہیں۔ اور دلائل ہر ایک کے
اپنے مکہ ان پر مذکور ہیں لائن گرا ہننا خو فاعن الاطاب۔ اور زمین کے تین طبقات ہیں ایک وہ کہ ہمارے
پاس ہے اور یہ پانی اور ہوا سے مرکب ہے۔ دوسرا وہ کہ نیچے او سکی ہے اور وہ صرف پانی سے مرکب ہے۔
تیسرا جو قریب مرکز ہے یہ طبقہ پانی و ہوائی وہاں تک نہیں پہنچتا۔ اور کہا گیا ہے کہ زمین فلک پیشہ
نقطہ کے واقع ہے اور چونکہ وہ عین وسط آسمان میں واقع ہوئی ہے اسلئے محاذی معدل النہار کی ایک خط
وسط زمین میں فرض کرتے ہیں اور اس خط کو خط استوا کہتے ہیں کیونکہ اس جگہ پر رات اور دن ہمیشہ
بالتقریب مساوی ہوتا ہے۔ اور اس خط سے زمین کو عقلاً دو حصہ ہو جاتے ہیں۔ شمالی اور جنوبی
اور یہ دونوں حصہ مانند دو کاسوں کے ہوتی ہیں کہ لب دونوں کے باہم پیوستہ ہوں اور ملحقہ دونوں کا
خط استوا ہے اور وسط حقیقی ہر کاسہ میں ایک نقطہ خیال کرتے ہیں اسلئے کہہ ارض میں بھی نقطہ
شمال اور جنوب ثابت ہوتے ہیں اور ان دونوں کو مجازاً قطب کہا جاتا ہے اور بعد اس قطب سے دوسرے
قطب تک ایک اور خط کھینچتے ہیں اسطور سے کہ طرف مشرق اور مغرب کو گزرتا ہے اور خط استوا کو
مشرق اور مغرب میں دو جگہ پر قطع کر کر دو نقطہ متقابلہ شرقا اور غربا پیدا کرتا ہے اس سے زمین کے
دو حصہ ہو جاتے ہیں فوقانی اور تحتانی۔ پس دونوں خطوں کو گرد سے مجموعہ زمین کے چار حصہ مساوی
المقدار ہو جاتے ہیں اور عرف الحکما یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ ہر دو ربع جنوبی اور ایک
ربع شمالی پانی میں غرق ہے اور ایک ربع شمالی بلا حیتیں مکشوف اور ظاہر ہے اسکو ربع مسکون کہتے ہیں
اقالیم سہ وغیرہ بیابان اور بھار اور بھار اور اشجار اس میں محصور ہیں لیکن یقیناً احوال ربعین
اشمالیین میں کہ ان میں کوئٹا آباد اور معمور ہے حکماً بقدر یا قشر کے قائل ہیں۔ اور نیز ایک خط
ثالث قطب شمالی ارضی سے تصور کرتے ہیں کہ زمین کو شرقا اور غربا دو حصہ کر کے خط استوا کو
قطع کر کے اپنی جگہ پر پہنچتا ہے مقطع اول کہ نصف فوقانی میں بعد مرور خط کے ربع مسکون سے
خط استوا کے حاصل ہوتا ہے قسب الارض سے موسوم ہے اور اربع ترین اجزا میں نسبت
ہمارے بھی ہے کیونکہ نقطہ قسب کا نسبت قطب ارضی اور بلحاظ نقاط ستہی اور غربی کے کہ تقاطع خط اول

یہ
مینیہ
اطلاقاً
میں
دو گزرتے ہیں
اور کوئٹا
اس خط
طوائف کو
میں
شمال
شمالی میں
ایک
بلند آباد

اور ثانی سے حاصل ہو تو بین حدین وسط میں ہے۔ پس کرہ زمین میں چھ نقطہ متقابلہ فرضی ثابت ہوئی نقطہ جنوباً و شمالاً یعنی دو قطب زمین کے اور دو نقطہ شرقاً و غرباً اور دو نقطہ فوقاً و تحتاً۔ نقطہ فوقانی قبة الارض ہو و ہذا بالاضطرار رفع اجزاء الارض عنہا۔ اول نصف خط ثالث کا کہ قیامین نقطہ قبة الارض شمالی میں اور نقطہ قبة الارض کے واقع ہے نصف ہمارے قبة کے نام سے موسوم ہے۔ اب معلوم کرنا چاہئے کہ حکماء نے ربع مسکون کو خط استواء سے قطب شمالی زمین تک نوٹے درجہ تین کیے ہیں از انجملہ تیس درجہ قطب شمالی کی طرف سے بسبب عدم تقابلیت آبادی کے خارج کرتے ہیں اور عرض اقلیم سبعہ کو ساٹھ درجہ باقیہ میں محصور کرتے ہیں۔ اور عدم لمباقت میں درجہ مذکورہ کی آبادی کے لیے بسبب غلبہ برودت کی ہے کہ بموجب بعد قتاب کے وہاں حاصل ہے اور بعض حکماء تیس درجہ قطب شمالی کی طرف اور دس درجہ خط استواء کے جانب سے منہا کرتے ہیں اور عرض اقلیم کو صرف پچاس درجہ میں محصور کرتے ہیں اولیٰ تاخراج دس درجہ مذکورہ میں یہ تقریر کرتے ہیں کہ عین خط استواء میں بواسطہ غلبہ حرارت کی بھی سکونت ممکن ہو۔ پس اگر نہ دیکھ مابین اقلیم اول دور خط استواء کے دس درجہ کا فصل ثابت ہوتا ہے بخلاف حکماء سابقین کے کہ اوکے نزدیک فصل ثابت نہیں ہوتا بہر تقدیر معلوم کرنا چاہئے کہ ہفت اقلیم مانند ہفت بساط مطولہ کے مشرق سے مغرب کی طرف برابر یک دیگر استوار است ربع مسکون میں واقع ہیں اور خط استواء جنوب شرقی زمین چین سے شروع ہوا ہے پھر جزیرہ جگوت سے گذر کر لنگ و ژیر کہ زمین چین سے ہے اور استقرار الشاطین کے نام سے مشہور پہونچتا ہے قعدہ جزائر ارض الازہب پر گذر کر جزیرہ سراندیب کی جنوب رویہ اور جزائر زنج کی شمالی طرف پہونچتا ہے بلکہ درجہ میں پہونچتا ہے پس شمال رویہ کوہ قمر کے درمیان رو دنیل ہے) گذر کر اور جنوب رویہ سیامان مغرب کے پہونچ کر بحر اوقیانوس تک منتقل ہوتا ہے پس خط استواء سے درجہ ستیم تک درجہ ستیم سے درجہ ہوتے ہیں اور زمین تک آبادی ہے) عرض جنوب اور شمال میں سات حصہ ہیں ہر حصہ کو اقلیم کہتے ہیں۔ طول اور عرض اقلیم کا مختلف ہے۔ چنانچہ طول اور عرض اقلیم دوم کا اول سے کمتر ہے اور سوم کا دوم سے اور چارم کا سوم سے اور پنجم کا چارم سے اور ششم کا پنجم سے اور ہفتم کا ششم سے کمتر ہے۔ اور ایسا ہی رات دن ہر ایک کا متفادات ہے لیکن کل رات دن کی چوبیس ساعت مقرر کی گئی ہیں اگر دن زیادہ ہوگا تو رات کم ہو جائیگی اور اسکا عکس بھی ہوتا ہے لیکہ اور نیز ہوا ہر ایک اقلیم کی علحدہ اور مزاج باشندگان ہر ایک کا جدا ہے اور رنگ لوگوں کے بھی مختلف ہیں چنانچہ ہر ایک اقلیم کے ذیل میں یہ امور بیان ہو گئے۔ اور اہل نجوم ہر ایک اقلیم کو سات سیاروں میں سے ایک ایک کو ساتھ منسوب

کیا ہے اور ہر ایک کو خدا کے حکم سے ایک ولایت میں متصرف جانتے ہیں چنانچہ قلم اول ازل سے منسوب ہے اور وہ بلاد ہند میں اور قلم دوم مشرقی سے متعلق ہے اور وہ بلاد چین میں اور قلم سوم مریخ سے وابستہ ہے اور وہ بلاد ترک میں اور قلم چہارم آفتاب سے منسوب ہے اور وہ بلاد خراسان میں اور قلم پنجم ہرہ سے اور وہ بلاد ماوراء النہر یعنی توران میں اور قلم ششم عطارد سے اور وہ بلاد ویا جوج باجوج میں اور عند بعض بلاد توران میں اور قلم ہفتم قمر سے متعلق ہے اور وہ بلاد یمن میں۔ قلم اول طرف خط استوا کے ہے اور قلم ہفتم طرف قطب شمالی زمین کے ہے اور اس کے آبادی یمن اور باقی اقالم بائیں اور فلوکی تہرتب واقع ہیں جیسا جملہ میان ہوا ہے امتیاز بعض ولایتیں ایک قلم میں محصور ہیں اور بعض مشترک ہیں یعنی بعض بلاد ایک قلم میں اور بعض دوسری میں جیسا ہندوستان اور چین وغیرہ کی ایک قلم میں مشترک ہیں۔ پس تعین دلائل میں کی قلم میں راست نہیں آتی اس لئے اسامی بلاد مشہورہ کے جو ہر ایک قلم میں واقع ہیں کہے جاتی ہیں جیسا ماسانی معلوم ہو جاوے کہ فلان شہر فلان قلم سے ہے علی قول الاصح اب قلم کے مابست قدر سے لکھا جاتا ہے قلم اول ابتدا اور اس کی شمال جزیرہ یا قوت سے ہوئی ہے پس جنوب بلاد چین اور شمال سرانڈیپ اور وسط ہند اور سند پر گذرتی ہے اور بحر فارس قطع کر کے جنوب بلاد عمان اور وسط بلاد یمن پر گذر کر بحر عظیم منہسی ہوتی ہے۔ اور اس جزیرہ کی دو طرفین میں شمالی اور جنوبی سمت شمالی میں یہ قلم واقع ہے اور جو اکندہ آسمین واقع ہیں وہ یہ ہیں۔ جزیرہ وقواق کہ سرحد مشرق میں ہے اور بعض بلاد چین مثل زیتون اور خانقہ اور خاجو اور خنا اور سیلی۔ اور جزیرہ سرانڈیپ کہ بحر ہند میں واقع ہے اور دیگر جزائر ہند۔ اور میں۔ بعض بلاد اس کے اس قلم سے خارج ہیں لیکن حیف در بلاد میں سے داخل قلم اول میں ہے ذیل میں مذکور ہوتے ہیں۔ ثغرہ۔ مخا بند۔ معتدہ۔ سبا۔ حضرموت۔ عدن۔ مرساط۔ شجرہ قلماء۔ طفار۔ زبیکہ۔ بھر۔ مشرہ۔ حل۔ جبیلہ۔ صعدہ۔ مارت۔ ذمار۔ جرس۔ میٹان۔ ارم کہ شہاد سے منسوب ہے۔ اور بلاد زنجبار اور بلاد النوبہ اور نوبہ نمبلہ پسران عام بن نوح سے تہا یہ ولایت اس کا نام پر شہرت رکھتی ہے اور معدن الذهب اور قصبہ عمان اور حبشہ اور یربر اور ترکورہ اور وقلہ اور بلد سندابل اور سفالا اور سلجما۔ اور جالبص اور عتد وند اور خانہ اور بریسا اور رغادہ۔ اور بعض بلاد حجاز اور جزیرہ کرک وغیرہ۔ طول قلم ہذا کا تین ہزار پانچ سو فرسنگ ہے اور عرض اس کا ایک سو ستیالیس فرسنگ اور جس قلم میں ہیشہل پہاڑ اور تیس انہا میں اور آدمی اس قلم کے سیاہ رنگ ہوتے ہیں۔ طول روز اوائل قلم میں ۱۲ ساعت بخوبی۔ اور رات ۱۵ ساعت کی ہوتی ہے۔ اور سیاہ قلم میں ۱۳ ساعت کا دن اور ۱۰ ساعت کی رات ہوتی ہے اور آخر قلم میں ۱۵ ساعت کا دن اور رات ۱۵ ساعت

۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

کی ہوتی ہے اور ہوا کی قسیم ہذا کی بارہ حصے معتدل اور برابر اور مناسب ہوتی ہے
 اقلیم دوم ابتدا اور وسطی شرق سے ہوتی ہے اور وسط بلا چین اور شمال سرانڈیپ اور بلا ہند
 اور قندھار اور وسط بلا دکانل اور جنوب بارادکران پر گزرتی ہے۔ پس بحر فارس کو قطع کر کر وسط
 بلا درقہ اور افریقیہ اور شمال بربرستان اور جنوب قردان اور وسط بلا و مرطانہ کی پہونچکر بحر اوقیانوس
 تک منتهی ہوتی ہے اور مکہ جو آسمین واقع ہے وہ درج ہوتی ہیں۔ توابع عمان۔ توابع یمن اور
 یمانہ اور توابع حجاز۔ اور ثمامہ اور مکہ مبارکہ کہ ابتدا اقلیم دوم میں ہے اور مدینہ مظہر قسریا
 وسط اقلیم میں ہے اور طائف اور بحیرہ اور فید اور قطیف اور غیرہ۔ اور توابع حبش
 اور قردان اور بعض بلاد افریقیہ اور بلا و صعید مصر مثل قفط اور قوص اور اخیم اور غید اور
 سیوط اور سنیا اور جلوان اور قصر اور ارمنہ اور حبش بلا و ملک مغرب مثل درہ اور سوس اور روت
 اور سیلا اور ولایت بحرین اور جندہ بندر اور جزیرہ سقطرہ کہ بحر مغرب میں ہے اور اکثر بلاد
 واضح ہو کہ اگرچہ ہندوستان ایک ولایت وسیع ہے اور کئی ولایتوں پر مشتمل ہے اور اقلیم
 دوم اور سوم اور چارم میں مشترک ہو لیکن چونکہ اکثر بلاد اس کی اقلیم دوم میں ہیں اسلیو ذکر ہندوستان کا
 اسی اقلیم میں کرنا مناسب سمجھا گیا ہے اور باقی شہر اس کی حبس اقلیم میں واقع ہیں وہاں پر کچھ جگہ
 پس جو بلاد اس کے دکن اور گجرات وغیرہ سے اقلیم دوم میں واقع ہیں وہ ذیل میں مذکور ہوتے ہیں
 مثل مقصودہ۔ اور دولت آباد جو کہ زمان سابق میں دہلی کے نام سے مشہور تھا اور قلعہ اسکائی جاہات
 سی ہے اور احمد نگر اور پٹن اور چلیو بندر اور ولایت ملکانہ اور گولکنڈہ یعنی حیدر آباد دار الملک
 ملکانہ ہے اور پید محمد آباد اور گجرات اور برہمانپور کہ سرحد ولایت خاندیس ہے اور کنایت اور سوت
 ہر دو بندر مشہور ہیں اور سومات اور ناگور اور صوبہ برار اور جمیر اور بنارس اور شریف آباد اور کاشی کام
 اور سلیم آباد اور گڑ اور ستارہ کانو اور سری جیت اور جیت آباد اور کورکات اور جاگیر آباد اور اکبر نگر
 یعنی راج محل۔ اور اڑیسہ ایک ولایت ہے درمیان حیدر آباد اور ملکانہ کے۔ اور بہار اور کوچ توابع
 ملکانہ سے ہی۔ اور گورگان۔ صاحب شریعہ یعنی فارسی اور فرقہ الخیال نو دہلی کو اقلیم دوم سے شمار کیا ہی
 لیکن صاحب مفرح القلوب نے کہ متاخرین سے اور باشندہ دہلی کا جو اس کو اقلیم سوم سے لکھا ہے
 بلول اقلیم دوم کا دہلی اور اٹھ سو بیس فرسنگ ہی اور عرض ایک سو بیس فرسنگ۔ اور اس اقلیم
 میں ستائیس ہزار اور اسی ہزار آباد واقع ہیں اور رنگ آدمیوں کا درمیان سو او اور سورت کے ہے
 یعنی گندم کوں نال نہا ہی۔ کل روز و اٹل اقلیم میں ملتا۔ ساحت اور مینا اقلیم میں ملتا۔

صاحب
 شرح
 مقصد

اور ان زمین میں ساحت پر اور بیوجب قاعدہ مذکورہ صدر کے جس قدر دن بارہ ساعت سے زیادہ ہوگا اس قدر
رات بارہ ساعت ہو کم کیا جائیگی۔ اور ہوا پس ولایت کی نہایت گرم ہے اقلیم سوم ابتداء اور کسی مشرق
بلاد میں سے ہے پس بلاد باجرج ماجرج اور شمال بلاد ترکستان اور وسط بلاد کابل پر گذرتی ہے۔ پس حصار
اور تہذیب اور وسط بلاد کرمان اور سینان اور بلاد فارس اور عراق اور جنوب و یاربکر اور شمال بلاد مغرب
اور وسط ولایت شام پر گذرتی ہے۔ بعدہ بلاد مصر اور اسکندریہ اور وسط قاصیہ اور قیروان اور بلاد کلخجہ پر
گذر کر بحر عظیم تک منتہی ہوتی ہے۔ اور سوانع جو سینین بینین۔ ختام ایک ولایت ہے اور بیت المقدس و سکا
دار الملک ہے۔ اور فلسطین ایک ولایت ہے۔ اور سوس اور بعض بلاد افریقیہ کے۔ اور توابق قیروان اور
طرابلس مغرب۔ اور بعض بلاد ملک مغرب مثل اسطی کے کہ منتمی ملک مغرب میں ہے اور ملطہ و زفاسل اور
قیسطنہ اور سطیف۔ اور افریقیہ ایک ولایت ملک مغرب سے بجانب شرق کے ہے۔ سبطیکہ ابتداء ملک
مغرب میں داخل افریقیہ ہے۔ اور سوس افریقیہ ہے اور طرابلس بجانب شرقی قیروان کے افریقیہ ہے
اور دمشق ایک شہر ہے ولایت شام میں۔ اور جلیک قریب دمشق کے۔ عسقلان اور بافہ اور زبلہ اور قسطن
اور شوبک اور کرکک یہ آٹھوں شہر شام سے ہیں۔ اور بلاد عراق عرب سے مثل حلبہ اور خروان کے۔
اور بلاد کرمان سے ہرمز اور نیزہ سیر اور زرنہ اور سپہر جان اور دین اور دیاباد اور طہین اور دین اور
خلوکن اور تہر و ان اور قسطنطنیہ اور قسطنطین اور قاهرہ اور اسکندریہ۔ اور مصر اور ہران اور عین شمس
اور فراہ اور قیوم اور تلکس اور القضا اور شموئین اور منیہ اور ابن خضیب اور غوف۔ اور قلعہ نم جو کہ
بحرین کے ساحل پر ایک شہر ہے اور دریاکو اس سے نسبت دیکر اسی نام سے پکارتے ہیں اور قنیش
یہ بارہ شہر نواحی مصر سے ہیں۔ آذربان بلاد فارس سے ہے۔ اور شیراز۔ مولد شیخ سعدی صاحب اللہ
شیرازی کا اور بغداد ایک شہر مشہور ہے اور قبور شریفین اولیای کرام سے پر نور۔ کو قہ ایک شہر ہے
امام عظیم صاحب لوح و ہان کے باشندے تھے۔ اور بخت اشرف و فرنگ کو قہ سے ایک شہر ہے
اور شوبک اور ابواز اور بصرہ اور واسطہ اور نیزہ اور ابوقوہ۔ اور صطیج ایک شہر زمانہ سابق عظیم تھا
لیکن اب تھوڑا سا باقی ہے۔ اور بیضا ایک شہر معروف ہے اور مٹی اور مٹی کی نہایت سفید ہے اس لیے
اس کو سفید کہتے ہیں۔ قاضی بیضا صاحب تفسیر بیضاوی بیان کے باشندے ہیں۔ اور گادرون
ملا سید گادونی صاحب کتاب معنی شرح موجبات القانون المشہور سیدی۔ اور شارح قانون وغیرہ
یمان کے باشندے تھے جو خانچہ مکتب طب میں سید گادونی کے نام سے لکھی جاتے ہیں۔ اور عسکرہ اور قاصیہ
اور روم اور عراق عرب اور بابل اور اصفہان اور فیروز آباد۔ اور ترکستان ایک ولایت فارسہ المور ہے

ملکہ
نام کو شہر
سے
یعنی اوسکی
ہو ان پر
۱۴

موسوی نظام الدین گنجوی صاحب محران و مطلع وغیرہ کتب فارسیہ اسی شہر کے ہیں۔ اور خوارزم ایک ولایت ہے اور شمالی بلاد خراسان۔ اور النہر ایک ولایت ہے کہ حد شرقی اوسکی فرغانہ اور حد غربی اوسکی خوارزم اور حد شمالی اوسکی تاشکند اور حد جنوبی اوسکی بلخ ہے۔ اور شرقی معظم بلاد توران سے ہے۔ اور کش ایک شہر اور النہر سے ہے اور جنوب سمرقند میں واقع ہے۔ اور منف یعنی خشب یہ ایک شہر ہے کہ حکیم ابن عطار کہ مقنع کے نام سے مشہور تھا ایک کوتاہی سو کہ نواحی اس شہر میں تھا سحرسی ایک چاند باز نکالتا تھا کہ قریب چار فرسنگ کی روشنی اوسکی جاتی تھی اور پھر اوسی کوتاہی میں غروب ہو جاتا ہذا کہ اقلیہ و اعلم عندنا علیہم اور اولش اور بغلیں اور مرغنیان اور اندجان۔ اور اسفرہ قریب مرغنیان کے ایک کوہستان ہی اور اس میں کئی ایک گانو شامل ہیں۔ اور خجند اور طراز۔ اور کا شغز ایک ولایت ہے۔ اور وسط بلاد ترکستان۔ طول اس اقلیم کا ایک ہزار سات سو ستاسی فرسنگ ہے اور عرض اسکا چوراسی فرسنگ ہی۔ اور اس میں تیس پہاڑ اور پندرہ انہار واقع ہیں۔ اور رنگ آدمیوں کا سفید ہوتا ہے۔ طول روز اوائل میں ۷ ساعت۔ اور درمیان میں ۷ ساعت۔ اور آخر میں ۵ یا ۶ ساعت ہی اقلیم شششم ابتدہ اسکا مشرق سے ہوا ہو اور شمال میں دیار یا جوج یا جوج اور بلاد خاقان اور کیماک اور اسفنجاب کی گذرتی ہے بعدہ بعض بلاد نواحی خوارزم اور حوالی ختلان اور شمال قسطنطنیہ اور سیکل الزہرہ اور اندلس پر گذر کر بحر عظیم تک منتهی ہوتی ہے۔ اور مواضع اور بلاد جو اس میں واقع ہیں مذکور ہو چکی ہیں صقالیہ اور فیولہ و اوائل اقلیم میں اندلس کے شرقی جانب ہیں اور اربونہ مشرق اندلس میں بڑا فرنگ سے متصل ہے۔ اور بردال اور بعض بلاد ترکستان مثل جند اور فاراب اور توابع بلاد روم اور رومیہ اور فرنجہ اور ققین اور باب الاواب اور ختلان اور سلیمون بن اور بلاد روس مثل اس کے۔ اور آلان اور مروقان اور برطاس اور حرزہ اور بلاد فرنگ اور اسپجیاب اور فرخار اور جرس۔ اور معظم بلاد ترکستان مثل الماغ اور میش اور شامخ اور قراقم۔ اور ترکستان مجموع بلاد ترک کو کہا جاتا ہے اور حد اوسکی عرض میں جانب شرقی اقلیم اول سے اقلیم ہفتم تک ہے اور اکثر لوگ بلاد مذکورہ کے صحرائی مشین ہیں اور قاراب اور تاتار۔ چکل اور تاتار اور خوز اور کیماک۔ اور کیماس ایک قوم ترک سے ہے اور تاتار۔ ایک قوم ترک سے ہے کہ شرقی اقلیم نامین سکونت کرتے ہیں۔ روس بھی اس اقلیم میں ایک گروہ ہیں۔ بغیر ایک قوم بزرگ ہے کہ اصل انوکا ترک ہے اور ڈیڑھ ٹری سو چھین نہیں رکھتے

مطہ
عظیم
از
نواح
در
شمال
و جنوب
و شرق
و غرب
و
کیماک
ہو
اور
اس
میں
تیس
پہاڑ
اور
پندرہ
انہار
واقع
ہیں

۵۵

اور عرض ربع مسکون کا اوناٹائی درجہ ہیں اور اکثر حکایار کے نزدیک طول معیور در ربع مسکون کا جزائے خالدا سے لیکر کہ منتہای جانب مغربی ربع مسکون ہے (گنگ و گنگ) کہ منتہای جانب شرقی طول آبادی میں ہے ایک سو اسی درجہ ہیں اور عرض خط استوار سے کہ منتہای جنوبی آبادی میں ہے لیکر منتہای آبادی جانب شمال تک پچیسواٹھ درجہ ہیں۔ اور مقدار مسافت ہر درجہ ارضی کا ساڑھی چھیڑاٹھ میل اور پچیسواٹھ گز ہوتا ہے اور مقدار دقیقہ ارضی کا ایک میل اور چار گز سو چالیس گز مقرر ہے اور ذیل ایک کوس کو کہتے ہیں ایک کوس چار ہزار گز کو کہتے ہیں فاحفظہ فانیہ فیخاکسے انتہائے الاثیۃ۔ آتہ ہا۔ انی فہم کے لیے ایک نقشہ مقیدہ ذیل میں مندرج کرتے ہیں جس میں مشہور اور معروف بلاد کے نام بہ ترتیب حروف تہجی بیان کیے گئے ہیں۔ اور یہیں یہ التزام کیا گیا ہے کہ لاہور، شکارپور، اقلیم ستہ ہے اور کوسے ملک میں شمار کیا گیا ہے اور طول بلد کے حساب سے کس درجہ اور دقیقہ پر واقع ہے اور ایسا ہی عرض بلد کو درجہ سے کس درجہ اور دقیقہ پر موجود ہے تاکہ مبتدیین کم خواندہ کو تسہولت تفصیل بلاد کے بمعہ ملک اور اقلیم وغیرہ امور کے دریافت ہو جاوے۔ نقشہ ذیل میں مندرج ہوتا ہے۔

نقشہ بلاد مشہورہ معروضہ

انگ	طول ایک سو پچھتر درجہ اور پانچ دقیقہ	عرض تینتیس درجہ اور چوبیس دقیقہ	قدیم سوم ملک ہند
اجمیر	طول ایک سو گیارہ درجہ اور پانچ دقیقہ	عرض پچیس درجہ اور پچاڑ دقیقہ	قدیم دوم ملک ہند
میرجین	طول ایک سو بارہ درجہ اور تیس دقیقہ	عرض بائیس درجہ اور پچیس دقیقہ	قدیم دوم ملک ہند
احمد آباد	طول ایک سو آٹھ درجہ	عرض تیس درجہ	قدیم دوم ملک ہند
اسکندریہ	طول آٹھ درجہ	عرض تیس درجہ	قدیم سوم ملک مصر
صطرن	طول اٹھائیس درجہ	عرض بیس درجہ	قدیم سوم ملک فارس
ہفتان	طول بیانیس درجہ اور چالیس دقیقہ	عرض تینتیس درجہ اور پچاس دقیقہ	قدیم چار ملک ایران
الکرہ	طول ایک سو بارہ درجہ اور پچاس دقیقہ	عرض شائیس درجہ	قدیم سوم ملک ہند
الکباد	طول ایک سو سولہ درجہ اور پچاس دقیقہ	عرض چھتیس درجہ اور باؤں دقیقہ	قدیم سوم ملک ہند
امروہ	طول ایک سو چودہ درجہ اور بیالیس دقیقہ	عرض اٹھائیس درجہ اور چالیس دقیقہ	قدیم سوم ملک ہند
مطاکبہ	طول آٹھ درجہ اور چوبیس دقیقہ	عرض پچیس درجہ اور تیس دقیقہ	قدیم چار ملک شام
کربلا	طول ایک سو گیارہ درجہ اور تیس دقیقہ	عرض اونیس درجہ اور پچ دقیقہ	قدیم دوم ملک ہند

اوده	طول ایک سو و سولہ درجہ اور پچیس دقیقہ	عرض تیس درجہ اور پچاس دقیقہ	قلیم سوم ملک ہند
بالا لوب	طول چھائی درجہ	عرض تیس دقیقہ درجہ	قلیم سیم ملک آفریقہ
بابل	طول اسی درجہ	عرض بیس درجہ	قلیم سوم ملک آفریقہ
پانی پت	طول ایک سو و تیرہ درجہ اور پچاس دقیقہ	عرض اسی درجہ اور پندرہ دقیقہ	قلیم سوم ملک ہند
پٹنہ	طول ایک سو و تین درجہ اور بارہ دقیقہ	عرض چوبیس درجہ اور چالیس دقیقہ	قلیم سوم ملک ہند
نجارا	طول ستانوہ درجہ	عرض تیس درجہ	قلیم چار ملک ایران
برخشان	طول چوراسی درجہ اور پچیس دقیقہ	عرض چوبیس درجہ اور تیس دقیقہ	قلیم چار ملک توران
براون	طول ایک سو چودہ درجہ	عرض ششائیس درجہ اور بیس دقیقہ	قلیم سوم ملک ہند
برمانو	طول ایک سو و آٹھ درجہ	عرض بائیس درجہ	قلیم دوم ملک ہند
مسطام	طول ایک سو و درجہ اور پچیس دقیقہ	عرض پچیس درجہ اور سولہ دقیقہ	قلیم چار ملک ایران
مست	طول ایک سو درجہ	عرض تیس درجہ	قلیم چار ملک ایران
بصرہ	طول چورائشی درجہ	عرض تیس درجہ	قلیم سوم ملک عراق
بعلبک	طول شتر درجہ اور پچاس دقیقہ	عرض پچیس درجہ اور پندرہ دقیقہ	قلیم چار ملک شام
بغداد	طول اسی درجہ	عرض اتریش درجہ	قلیم سوم ملک عراق
بلخ	طول ستائشی درجہ اور پانچ دقیقہ	عرض چوبیس درجہ اور پانچ دقیقہ	قلیم چار ملک خوارزم
بنارس	طول ایک سو و تیرہ درجہ	عرض چوبیس درجہ	قلیم دوم ملک ہند
بہاول	طول ایک سو گیارہ درجہ	عرض تیس درجہ	قلیم دوم ملک ہند
بیجا پور	طول ایک سو و پانچ درجہ اور تیس دقیقہ	عرض سترہ درجہ اور پچاس دقیقہ	قلیم دوم ملک ہند
بیت المقدس	طول چھیاسٹھ درجہ	عرض اکیس درجہ	قلیم سوم ملک شام
پشاور	طول ایک سو و درجہ اور چالیس دقیقہ	عرض اکیس درجہ	قلیم سوم ملک ہند
تبریز	طول بیاسٹھ درجہ	عرض چوبیس درجہ	قلیم چار ملک ایران
تبرک	طول تریچہ درجہ	عرض تیس درجہ	قلیم دوم ملک عرب
تبت	طول ایک سو و دس درجہ	عرض چالیس درجہ اور پنج دقیقہ	قلیم چار ملک ہند
تکسان	طول چوبیس درجہ	عرض تیس درجہ	قلیم سوم ملک ہند
ترانیس	طول ایک سو و بارہ درجہ اور پچیس دقیقہ	عرض اوٹیس درجہ	قلیم سوم ملک ہند

نقشہ

منظر

ششمه	طول بکاهی درجه اورشیش دقیقه	عرض پنجاه و نه درجه اورشیش دقیقه	قدیم سوم ملک هند
چهارم	طول شش درجه	عرض اکتیست درجه اورپانچ دقیقه	قدیم دوم ملک عرب
چرخان	طول نولسه درجه	عرض شش و شصت درجه	قدیم چهار ملک ایران
جلال آباد	طول یک سو و پنج درجه اورچالیس دقیقه	عرض چو منقیل درجه	قدیم سوم ملک هند
جکوت	طول یک سو و سه درجه اورپانچ دقیقه	عرض دو درجه	قدیم اول ملک قزاقستان
چند	طول شانزده درجه اورشیش دقیقه	عرض تینا اسیر درجه اورشیش دقیقه	قدیم پنجم ملک ترکستان
جنوه	طول اکتالیس درجه اورپانچ دقیقه	عرض اکتالیس درجه اورپانچ دقیقه	ایضا ملک افغانیا
چونپور	طول یک سو و سه درجه اورچند دقیقه	عرض چهل و نه درجه اوریکارده دقیقه	قدیم سوم ملک هند
چمر	طول شش درجه	عرض تین و شصت درجه	قدیم دوم ملک عرب
حلب	طول هشت درجه اورشیش دقیقه	عرض چو منقیل درجه اورپانچ دقیقه	قدیم چهار ملک شام
خله	طول اونا تسی درجه	عرض اکتیست درجه اورشیش دقیقه	قدیم سوم ملک قزاقستان
حمص	طول پچتر درجه	عرض پنجاه و نه درجه	قدیم چهار ملک شام
حیدرآباد	طول یک سو و چوده درجه اورپانچ دقیقه	عرض اکتارده درجه اورپانچ دقیقه	قدیم دوم ملک کن هند
خاقو	طول یک سو و ساعده درجه اورپانچ دقیقه	عرض چوده درجه اورپانچ دقیقه	قدیم اول ملک چین
خاچو	طول یک سو و ساعده درجه اورپانچ دقیقه	عرض چو کله درجه اورپانچ دقیقه	قدیم اول ملک چین
خفتن	طول یک سو و چهر درجه اورپانچ دقیقه	عرض بیالیس درجه	قدیم چهار ملک ترکستان
خجند	طول یک سو و پنجاه و شش دقیقه	عرض اکتالیس درجه اورپانچ دقیقه	ایضا ملک افغانیا
خوارزم	طول چو اونی درجه اورپانچ دقیقه	عرض بیالیس درجه اورپانچ دقیقه	قدیم چهار ملک ایران
دیبا	طول ترسیع درجه	عرض اکتیست درجه	قدیم سوم ملک مصر
وشق	طول شش درجه	عرض اکتیست درجه	ایضا ملک شام
دشت آباد	طول یک سو و یکارده درجه اورپانچ دقیقه	عرض بیالیس درجه اورشیش دقیقه	قدیم سوم ملک کن هند
دندی	طول یک سو و اکتارده درجه اورپانچ دقیقه	عرض اکتالیس درجه اوریکارده دقیقه	قدیم سوم ملک هند
دو حاکه	طول یک سو و بیالیس درجه اوریکارده دقیقه	عرض اکتیست درجه اورپانچ دقیقه	قدیم سوم ملک چین
دوبار	طول شش درجه	عرض سیزده درجه اورشیش دقیقه	قدیم اول ملک عرب
رام پور	طول یک سو و چوده درجه اورپانچ دقیقه	عرض اکتالیس درجه اورپانچ دقیقه	قدیم سوم ملک هند

[illegible]

اور دونوں نہیں جنوبی میں اندون تبادی ہے وہاں کثرت آبادی کی وجہ سے سکون پر لگ کر کمی جادے تو کچھ مضائقہ نہیں اور زمان حال میں ہفت (قبلہ) کے طور پر بحث نہیں کی جاتی بلکہ اس وقت ایشیا اور یورپ افریقہ امریکہ آسٹریلیا کو کہ پانچوں حصہ کلاں خشکی کے ہیں اور ہر ایک امن سے کئے ایک لکھوں پر شامل ہے اور ہر ایک ملک کی بلادیہ حادی ہے مثل اٹالیم جسے کہ قرار دی رکھا ہے اور انہیں پانچوں حصوں کے طور پر بحث کی جاتی ہے مثلاً کہتے ہیں کہ فلان ملک اور فلان شہر ایشیا میں ہے۔ اور فلان جزیرہ اور دریا یورپ میں۔ اور علی الاقباس افریقہ اور امریکہ اور آسٹریلیا ہے۔ اور تعلقات مخصوصہ اور اسمی مقررہ بلاد میں ہے اندون کی سی قدر تغیر اور تبدل ہو گیا ہے اور در و در ہوتا جاتا ہے۔ اور نیز بلاد اور تہاڑ اور دریا اور بہار وغیرہ نسبت سابق اب زیادہ معلوم ہوتی جاتے ہیں۔ اور کئی ایک شہر جو اندون میں آباد تھے ویران پڑے ہیں فقط اونکا نام ہی زبان زد ہے اور علی الاقباس کے ایک بلاد جو اندون میں موجود نہ تھے آج معدوم اور آباد ہیں اور اسامی مختلفہ سے پکارے جاتے ہیں بلکہ آج کل بہ نسبت سابق آبادی میں ترقی اور دن بدن ہوتی جاتی ہے کئے ایک جزیرہ جو اندون میں غیر آباد تھے اب آباد ہیں سوارہ کی اور کئی ایک امور جنہی علم جغرافیہ میں زیادہ بصیرت حاصل ہوتی ہے جغرافیوں مروجہ حال سے ہم دریافت کرتے ہیں۔ عرض جغرافیہ مروجہ زمانہ حال یہ نسبت جغرافیوں مروجہ زمانہ سابق کے ہمارے لیے بہت مفید ہیں۔ شاید زمانہ سابق میں وہی مفید ہونے کیونکہ زمانہ سلف میں اس سے عمدہ اور بہتر مکتبہ ہوتے تھے بلکہ اسی قدر علم و تحقیق کے بڑی قیمت اور نہایت تلاش سے دریافت کیا جاتا تھا شکر اللہ سبحانہ۔ اب ہم انہی مقصود اصلی کی طرف رجوع بیان تغیرات ہو کا اسباب ارضی سے ہے (توجہ کرتے ہیں۔ واضح ہو کہ اسباب ارضیہ موجب اختلاف مسکن کے سرزد ہوتے ہیں اور وہ کئی قسم پر ہیں۔ با عرض ہر کے جیت سے ہونگے۔ یا سبب قرب شجر کے سرزد ہونگے۔ یا جمادات جبال کی روست نمودار ہونگے یا سبب نواحی اور ریاح کو ظاہر ہونگے یا سبب وضع بلد کے یا سبب تنوع ترازب کو ثابت ہونگے۔ پس سبب اول اختلاف مسکن کا عرض بلد ہے۔ ملاحظہ اوس سے مقدار بعد کا۔ جس نسبت اور کثرت کے خط استوا سے ہے جو کہ غایت اعتدال پر ہے جیسا بیان ہوا ہے۔ پس جو مکان اور شہر خط استوا سے اس قدر دور ہو کہ عرض اوسکا میل کلی کے مساوی یا اتنی ہو تو موسم گرما میں بیشتر عذم موانع کے قلب و دامن مساحت آفتاب اور طول روز کے گرم تر ہو گا۔ اور جو کمند اور جو اضعف میل کی سے زیادہ دور ہونگے وہ سرد تر ہونگے اور جب قدر بعد تو زیادہ تر ہو تا جاتا ہے اسی قدر سردی بھی تر ہو جاتی کیونکہ بعد غایت آفتاب کا زمین پر اکثر ہو گا۔ پس جبکہ عرض جغرافیہ

اور کئی ایک شہر جو اندون میں غیر آباد تھے اب آباد ہیں سوارہ کی اور کئی ایک امور جنہی علم جغرافیہ میں زیادہ بصیرت حاصل ہوتی ہے جغرافیوں مروجہ حال سے ہم دریافت کرتے ہیں۔ شاید زمانہ سابق میں وہی مفید ہونے کیونکہ زمانہ سلف میں اس سے عمدہ اور بہتر مکتبہ ہوتے تھے بلکہ اسی قدر علم و تحقیق کے بڑی قیمت اور نہایت تلاش سے دریافت کیا جاتا تھا شکر اللہ سبحانہ۔ اب ہم انہی مقصود اصلی کی طرف رجوع بیان تغیرات ہو کا اسباب ارضی سے ہے (توجہ کرتے ہیں۔ واضح ہو کہ اسباب ارضیہ موجب اختلاف مسکن کے سرزد ہوتے ہیں اور وہ کئی قسم پر ہیں۔ با عرض ہر کے جیت سے ہونگے۔ یا سبب قرب شجر کے سرزد ہونگے۔ یا جمادات جبال کی روست نمودار ہونگے یا سبب نواحی اور ریاح کو ظاہر ہونگے یا سبب وضع بلد کے یا سبب تنوع ترازب کو ثابت ہونگے۔ پس سبب اول اختلاف مسکن کا عرض بلد ہے۔ ملاحظہ اوس سے مقدار بعد کا۔ جس نسبت اور کثرت کے خط استوا سے ہے جو کہ غایت اعتدال پر ہے جیسا بیان ہوا ہے۔ پس جو مکان اور شہر خط استوا سے اس قدر دور ہو کہ عرض اوسکا میل کلی کے مساوی یا اتنی ہو تو موسم گرما میں بیشتر عذم موانع کے قلب و دامن مساحت آفتاب اور طول روز کے گرم تر ہو گا۔ اور جو کمند اور جو اضعف میل کی سے زیادہ دور ہونگے وہ سرد تر ہونگے اور جب قدر بعد تو زیادہ تر ہو تا جاتا ہے اسی قدر سردی بھی تر ہو جاتی کیونکہ بعد غایت آفتاب کا زمین پر اکثر ہو گا۔ پس جبکہ عرض جغرافیہ

کلی

درجہ تک پہنچ جاوے تب تک سردی بھی زیادہ ہوتی جائیگی اور بعد اس کے اس قدر زیادہ سردی ہوگی کہ طاقت انسانی سے خارج ہوگی بلکہ وہاں مقام بھی شکل ہوگا اسی لیے وہاں آبادی موجود نہیں۔ اور تمام اقلیم اول درواہ اول اقلیم ثانی اعتدال مزاج میں خط استوا کے قریب ہیں اور اکثر اقلیم ثانی مغرب الحرارة ہے کیونکہ آفتاب ہمیشہ اونسے سر پہ یا قریب اونسے رہتا ہے اس لیے کہ اکثر اقلیم ثانی کا عرض قریب میل کی ہے پس عرض وسط اقلیم ہذا کا جو بیسٹین درجہ اور نصف اور سیکس درجہ کا ہے اور یہ میل کلی سے قدرے زیادہ ہے اور قبل وسط کی عرض اقلیم ہذا کا قریب میل کی کے یا مساوی اونسے ہے اور اکثر اقلیم ثالث کا بھی مغرب الحرارة ہے کیونکہ وہ میل کی کو قریب ہے۔ لیکن آخر اوستا جو کہ اقلیم رابع سے متصل ہے قریب بالاعتدال ہے۔ اور اول اقلیم خاشخس کا رابع سے اعتدال میں قریب ہے اور آخر اوستا جو کہ اقلیم ثالث سے ملتی ہے۔ اور اقلیم ساہش اور سابق مغرب البرودہ ہیں کیونکہ آفتاب ان کو سردی ہمیشہ دور رہتا ہے پس جیب دوام سامت آفتاب کی یا قرب اوستا موجب حرارت شدیدہ کا جو اور بعد اوستا موجب برودت مغرب کا ہے اسی اقلیم رابع قریب بالاعتدال ہے کونکہ وسطا میں الحرارة والبرودہ المفرطہ ہا کیوں متوسطا یعنی الحرارة والبرودہ المفرطہ کیوں قریب بالاعتدال لاسماتہ۔ و بعد جم سامت الشمس عدم دوام قرب سامت عدم دوام بعد الشمس غم۔ اور بزم جہا و زجاری جانا چاہیو کہ مجاورت جہا و زجاری ہوا ہو خواہ دیکسی طرف سے ہو۔ پس بلد بحرئی جو کہ وسط بحر یا اوستا ساحل پر واقع ہو طرب الہوا اور برودت اور حرارت میں معتدل ہے اس لیے کہ ہوا اوستا کی بسبب غلظت اور کثرت رطوبت کی موقوف زیادہ منفصل نہیں ہوتی۔ اور عدم انفصال ہوا سے یہ مراد ہے کہ موسم سرما میں سردی زیادہ سرد نہیں ہوتی اور موسم گرما میں سخن سے زیادہ گرم نہیں ہوتی۔ اور اگر زیادہ شہر کے شمال میں ہو تہرید کہتا ہے اور اگر جنوب میں ہو تنجین کرتا ہے اور اگر شہر فی ہوا طرب فقط اور اگر مغربی ہو تو غلیظ کرتا ہے۔ اور بسبب ثالث مجاورت شمال ہے۔ پس ہم کہتے ہیں کہ جبل شمالی سخن بلند ہے کیونکہ وہ ریاہ شمالیہ کو جس کے مزاج بارو یا کس بلد پر چلنے سے منع کرتا ہے اور ریاہ جنوبیہ کو جس کے مزاج حار و طرب ہے بلد پر روکتا ہے۔ اور علامہ برہان جبل شمالی بحسب تقابل حشر آفتاب کو زیادہ گرم ہو جائیگا پس شعاع انعکاسی اوستا کی موجب زیادتی حرارت بلد ہوگی۔ بخلاف جبل جنوبی اسکے کہ اوستا آفتاب سے تقابل نہیں اسی شعاع اوستا کی بلد پر منعکس نہوگی اور بلد گرم نہوگا۔ اور جبل جنوبی جبل شمالی کے برعکس ہے یعنی چونکہ وہ ریاہ جنوبیہ کو جس کے مزاج حار و طرب ہو بلد پر چلنے سے منع کرتا ہے اور ریاہ شمالیہ جو مزاج سرد خشک ہو بلد پر روکتا ہے اور علامہ برہان عکس شعاع آفتاب کا بلد پر نہیں ہوتا (جیسا بیان کیا گیا ہے) اس لیے وہ برودت ہے

درجہ تک پہنچ جاوے تب تک سردی بھی زیادہ ہوتی جائیگی اور بعد اس کے اس قدر زیادہ سردی ہوگی کہ طاقت انسانی سے خارج ہوگی بلکہ وہاں مقام بھی شکل ہوگا اسی لیے وہاں آبادی موجود نہیں۔ اور تمام اقلیم اول درواہ اول اقلیم ثانی اعتدال مزاج میں خط استوا کے قریب ہیں اور اکثر اقلیم ثانی مغرب الحرارة ہے کیونکہ آفتاب ہمیشہ اونسے سر پہ یا قریب اونسے رہتا ہے اس لیے کہ اکثر اقلیم ثانی کا عرض قریب میل کی ہے پس عرض وسط اقلیم ہذا کا جو بیسٹین درجہ اور نصف اور سیکس درجہ کا ہے اور یہ میل کلی سے قدرے زیادہ ہے اور قبل وسط کی عرض اقلیم ہذا کا قریب میل کی کے یا مساوی اونسے ہے اور اکثر اقلیم ثالث کا بھی مغرب الحرارة ہے کیونکہ وہ میل کی کو قریب ہے۔ لیکن آخر اوستا جو کہ اقلیم رابع سے متصل ہے قریب بالاعتدال ہے۔ اور اول اقلیم خاشخس کا رابع سے اعتدال میں قریب ہے اور آخر اوستا جو کہ اقلیم ثالث سے ملتی ہے۔ اور اقلیم ساہش اور سابق مغرب البرودہ ہیں کیونکہ آفتاب ان کو سردی ہمیشہ دور رہتا ہے پس جیب دوام سامت آفتاب کی یا قرب اوستا موجب حرارت شدیدہ کا جو اور بعد اوستا موجب برودت مغرب کا ہے اسی اقلیم رابع قریب بالاعتدال ہے کونکہ وسطا میں الحرارة والبرودہ المفرطہ ہا کیوں متوسطا یعنی الحرارة والبرودہ المفرطہ کیوں قریب بالاعتدال لاسماتہ۔ و بعد جم سامت الشمس عدم دوام قرب سامت عدم دوام بعد الشمس غم۔ اور بزم جہا و زجاری جانا چاہیو کہ مجاورت جہا و زجاری ہوا ہو خواہ دیکسی طرف سے ہو۔ پس بلد بحرئی جو کہ وسط بحر یا اوستا ساحل پر واقع ہو طرب الہوا اور برودت اور حرارت میں معتدل ہے اس لیے کہ ہوا اوستا کی بسبب غلظت اور کثرت رطوبت کی موقوف زیادہ منفصل نہیں ہوتی۔ اور عدم انفصال ہوا سے یہ مراد ہے کہ موسم سرما میں سردی زیادہ سرد نہیں ہوتی اور موسم گرما میں سخن سے زیادہ گرم نہیں ہوتی۔ اور اگر زیادہ شہر کے شمال میں ہو تہرید کہتا ہے اور اگر جنوب میں ہو تنجین کرتا ہے اور اگر شہر فی ہوا طرب فقط اور اگر مغربی ہو تو غلیظ کرتا ہے۔ اور بسبب ثالث مجاورت شمال ہے۔ پس ہم کہتے ہیں کہ جبل شمالی سخن بلند ہے کیونکہ وہ ریاہ شمالیہ کو جس کے مزاج بارو یا کس بلد پر چلنے سے منع کرتا ہے اور ریاہ جنوبیہ کو جس کے مزاج حار و طرب ہے بلد پر روکتا ہے۔ اور علامہ برہان جبل شمالی بحسب تقابل حشر آفتاب کو زیادہ گرم ہو جائیگا پس شعاع انعکاسی اوستا کی موجب زیادتی حرارت بلد ہوگی۔ بخلاف جبل جنوبی اسکے کہ اوستا آفتاب سے تقابل نہیں اسی شعاع اوستا کی بلد پر منعکس نہوگی اور بلد گرم نہوگا۔ اور جبل جنوبی جبل شمالی کے برعکس ہے یعنی چونکہ وہ ریاہ جنوبیہ کو جس کے مزاج حار و طرب ہو بلد پر چلنے سے منع کرتا ہے اور ریاہ شمالیہ جو مزاج سرد خشک ہو بلد پر روکتا ہے اور علامہ برہان عکس شعاع آفتاب کا بلد پر نہیں ہوتا (جیسا بیان کیا گیا ہے) اس لیے وہ برودت ہے

نہا کے لیے بیان مادہ لازم ہے۔ بالبحر باد جنوبی مغربی اور مضیف ابدان اور موجب ثوران انطراط الوان ساح
 مسم ہے اور مکرر جو اس اور محدث کسل اور ثقل اور صواع اور ثبات بھی ہے اور باد شمالی مضیف ابدان اور
 مصفی جو اس اور مقوی دماغ اور حسن لون ہے اور نیز مقوی قوسے اور مضیم اور اشتہا اور یوم فاسد کو
 اصلاح کرتی ہے الا اعصاب اور اعصاب عصبانی کے یہ مضیف ہے۔ اور باد جنوب مثل پانی گرم کر بھی
 اور باد شمال مثل پانی سرد کے۔ اور باد صبا یعنی مشرقی اور باد بوز یعنی مغربی اور ناحیہ انکا قریب
 بالاعتدال ہے لیکن مضیف باد شرقی لطافت اور حفظ صحت اور تقویت بدن اور تعدیل مزاج میں
 باد مغربی سے افضل ہے۔ اور وہ فضیلت کی ابھی بیان ہو چکی ہے۔ اور علت اعتدال کی یہ ہے کہ
 چونکہ مذب انکا ما بین ناحیہ شمال اور جنوب کے ہے اسلیو طبع اوکی بھی انکو میں میں ہوگی نہ صرف طبع
 جنوبی اور نہ فقط شمالی ہوگی و ہذا ہوا الاعتدال۔ بہتر باد شرقی وہ ہے کہ اول روز چلے۔ اور بہتر باد
 مغربی وہ ہے کہ آخر روز چلے تنقیہ جاننا چاہیے کہ صبا ریا کی بحبت جہات اربعہ یعنی مشرق اور مغرب
 اور شمال اور جنوب کے چار میں چنانچہ بیان ہو چکا ہے اور بھی مشہور ہے لیکن شیخ فرکھا جو کہ عنہ تحقیق
 وہ بارہ ہیں تفصیل وکی یہ ہے کہ دائرہ افق جو کہ آسمان کو مرقی اور غیر مرقی میں فرق کرتا ہے بارہ حصوں پر
 تقسیم کیا گیا۔ یہ تین حصے اوسین شرقیہ ہیں اور تین مغربیہ اور تین شمالیہ اور تین جنوبیہ۔ اور ہر ایک
 میں ایک وسط اور دو اطراف ہیں۔ انکی اوساط جہات اربعہ یعنی مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب
 کے نام سے مشہور ہیں اور فی الحقیقہ جہات اربعہ اوساط ہی ہیں اطراف کو مجازاً انکے نام سے موسوم
 کیا گیا ہے و بعضی صلف المطولات۔ اور سب نجم اختلاف مسکن کا وضع بلکہ پست بلکہ عالی نسبت
 بہر نسبت کہ سرد تر اول صبح تر ہے اور لوگ وہاں کے قوی تر اور دلاور اور عمر ہونگے اور موضع مستوی
 موضع مرتفعہ سے صحیح تر اور انب ہے۔ لان الهواء فیہ مسکن و مہبوب الیہ اقل کثیر تر ہے
 اور فضا بلکہ کانی ہے کہ بلندی اور پستی میں معتدل ہو اور چونکہ نسبت جنوب اور مغرب کے عکس ہوا
 شمال اور مشرق کی ہے اسلیو اگر ایسا ہونا چاہیو اس میں مہب شمال اور مشرق کشادہ ہو اور مہب جنوب
 اور مغرب بستہ ہو۔ اور سب ششم اختلاف مسکن کا تنوع تراتب ہو کیونکہ ٹی بلدی اوکی ہوا اور باد
 اور نیاد بلکہ نباتات اور حیوانات کے مزاج کو بدل دیتی ہے۔ پس زمین کبریتی محضت اور سخن اور سخن
 جم ہے اور زمین رگستان اور شہرہ نازک کبریتی کے قریب ہے اور زمین تر یہ یعنی آب خیر کہ پانی پوکھا جا
 نہو بلکہ گڑبوں اور ڈبروں میں جمع ہو۔ مرکب آوہ معنی ہے۔ اور زمین صلی بدن کو سخت کرتی ہے
 اور نیز اسکو قوت دیتی ہے۔ اور زمین سنگی زیادہ خشک ہے اور زمین خاکی بہ نسبت زمین سنگین کے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰

۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰

زیادہ تر صبح اور شام ہوا میں بار بار دیکھ کر قوت دیتی ہے اور ہضم کو جلد اور
 رنگ کو خوب اور عمدہ کرتی ہے لیکن اوس سے زکام اور نزلہ اور صرع اور فالج اور عیشہ وغیرہ امراض
 مرطوبی پیدا ہوتے ہیں۔ اور ہوائی جار مرخی اور مضعت اور مستطبی المضم ہے اور نیز مشقل دماغ اور
 مکرر جو اس اور مولد خناق اور حمیات اور رتھ وغیرہ ہے۔ فصل چہارم تغیرات غیر طبعی مضاد
 کے بیان میں۔ یعنی وہ تغیرات ہوا کے باوصف غیر طبعی ہونے کی مجری طبعی کے مضاد بھی ہیں۔
 حقیقی تر ہے کہ تغیرات غیر طبعی مضاد طبعیت مثل دبا کے ہیں۔ آور وہ تعفن اور فساد ہے کہ ہوا میں
 عارض ہوتا ہے اور ہوا سبب عفونت کی اپنی مقتضا سے طبعی اور کیفیت اصلی سے خارج ہو کر فساد
 اور متغیر ہوتی ہے کہ اقال البحر جانی والا یلاقی۔ اور فساد ہو اکاد و قسم پر ہے اول یہ کہ فساد
 اور عفونت طبعیت اور چار ہوں زمین اسباب ارضی یا اسباب سادی یا دونوں جو ابھی مذکور ہو تے ہیں
 حاصل ہو۔ دوم یہ کہ فساد مملک کیفیت حرارت اور برودت ہوا میں ظاہر ہو۔ اسکی دو قسم ہیں یا یہ
 کہ فساد ہوا مخالف مزاج فصل کے ہو گا جیسے زہریہ یعنی شدت اور تیزی سردی کی کہ کبھی باعث سے
 اسباب سادی سے مثل کثوت نامہ کے یا اسباب ارضی سے مثل ریح شمالیہ کے جو برف والہ بارون پر
 ہو کر آتی ہیں موسم گرما میں ظاہر ہو جاوے۔ یا شدت حرارت اور گرمی کی کہ کسی موجب سے اسباب
 ارضیہ یا سادیہ سے موسم سرما میں ظاہر ہو جاوے میان تک کہ غلبہ حرارت اور شدت برودت سے
 زراعتوں کا ابطال اور ابدان کا افساد کرے۔ اور ایمواف مزاج فصل کے ہو گا جیسے گرمی یا قسا
 کی شکل موضع معین میں اسقدر زیادہ ہو جاوے کہ ہوا کو فساد کرے۔ لیکن شیخ اور اکثر متاخرین
 کے اصطلاح میں ہوائی قسم اول دبا سے سے مخصوص ہے۔ اور صاحب کامل اور امام فردوسی
 قسم کی ہوا کو بھی دبا لکھا ہے۔ اور فساد ہوا دبا کی دو مرتبہ ہیں۔ ایک یہ ہے کہ موجب
 تغیر مزاج ابدان اور باعث اس کے فساد کا ہو لیکن ہلاکت ابدان تک نوبت نہ پہنچے۔ کیونکہ جب ہوا
 دبا کی مرطوبت کو مستغن کر لے تو فساد تمام بدن میں سرایت کر لگا۔ دوسرا یہ ہے کہ فساد ہوا موجب
 ہلاکت حیوانات اور باعث فساد نباتات ہو کیونکہ جب فساد ہو کائنات اور حیوانات میں اثر کر لگا
 تو انسان اور دوسری حیوانات ادنیٰ غذا کر نیگا اور خیس غذا سے بدن میں مواد حاصل ہو سکے
 وہی غذا سبب فساد اور تغیر مزاج کا ہوگی۔ اور جب ہی صورت دیر تک رہے گی تو انسانوں اور
 حیوانوں کی ہلاکت تک نوبت پہنچ جائیگی۔ شیخ نے لکھا ہے کہ سبب تغیرات مذکورہ کا خواہ ہو
 طبعیت میں ہو خواہ کیفیت میں اشکال سادی ہیں جنکے اسباب مجہول معلوم نہیں۔ لیکن استفادہ

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

جانتا پڑھ رہا ہے کہ سبب اولیٰ اور بعید تخیلات نہ مکررہ کا جو عالم کون اور فضاء میں وہاں وغیرہ سے واقع ہوتی ہیں اسکا حال سیارہ ہی میں چاہے ہم ان کی کیفیت سے واقف نہ ہوں اور سبب ثانوی اور قریب احوال ارضی ہیں۔ پس قوی فعال سماوی قوی کو اکلب وغیرہ سے اور قوی منفعل ارضی مواد عناصر وغیرہ سے سبب اول ٹھکانے انجڑ اور اخنڈ کے ہوا میں رطوبت شدت شدہ واجب کرتی ہیں۔ اور جب ہوا میں یہ صورت ہو جاتی ہے اور شخصہ اور ناک اور سام اور شرائین کے راستہ دل تک واصل ہوتی ہے تو مزاج روح دل کی فاسد کرتی ہے اور نیز رطوبات حاویہ قلب کو متعفن کرتی ہے اور حرارت غیر طبعی اوس میں حادث ہوتی ہے پس دل سے بطریق شرائین تمام بدن میں منتشر ہو جاتی ہے اور پٹ پٹاؤ وغیرہ امراض کذا کی اوس سے حادث ہوتی ہیں اور عام خلقت پر پھیل جاتی ہے خصوصاً وی لوگ جنکو مزاج میں املا اظلا رویہ وغیرہ سے مرض کی استعداد ہو کیونکہ فاعل تنہا جب حاصل ہو اور منفعل مستعد نہ ہو فاعل اور انفعال حاصل نہیں ہوتا۔ اس مقام پر اگر یہ عرض کیا جاوے کہ ہوا چونکہ ایک عنصر سبب اس پر متعفن ہو گا۔ تو جواب اسکا یہ ہے کہ اس جگہ مراد ہوا ہوا سبب نہیں بلکہ مراد اوس سے وہ جسم ہے کہ درمیان آسمان اور زمین کے گزرنے اور منتشر اور محیط بالابلا بلکہ ہے اور ہوا میں مائع خیمہ وہو اسے حقیقی اور اجہائی اور اجزاء ارضی سے (جو کہ بخار اور دھان سے متعفن ہوتی ہیں) اور اجزاء سے ناری سے (جو کہ شعاع کو اکب سے حاصل ہوتی ہیں) مرکب اور تختہ ہے۔ پس یہ ہوا متعفن ہو جاتی ہے اور جو ہر اوسکا ردائت قبول کرتا ہے کذا قال اشخ فی الجواب اور متعفن ہوا کا مثل متعفن پانی کے ہے یعنی جیسا پانی حالت بساطت میں متعفن نہیں ہوتا بلکہ سبب اظلا اجسام ارضیہ بنیہ کے کہ اوسکو بساطت سے خارج کرتے ہیں اوس کے لیے ایک کیفیت رویہ عفنہ حاصل ہوتی ہے ایسا ہی ہوا بھی حالت بساطت میں متعفن نہیں ہوتی بلکہ تباہ آمیزش انجڑ رویہ عفنہ کو اوس کے لیے ایک کیفیت رویہ حاصل ہوتی ہے۔ لیکن فرق اس قدر ہے کہ مباشرت ہوا کی وسبب اور انما ناٹا ہوتی ہے اور سبب کمال حرارت اور لطافت روح حیوانی کو بدن اوس کو کوئی چارہ نہیں بلکہ سوا اس کے زندگانی محال ہوا سبب اشتیاق ہوا و مذکورہ کا اظلا اور رواج کو بہت جلدی متعفن کرتا ہے خصوصاً اظلا نواحی قلب کو تو بہت ہی جلدی فاسد کرتا ہے بخلاف پانی کے کہ اوسکو متعفن پانا جلدی بہت نہیں ہو گی کیونکہ مباشرت اوسکی نسبت ہوا کو رات فاسل ہے وہ اظلا ہر جس اسی ہوا بذریعہ تنفس کے کڑے جسم ہو کر دل تک پہنچ جاتی ہے پس اولا مزاج دل اور روح کا فاسد کرتی ہے اور ایسا ہی جو خلط دل کو اندر لیا و کر حوالی میں مختل ہو اوسکو بھی متعفن کرتی ہے اور دل سے دماغ اور جگر تک موصول ہوتی ہے اور اولا وک اور رواج اور رطوبات کو بھی فاسد کرتی ہے بعدہ حرارت عفونی بالذریعہ انسان کو تمام بدن منتشر ہو کر مرآتیت کرتی ہے اور پٹ پٹاؤ وغیرہ امراض بانی عارض ہوتی ہیں اور جب تک سبب انکا باقی رہتا ہے

۱۰
 اور تاجا جھنڈا
 عالم کی خدمت
 سترہ سو
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

نساد ہو گا بہت واقع ہوتا ہے اور باد پائیدہ یا عارضہ کوئی راہ طبعی نہیں جو کہ پہاڑ سے دور ہو کر نہ گزرے اور جگہ ایدان انڈیا وغیرہ سے پاک ہوں اور مسامات اور کڑکڑا ہونے اور مزہ اور اس کے قوت زیادہ اور زیادہ واقع
نساد ہو اور وہی مین مصروف رہیں وہ لوگ ہوا و باقی سے امون رہتے ہیں۔ اور قوتی قوتیں ان کے پاس
امریکی کہ وہاں سبب سماوی سے بہت زیادہ کہ ان کے فعل سال کے اپنی فعلی و شمس سے متغیر ہوتا ہے اور اسباب
ارضیہ سے متاثر ہو۔ اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ جب کثرت شمسی اور رجحان کی اور انہیں بیت اور ان کی خلیت
میں ہو پس دریافت کرنا چاہیے کہ وہ باقرب ہے اور لیس ہے جب ہوا جنوبی اور شمس کی کثرت زیادہ ہو
آوہا و صفیکہ علامات بارش زیادہ ہوں مگر بارش نہ ہو اور یہ اتفاق کہی داندہ واقع ہو اور ہوا غلیظ
اور کما سا ظاہر ہو پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مزاج سردی یا فاسد اور خراب ہے اور جب ریح میں
بارش کم ہو اور سردی زیادہ۔ اور ہوا میں جنوب کثرت سے چلی ہو۔ اور ہوا کے گاہے غبار ناک اور گاہے
صاف ہو جاتی ہو یعنی چند روز ہو مگر درحکمہ پھر ایک ہفتہ یا اس سے زیادہ صاف ہو جاتی ہو اور ان
کو گرمی اور غبار اور رات کو سردی پڑتی ہو پس امور مذکورہ سے سمجھنا چاہیے کہ وہ باقی ہے۔ اور لیس ہے
اگر ایک روز میں ہوا چند مرتبہ متغیر ہو جاوے اور دوسرے دن صفا ہو جاوے اور آفتاب ایک دن
صاف باہر نکلتا ہے اور دوسرے روز مگر رہتا ہے اور پھر وہ غبار میں طلوع کرتا ہے۔ یہ حکم حدیث
و بابر کرنا چاہیے۔ اور جب موسم گرما قلیل الحارۃ ہو اور تغیر استیجار اور شمار شروع ہوا ہو اور ہوا
بہت تیرہ ہو کہ درختوں کو غبار ناک کرے اور نباتات خشک اور فصل میں زیادہ ہوں اور موسم
خریفہ میں نیالگ اور شیب اور رجحان اور نہر اور ستارہ دیکھا دار ظاہر ہوں اور کاندھی سرخ
بہت نمودار ہوں۔ پس اس سے بھی ادراک ہے اور اسباب سماوی مطولات میں مثل شرح علامہ
اور انور اطیاشی وغیرہ کتب معتبرہ لیس کے بالتفصیل مندرج ہیں من شاء فلیرجع الیہا۔ ایمانی لکھتا ہے کہ
و با ہوا سے تیرہ نسبت ہوا خشک ہے زیادہ ہوتی ہے اسی لئے تابستان گرم اور خشک میں پاکتری ہوتی
اور جو فصل کی اپنی طبیعت پر ہو جیسا مثلاً خریفہ میں ہوا سخت گرم اور سخت سرد ہو اور بارش معتدل ہو
اور موسم زمستان میں سردی اور بارش بھید ہو بلکہ ہر دو اعتدال پر ہوں اور فصل بہار کا بھی نہایت
اعتدال پر ہو اور گرمی معتاد او سمین واقع ہو۔ پس جب فصل سال کے ایسے طور پر چلی دوسرے
نہنگی اور بیماری کمتر ہو کر چلی۔ اور واضح تر دلائل اس امر کے کہ وجود ہوا انکسار کے ارضی سے ہے
یہ ہوں کہ فوجی بلد میں معرکہ عظیمہ واقع ہوا ہو اور مردوں کو جلایا اور دفنایا نہ ہو اور صفوں نہ لگی ہوں
جہاں میں پھیل گئی ہو اور غلہ اس فصل کا زیاں ہو جاوے۔ اور علامات قریبہ مصاحبہ ایم و با

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

اور تیز رفتاری طبعی کے واسطے کہ وہاں کونسی اسباب سے پیدا ہوا ہو۔ پس اگر اسباب سماوی سے ہو تو واجب ہے کہ انہما سے عین میں درجہ کو انہی زبان میں تہ خطا ہو تے ہیں جو کہ مستقیماً اور دیواروں سے پوشیدہ ہوں سکونت اختیار کریں اور اسکی ہوا کو اصلاح دین جس طرح ابھی مذکور ہوگا اور ہوا کی خارج کو اندر نہ آئے دین۔ اور اگر وہاں اسباب ارضی سے ہو تو لازم ہے کہ بلند مکانوں میں سکونت پذیر ہوں تاکہ انہی سے تعلق زمین سے محفوظ رہیں اور لازم ہے کہ جس طرح سے ہوا آتی ہو اسکو پوشیدہ رکھیں۔ اور قطر مقابل کو دل دین۔ اور اگر معدن رومیہ اور مردار وغیرہ موضع بلند میں ہوں اور شہر مکان نشین ہوں واقع ہو اور ہوا بلند پر موضع در تعلق سے گذر کر چلتی ہو اور محض ذرا ہوا بلند ہو اور وہ کہ مقابلہ پر واقع ہو کہ ہوا کو بند کر کے شہر پر لٹاتا ہو تو ایسے بل میں سکونت کرنا نہایت درجہ کا مضر ہے۔ اور جو مکان رہنا پسند شہر کے اچھا ہے کیونکہ جو انہی زمین سے صعود کرینگا ہوا کی چلنے سے زمین پر محبتیں نہ ہینگے بلکہ زمین سے اتنا فاصلہ صاف ہو تو جائینگے۔ لیکن اگر وہ باہر دو اسباب سماوی اور ارضی سے ظاہر ہو تو پھر گھر میں سکونت کرنا بہ نسبت صحرائے عمدہ ہے کیونکہ ہوا محصور کو بہ نسبت غیر محصور کی اصلاح دنیا آسان تر ہے۔ بہر حال آتش تھلکہ میں عمدہ تدبیر یہ ہے کہ دل میں غم اور سو اس کو جگہ ندین اور توکل علی اللہ ہمیشہ سرور اور خوش رہیں اور معدن تدبیر مذکورہ بالا سے کسی کو فرو گذاشت مکرین کہ توکل کے نہائی نہیں بلکہ اس باب میں شارع سے حکم صادر ہوا ہے توکل مولوی روم صاحب کا اسی پر دل ہے مصرعہ بر توکل را نو سے اشتربہ بندہ اور طریق اصلاح سماوی مسکن کا یہ ہے کہ ایام و بامیں وہ نگہ اختیار کریں جس میں بانی اور نوارہ اور اشغال اس کے موجود ہوں کیونکہ زیادہ فساد ہوا کا کثرت رطوبات سے ہوتا ہے اور سرکہ میں ہینگے ملا کر گھر کے سطح اور دیواروں پر چکر کنا سوہ مندری اور سرکہ اور پیاز کا عرق ملا کر بھی بدستور مفید ہے اور جہن چیزوں کا بخار اور دھان مصالح عفونت ہو مثل صعود اور گندہ اور عود اور عنبر اور آس اور گلاب اور صندل وغیرہ کے اونکو جلا کر دھوان اونکا مکان سکونہ میں پھیلا دین لیکن دھوان ہفقد رہو کہ اوس سے دماغ کو اذیت پہونچے۔ اور نما کو جلا کر اوسکا دھوان مکان کے اندر پھیلا نا بھی حکم رکھتا ہے اور ایسا ہی سونگھنا راجحہ طیبہ کا ایام و بامیں نافع ہے خصوصاً اگر رعایت مضادہ مزاج کر کے خوشبوئی سونگھی جاوے یعنی حار مزاج کو طیبوبات بارہ سے مثل کافور اور صندل کے۔ اور بارہ مزاج کو طیبوبات حارہ سے مثل عود اور عنبر اور مشک وغیرہ خوشبودیوں تو زیادہ تر سود مند ہے اور واضح رہے کہ استعمال سرکہ کا عدم ضرر ہوا دہائی میں اور اصلاح ہوا شمعین میں اکلا اور شمشاد اور ریشافی البیت نفع کلی رکھتی ہیں اور عرق گلاب

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

منہجہ

کیونکہ کوئی عنصر سرد تر اس سے محسوس نہیں ہوتا۔ اور دلیل مطہرت کی سہولت قبول اسکاں ہے۔
پوشیدہ نہ ہے کہ پانی باطبع جامد ہے لیکن ادنی سبب سے کہ حرارت آفتاب ہے اپنی جمودت طبعی کو چھوڑ
دیتا ہے اور تفرق اور انفصال اور مختلف اشکال کو بسہولت قبول کرتا ہے۔ اس جهت سے اس کو سوط طبع
کہتے ہیں کیونکہ جیسا طبع کو ایسے جسم پر اطلاق کرتے ہیں جو کہ انفصال اور انفصال اور مختلف اشکال کا
بسہولت باطبع قایل ہو وہی ہے اس کو ایسی جسم پر بھی کہتے ہیں کہ باطبع متناہک الاجزاء ہوں
یادنی سبب قابل سہولت انفصال اور انفصال اور اشکال ہو۔ ہوا قسم اول سے ہے اور پانی قسم
ثانی سے کہ اقل الشیخ فی الشفا۔ اور یہ بات پر ظاہر ہے کہ اگر پانی باطبع جامد نہ ہوتا تو وقت روال
اسباب مانع جمود کو جمودیت اوسمین فی ہر نوبتی و الحال علی خلافہ۔ اور جگہ ہونا پانی کا کہ درجہ زمین اور
موسم سرمایین بلاد کثیرہ درودہ میں اسی قول کا مودید ہے۔ اور نیز یہ بات بھی لفظ موقع پر ثابت ہو چکی ہے
کہ جمودت پانی کی تمام عناصر سے اتھری اور شدہ ہے اور میرود ہو کا وہی ہے۔ پس باعث تکلیف
پانی کا اور کوئی عنصر نہیں ہو سکتا اسلئے سبب تکلیف کا سوا فیصل طبعی پانی کے اور کوئی نہیں ہو سکتا
تمثبت اند جامد باطبع لاسائل۔ چونکہ یہ دقیقہ لازم المعرفہ اور بیان اسکا لایندی تھا اسلئے
اس جگہ بیان کیا گیا۔ اور ذائقہ طبعی اور اصلی پانی کا شیرین ہے اور شوراپن کہ دریا شور کے
پانی میں محسوس ہوتا ہے سبب امتزاج اجزای ارضیہ کے ہے۔ شیرینی آب باران اور شیرینی
بخار آب شور کی کہ حکمت علیہ سے حاصل ہوتی ہے اسی کو تائید کرتی ہے کہ ذائقہ طبعی پانی کا شیرین ہے
اور طریق اصلاح کا عنقریب اسی باب میں لکھا جائیگا۔ اور دریا شور کے شور ہونے میں بھی حکمت ہی
وہ یہ ہے کہ فراج پانی کا گرم و خشک ہو کر عفونت سے بعید ہو ورنہ وبا و عام کا خوف تھا فعل اکرم
لا یخلو عن الحکمۃ فامدۃ تقاضای طبعی اب وہ تھا کہ تمام اجزائے زمین پر محیط ہوتا اور زمین اور ہوا
کے درمیان حامل ہوتا لیکن چونکہ ظاہر کرنا بعض اجزای زمین کا طور مرکبات کے لیے ضروری تھا
اس لیے خالق الارض والسموات نے ایسا حیلہ نمودار کیا کہ پانی بعض اجزای زمین میں جمع
اور زمین ایک طرف سے ظاہر ہو اور حیلہ یہ کیا کہ جزاؤں تعالیٰ نے کو اکب کو تاثیر بخشی ہے کہ اپنی قوی
سے بعض عناصر کو گرم کر دین پس اسلئے وہ عنصر تجز یا متجز ہوتا ہے۔ پس جب بعض اجزائے
زمین کے گرم ہوتے ہیں اور دھان ہو کر صعود کرتے ہیں تب اس قدر اجزای زمین میں گڑھا
پر جاتا ہے کیونکہ زمین مثل پانی وغیرہ کے سیال نہیں کہ جبر نقصان کر سکے۔ پس چونکہ پانی باطبع جامد
جہت مرکز ہے (جیسا مقدمہ میں بیان کیا گیا ہے) اوسمین پانی بھرتا ہے اور طور موالید ثلاثہ کی طرح

روزی زمین ماس ہوا ہو جاتا ہے۔ چونکہ اتحاد ایک عنصر کا دوسرے کی طیف تاشیہ ایک ایک کلب سے ہے اسلئے کسی عنصر میں تجز اور تدرج سے کوئی نقصان واقع نہیں ہوتا اور وہ بد لہ عن عنصر آؤ۔ مثلاً جو پانی کہ خلاء زمین میں آتا ہے بالمدیرج مستحیل نہیں ہو جاتا ہے اور جب پھر اجزائے زمین میں بسبب تجز اور تدرج کے فروغ پڑ جاتی ہیں تو اور پانی اوسجگہ آ جاتا ہے وہی ہذا العیاس غنا صرہ ہمیشہ باہم تیلی ہوتے رہتے ہیں۔ جانا چاہیے کہ پانی بذاتہ غذا نہیں ہو سکتا۔ باعث اسکا یہ ہے کہ وہ ارکان بسیط میں سے ایک رکن بسیط ہے پس لائق غذا کے نہوگا کیونکہ غازی اور سخت ذی میں مناسبت شرط ہو وہنا الحال علی خلافہ۔ اور پانی کا طبع سے منعقد نہونا اور بھوکے کو سیر نہ کرنا بھی اسی پر دلالت ہے کہ پانی بذاتہ غذا نہیں ہوتا کیونکہ بھوکے کو سیر نہ کرنا اور بھوکے سے سبب ہونا غذا کی شان میں سے ہے۔ لیکن پانی کو عدم غذا اتمیت سے یہ مراد ہے کہ سوای آمیزش غذا کے جزو بدن ہونے کی لیاقت نہیں رکھتا لیکن جب غذا سے خصوصاً غذا اخوشک بالفصل ہوئی تو مجموعہ سے ایک جسم شایستہ تغذیہ کو حاصل ہوتا ہے الکتبہ اسوجہ سے بالعرض پانی بھی غذا ہو سکتا ہے کیونکہ علت منع کی کہ (رکن بسیط ہو) اب باقی نہیں رہی۔ فطیر اوسکی ہوا ہو کہ وہ بھی صرف روح نہیں ہوتی مگر جب خون دل سے مخلط ہوتی ہے تو اوسکی مجموعہ سے روح متولد ہوتی ہے۔ آفرض انسان کو ارکان میں سے ان دور کنون کی طرف دیکھ پانی اور ہوا ہی خطرار اور افسار ثابت ہے اور بیرون انکی دخول کے حیات انسان کی مستعذر ہے کمالاً بخفی۔ اگر یہ کہا جاوے کہ جب پانی غذا نہیں ہوتا تو پھر اسکے استعمال سے کیا فائدہ ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ ماسوا تغذیہ کے فوائد اصلی پانی کی بہت ہیں از انجملہ اسبجگہ بھی کیے ایک بیان کیے جاتے ہیں۔ اول یہ کہ پانی غذا کو رقیق کرتا ہے اور واسطہ نفوذ ہماری تنگ اور وصول قاضی بدن کے غذا کو ہمیا کرتا ہے۔ دوم یہ کہ غذا کو مستعد قبول ہضم کرتا ہے کیونکہ اس میں کچھ شک نہیں کہ اکثر اغذیہ میں اجزای ارضیہ غالب ہوتے ہیں اور ایسے اجزاء تیار ہاضمہ سے جلد ہی منفعل نہیں ہوتے پس اغذیہ کمزائیہ میں ملاپ جسم طلب کا ضروری ہے اور بھی باعث ہو کہ جب سیوجات ترکھائی مادیوں تو اونسکے بعد پانی کی چنداں حاجت نہیں ہوتی۔ اگر یہ کہو کہ ہم بعض حیوانات کو دیکھتے ہیں کہ غذا کے بعد پانی نہیں پیتے تو اسکا جواب یہ ہے کہ انکی مزاج میں حرارت غالب ہے یہاں تک کہ اجزاء ارضیہ کو گلا دیتی ہو اور جزو بدن بنا دیتی ہو بنا علیہ او کو پانی کی حاجت نہیں ہوتی لیکن مزاج انسانی کے تمام حیوانات سے قریب بالا اعتدال واقع ہوئی ہے حرارت اوسکی اس حد تک نہیں کہ اجزای ارضیہ غذا کیے کو گلا دی اسی واسطہ پانی کی محتاج ہے۔ سوم یہ کہ پانی احتراق غذا سے منع ہوتا ہے کیونکہ حرارت غریزی دقت لہذا غذا کے ہضم کے لیے

۱۶ ستاره
 شمس لیبیک
 یونان
 سکا
 عفر
 ۱۲
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

باطن کو متوجہ ہوتی ہے۔ پس ایسی حالت میں اگر معدہ میں رطوبت نہ ہو تو غذا اچھا دے جیسا کہ پیش
 کو اگر بغیر پانی نہ پیند یا مین ڈالاجا دے تو ضرور رگ کی حرارت سے جلجاو گیا۔ چہارم یہ کہ پانی غلج کو جاری
 حنیقہ میں جاری کرتا ہے۔ مخفی تر ہے کہ پانی جب ہمراہ غذا کے اعضاء تک پہنچتا ہے اور غذایہ
 اعضاء سے کچھ باقی رہتا ہے پس قدرے اوس سے عرق اور بخار کے راستہ تحلیل ہو جاتا ہے
 اور باقی جگر کو واپس ہو کر مجاری بول سے خارج ہو جاتا ہے اسی واسطہ اگر بدن کو خفا وغیرہ سے
 رنگین کیا جاوے تو بول بھی رنگین ہوتا ہے کیونکہ بعض اجزاء بول کے جلد تک پہنچ کر واپس
 ہوتے ہیں۔ چنانچہ تشریح اوسکی چٹو باب میں بیان کیا گیا ہے کہ پانی فضول سے مختلط ہو کر
 اونکو رقیق کرتا ہے تاکہ خروج فضول کا ذریعہ بول و عرق میں سہولت ہو ششتم یہ کہ پانی مسبب اپنی
 بردت ذاتیہ کے حدت حرارت اور یہوست کو تسکین دیتا ہے۔ ہفتم یہ کہ پانی اعضاء کو
 مرطوب اور تر رکھتا ہے۔ اب اس میں اختلاف ہے کہ آیا آب باران عمدہ ہے یا آب چشمہ اور نہ
 اچھا ہے ہر ایک نے اپنی مدعی پر دلائل گزرائیں ہیں۔ بعض کا یہ قول ہے کہ آب باران تمام پانیوں سے
 عمدہ ہے اور آب نھر کے موصوفات اتمہ ہونے فضیلت میں اوسکے بعد ہے۔ دلیل فضیلت آب باران
 اوسکی صلاوت اور شیرینی ہے اور سہولت استعمار اور سرعت طبع وغیرہ کہ لازمہ لطافت ہی
 بخیر لائل فضیلت ہیں۔ علاوہ بران مادہ آب باران کا (یعنی اجزہ متصاعدہ اور ہوا)
 لطیف ہے۔ پس ظاہر ہے کہ جو چیز اوسے پیدا ہوگی وہ بھی لطیف ہوگی۔ مگر آب باران کی فضیلت
 میں کمی شہ طین ضروری ہیں۔ اول یہ کہ آب باران سنگین گرہے میں جمع ہو کیونکہ موضع سخت
 اجزاء سے ارضیہ منفصل ہو کر پانی میں بہن ملے اس لئے اگر اوسکو طوفان چٹنی یا تقرتی وغیرہ میں
 لیا جاوے تو بہت پتھر ہوگا۔ دوم یہ کہ ہوا شمالی اور شرقی اوسپر گرو اور آفتاب بھی اوسپر
 واقع ہوا ہو۔ موسم یہ کہ بارش موسم گرما میں ہو۔ علاوہ بران بادل گرہے والہ سے برسے۔ ہوسم
 اس لیے شرط لیا گیا ہے کہ حرارت گرما مزید لطافت باران ہے۔ شیخ مزیس اور اکثر سلف اور خلعت
 اسی پر ہیں۔ لیکن ابو شہیل بھی لکھتا ہے کہ موسم سرا بہتر ہے کیونکہ ہوا موسم سرا کی بخار اور دغا
 سے خالی ہوتی ہے۔ پس چرانی ایسے وقت میں نازل ہوگا بیشک شوائب غریبہ سے خالی ہوگا۔
 علاوہ بران حرارت بخورہ مستقرہ جو موسم سرا میں ضعیف ہوتی ہے اس سبب سے پانی مستحضر
 بہن ہوتا اور شرح کلیات میں اسکی پسند کیا ہے۔ لان المطر الصیفی لا یخلو عن بخار و دغان۔
 اور چرانی بادل گرہے والہ سے برسے وہ بالاتفاق بہتر ہے نسبت اوسکو کہ نہ گرہے والہ سے برسے

۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

بشرطیکہ ریلج عاصفہ او مہین نوین۔ وچہ اسکی یہ ہے کہ جلعی گر خبا نکمار کے مذہب پر تکرر دغان سے۔
 درجو کادولون میں محبتیں ہے ہوتا ہے۔ پس گر جسے بادل دغان وغیرہ سے صاف ہو جاتا ہے بشرطیکہ
 ریا ج قویہ شدیدہ سے مضر و ب نہو کیونکہ ایسہ ہوا سے بخیرہ مختلط ہوتے ہیں اور اگر بارش بری ج رہے ہو
 اور ریا ج عاصفہ شدیدہ بھی او مہین ہوں تو ایسا پانی روکارت سے خالی نہیں۔ اور اصلاح قوی او سکی جو
 ہی۔ جکا ذکر عنقریب ہوتا ہے۔ اور بعض کا قول یہ ہے کہ آب نھر اور چشمہ کا عمدہ ہے لیکن اسکی
 استحکال فضیلت کیواسطہ چند شروط متذکرہ ذیل مقرر ہیں۔ اول یہ کہ منبع او سکا خالص ہو یعنی
 جس زمین سے وہ چشمہ خارج ہوتا ہے نیک ہو اور نظرونی اور کبرتی وغیرہ نہو۔ دوم یہ کہ شیل او سکا
 خاک پاک یا سنگیہ نہ ہو کیونکہ جس چشمہ کا شیل سنگیہ نہ ہو گا تو وہ عفونت سے بے بیہ ہو گا سہذا جو پانی
 خاک خالص پر جاری ہو وہ بہتر ہے بہ نسبت او سکی جو سنگیہ نہ ہو پر جاری ہو کیونکہ خالص مٹی جب پانی
 سے ملکر نشین ہو جاتی ہے تو پانی شوائب رویہ سے صاف ہو جاتا ہے۔ سوم یہ کہ جنوب سو شمال
 کی طرف بہتا ہو جیسا دریا ی نیل وغیرہ۔ یا جنوب شرق کی طرف جاری ہو مثل دریا سے گنگہ وغیرہ۔
 پس جو دریا ی لو رب سے پیچیم کو بہتا ہو باوتر سے کہن کو آتا ہو او سکا پانی ناقص اور خراب ہے
 چارم یہ کہ پانی بلند سے نیچے گرتا ہو کیونکہ یہ امر بات تیزی حرکت آب ہے اور سرعت حرکت کی
 موجب مزید لطافت جو تراب ہے۔ چشمہ کہ منبع او سکا بے ہو او سکی مراد یہ ہے کہ پانی چشمہ کا
 اوس جگہ سے بہتر ہے کہ تخرج سے دور ہو کیونکہ کثرت حرکت کی موجب لطافت ہے لیکن یہ
 اوس صورت میں ہے کہ رستہ میں اور پانیوں سے مختلط نہو اور زمین ردی پر بھی بخیر نہ کیا ہو ورنہ
 قویہ منبع کے پانی عمدہ ہے۔ ششم یہ کہ خفیف الوزن اور سبک ہو اسلئے کہ خفیف وزن کی دلیل
 قلت ارضیت کی ہے اور وہ سبب لطافت ہے۔ اور طریق وزن پانی کے جو شیخ سے منقول ہیں وہ
 دو ہیں۔ اول یہ ہے کہ ایک پیانہ پانی سے پر کریں اور او سکو وزن کریں پس او سکو پھینکیں بعدہ دو
 پانی سے اوسی پیانہ کو بہرین او زہستور وزن کریں جو وزن میں کمتر ہو گا وہی افضل زیادہ ہو گا۔ دوم یہ
 کہ دو قطعہ روی زمین کے متساوی الوزن لین دو پانیوں سے جدا جدا کر کریں پس او کو خوب خشک کریں بعدہ
 او کو وزن کریں جو سبک اور خفیف ہو گا وہی پانی بہ نسبت دوسرے کے افضل اور عمدہ ہو گا اور جب
 زیادتی وزن کی مراتب ثقل کے دریافت ہو جائیگی۔ ہفتم یہ کہ پانی والہ کے زعم میں شیرین معلوم ہو
 اور طراوت اور شیرینی او سکی لطافت کا نشان ہے۔ چونکہ آب مرثہ کچھ مزہ نہیں رکھتا اسلئے کہ وہ
 رکن بسیط یا قریب بسیط ہے اور اشیاء کذا یحید میں مزہ اور بوی وغیرہ کو خاص اجسام مرکبہ سے ہے

انہی میں سے ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

نہایت

سہین ہوتا ہذا انکینی اور شیرینے پینے والہ کے زعم پر عتبہ کی گیتی نہ اوسکی ذات میں لحاظ کی گیتی ہے بہرہم
یہ کہ جب شراب سیرانی کو مزاج کرین تو تھوڑا سا پانی تیزی شراب کو دور کرتا ہے اور یہ بھی موجب نفی
ہے۔ اہم یہ کہ پانی کثیر القدر ہو کیونکہ بنا بر کثرت کے اختلاط و فسادات سے جلدی متاثر نہیں ہوگا۔
وہم یہ کہ شہید الجریان ہو کیونکہ حرکت قویہ مزید لطافت ہے۔ یا زہم کہ یہ جلدی سرد ہو نیوالا اور
جلدی گرم ہو نیوالا یعنی موسم سرما میں جلدی سرد ہو جاوے اور موسم گرما میں جلدی گرم ہو جاوے۔ و زہم یہ کہ بعد
پینے کو فوم شدہ جلدی فرو ہو جاوے اور پیاس کو بند کرے اور پھلوں میں تندہ طاهر ہو نیز ہم یہ کہ جو کچھ دین کاویں
جلدی بھگیاوے۔ صفات مذکورہ سوائے لطیف پانی کے اور کسی میں نہیں پائی جاتیں۔ جب یہ تمام شرائط
اکثر موجود ہوں تو پانی چشمہ اور نھراؤ کی تا کلیں کے نزدیک بہتر اور عمدہ ہوگا۔ اور بعض اطباء نے
اختلاف مذکورہ کے رنج کرینک سے یہ نظائش نکالی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ آب باران میں حیث اللہ
آب نھراؤ چشمہ سے بہتر اور عمدہ ہے لیکن بسبب نہایت لطافت کے جلدی متعفن ہو جاتا ہے اور بعض
اوسکا موجب عفونت اختلاط اور باعث اینداز و شہد اور احوال ہے۔ پس آب باران میں حیث اللہ
آب نھراؤ سے بہتر ہے لیکن بسبب نقصان عارضی کے کہ عفونت کو جلدی قبول کرتا ہے م اکثر اطباء نے
آب نھراؤ کو اس پر فضیلت دی ہے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ جس چیز میں ضرر کم محسوس ہو وہ اپنی مادیات
بہتر ہے۔ بای وجہ کان۔ اور سرعت تعفن آب باران کو توجہ میں اختلاف ہے شیخ وغیرہ اتارے
اوسکی کچھ لکھتے ہیں اور بعض دیگر کچھ اور ہی کہتی ہیں لہذا تفصیل اوسکی موجب تطویل سمجھ کر ترک ہو
قائدہ جس شخص کے مزاج مستعد عفونت ہے اور آب باران کے استعمال سے مضطر اور لاچار ہو۔
چاہے کہ جو صحت کو استعمال کرے کیونکہ ترشی مانع عفونت ہے نصہ صاودہ اشیا جبکہ مزاج سرخ
مع الحموضہ ہو۔ ماسوا اندون کے کہ آب باران اور آب نھری تمام پانی ردی ہیں۔ چنانچہ دوسری فصل میں
تشریح اوسکی کی جائیگی۔ **فصل دوم آب قنی اور آب چاہ اور آب نرا اور آب ستادہ اور آب معدنیات**
کے بیان میں۔ اور احکام ہر ایک کے چند فوائد ذیل میں لکھے جاتے ہیں قائدہ اول معنی عین
اور احکام قنی اور چاہ اور نر کے بیان میں۔ جاننا چاہئے کہ خداوند تعالیٰ کے حکم سے پانی زمین میں
مسکون ہوتا ہے وجہ اوسکی یہ ہے کہ تاثیر حرارت اور خاصیات کو اکٹھے سے زمین اور پانی سے
رجو بسبب خلا کے زمین میں تداخل کرتا ہے (انجہ پیدا ہوتے ہیں اور بسبب ناریت کو مقصود
خروج کے حرکت کرتے ہیں پس جب کو راہ پاتے ہیں اوسیطرت کو مائل ہو جاتے ہیں۔ پس
جب انجہ مذکورہ زمین میں منتشر ہوتے ہیں بروقت ارضی او پھر غالب ہو کر ناریت کو زائل کرتی ہے

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

رومی تر ہے۔ آو سین اور عین واقف میں یہ فرق ہے کہ عین واقف میں پانی نہ زمین آتا ہو اور آسین خوا
 زمین منساک سے جمع ہوتا ہے فاقترقا فرقاً صحیحاً۔ اور ان سب کو رومی ہونکی وجہ یہ ہو کہ پانی
 مذکورہ بندر سے تین اور مدت دراز تک زمین سے مختلط اور ٹپ رہتے ہیں اسلئے اون سے بعض اخلاط کا
 خون سے فائدہ دوم مارا کہ یعنی کٹرے پانی کے بیان میں۔ مخفی تر ہے کہ پانی استادہ تمام رومی
 کیونکہ جزای طب ارضیہ سے سبب عدم تحک اور طول کثرت کو شکر الا اخلاط ہیں۔ خصوصاً وہ حصہ
 کا یا وغیرہ اگر ہوں ایسے پانی کو عربی زبان میں ماراجامی کہتے ہیں اجام جمع اجمہ کی ہے۔ اور زیادہ رومی
 او سین سے اولیٰ نہروں کا پانی ہے جس میں عفونت ہو او کو اطباء مار البطارح بولتے ہیں۔ الغرض
 کٹر پانی آجائی ہو خواہ لطیف یا غیر اذکا معدہ سے موافق نہیں اور موجب کفایت کثیرہ ہے اوس سے
 پیرہ لازم ہے فائدہ سوم احکام میاہ معدنیہ اور عقیقہ کے بیان میں۔ یہ تمام پانی صحیح معتدل نہروں
 کے لیے رومی ہیں لیکن بعض پانیوں میں کچھ ایک امراض کے لیے منفعت ہوتی ہے جیسا فیصلہ میں
 بیان آتا ہے۔ اسلئے انکی پیشگی عادت کرنی چاہیے بلکہ امراض میں استعمال انکی مجوز ہے۔ صرح بہ
 صاحب اکمال والجمیلانی فی شرح القانون۔ داورۃ انکی بھی سبب اختلاط اجزای غریبہ ارضیہ
 اور تکلیف آب بزاج منبہ ہے۔ الغرض جس پانی میں گھاس ہو حکم اوسکا شل پانی آجائی کی ہے
 اور باقی معدنیات سوا انہی اور فضی اور حدیجی کہ بنابر فساد جو ہر معادن کے مختلف الرادۃ ہیں۔
 جیسا مزاج معدن کا ہوگا ویسا ہی پانی کا۔ لیکن مینوں پانی مذکورہ مفید اور مقوی ہیں اسلئے کہ وہ
 اور فضی مفرح دل اور مقوی ارواح ثلثانہ ہے۔ اور حدیدی مقوی احشاء اور مصلحت اعضا اول
 مزیل طحال اور اسہال اور جھوک قوت باہ ہے اور جب انکو گرم کر کے عہدہ پانی میں سرد کریں یہاں تک
 کہ پانی اونکی قوت حاصل کرے تو حکم اوسکا پانی معدنی کا ہوگا۔ انقیاء توصیف اور تعریف
 طلانی اور فقری اور انہی سے یہ وہم نکلیا جاوے کہ اب چشمہ اور باران سے بہتر ہے کیونکہ بعض
 فوائد کا موجب فضل کلی کا نہیں ہو سکتا۔ فایۃ الامر یہ ہے کہ پانی مذکورہ بہ نسبت اور میاہ معدنیہ کے
 بہت قلیل الرادۃ ہیں اور منافع سے مقرون۔ پس بمنزلہ دوا کے سمجھنا چاہیے اسلئے ہمیشہ استعمال
 انکا مثل دوا کے ممنوع ہے کیونکہ یہ مسئلہ منفق علیہ ہے کہ نام پانیوں معدنیہ سے عسر و دل پیدا
 ہوتا ہے چنانچہ فائدہ آئندہ میں بیان کیا جائیگا۔ فائدہ چہارم میاہ ثلجیہ اور جب یہ کے
 بیان میں۔ تلخ عربی زبان میں برف کو کہتے ہیں اور وہ ہوا ہے کہ سبب برودت کے نسبت ہو کہ زمین
 پر گر گئی ہے اور جمد بخ کو بولتے ہیں اور وہ پانی ہے کہ سبب برودت کو نسبت ہوتا ہے۔ جانا جائز

۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اسلیو مانی کو معدہ سو فوراً جذب کرتی ہیں اور یہ امر بھی گذر چکا ہے کہ سرد پانی مع سردی اپنے کے
اگر اعضاء درجہ تک موصول ہوگا تو باعث انطفا سے حرارت غریزی اور موجب استسقا ہوگا اسلئے
اس سے بھی اجتناب لازم ہے۔ اور چونکہ جماع متعجبہ باوجود متعین اعضاء کے اوکو خشک بھی کرتا ہے
اسلئے پانی سرد دینا بعد اوستے بھی مضر ہوگا چارم یہ کہ حمام کر نیچے بعد پانی پیا جاوے اس جگہ بھی وجہ
امتناع کی وہی ہے جو ابھی مذکور ہوئی ہے۔ بخشم یہ کہ بعد سہل کے آب سرد پیا جاوے والد لیل
بامرفا میں حمام اور سہل کے بعد آب سرد دینا بہت مضر ہے۔ احتیاء آب سرد اوقات مذکور
میں مینا کئی ایک امراض مثل عرثہ اور حذر اور ضعف وغیرہ پیدا کرتا ہے پس پرہیز اس سے ضروری
اور آجیانا اگر افسان مضطر ہو کر اوقات منہ میں پانی پیے تو چاہیے کہ پانی سے اول کلی کرے اور
جرم نہ کر کے پھلے شاید اس حکمت سے پاس رفع ہو جاوے اور اگر کفایت نہ کرے تو ضرور ہے
کہ قدری غذا اول تناول کرے اور بعد اس کے تھوڑا سا پانی پیے تاکہ پانی سبب اختلاط غذا کی جلدی
اعضا ریشہ تک نفوذ نہ کرے۔ بیان مذکورہ صدر سے صاف ظاہر ہے کہ جب کوئی شے محض غذا ہو
پانی میں ملا دیں تو اس کو غلیظ کرنی ہے اور نفوذ سردی سے باز رکھتی ہے کیونکہ اس حالت میں صرٹ
پانی نہیں ہوتا ایسے پانی کی استعمال بہ نسبت صرٹ پانی کے قلیل المضرة ہے۔ ششم یہ کہ پانی میوہ جات
ترکے بعد پیا جاوے خواہ آب سرد ہو خواہ گرم۔ باعث اوستا یہ ہے کہ اجتماع مائیت میوہ جات اور
پانی کا سبب اختلاف خبیث و رتقہ و خبیث کر مسئلہ فساد ہے اور موجب اخلاط اکملہ اور
اورام اور قروح خبیثہ ہے اور چونکہ بطبع کثیر الرطوبت اور سہل العفون ہے پانی اس کے ساتھ جمع کرنا
روی اور ناقص تر ہے خواہ بطبع ہندی ہو خواہ غیر اوستا یعنی تربوز ہو یاہ خربوزہ پانی اس پر بالکل
نہ پیا جاوے چنانکہ کہ وہ معدہ میں ہو۔ ہاں اگر پانی میوہ جات سے اول پیا جاوے اور میوہ جات
بعد اس کے کھائی جاوے تو کچھ مضائقہ نہیں بشرطیکہ پانی معدہ سے جگہ تک پہنچ گیا ہو ورنہ بدستور
منوع ہے لان المنی عنہ ہو اجتماع عما ہما وچرکان وقد حصل۔ ولتتم اقال طیب ہیت میوہ
بر آب و آب بر میوہ عاقلان را بنیاد این شیوہ بہ ہفت قسم یہ کہ وقت خواب کے یا بعد اس کے
فوراً پانی پیا جاوے خواہ بعد پانی پینے کے خواب کرے یا کرے اور بدستور وقت شب آہستہ دینا
منع ہے۔ اور موجب منع اوقات مذکورہ میں یہ ہے کہ اکثر امراض داغی اس سے پیدا ہوسکتی ہیں
مگر منع کی نہیں کیونکہ اگر کوئی شخص مجروری المزاج ہو۔ یا اہام گراہوں۔ یا طعم آخر روز یا
رات کو کھایا ہو تو ایسے شخص کو رات کی وقت خواہ قبل خواب خواہ بعد خواب ضرر نہیں رکھتا۔

بہرہ سبب
لکھ اور لیل
وہ سبب وہ بھی
گذری کر دیا
علا کا ہے
علا دل کا
جگہ

کیونکہ غریزی حرارت سے جو اعضاء تک نفوذ نہ کرے اور اس کے ساتھ کہ پانی سبب اختلاط غذا کی جلدی اعضا ریشہ تک نفوذ نہ کرے۔ بیان مذکورہ صدر سے صاف ظاہر ہے کہ جب کوئی شے محض غذا ہو پانی میں ملا دیں تو اس کو غلیظ کرنی ہے اور نفوذ سردی سے باز رکھتی ہے کیونکہ اس حالت میں صرٹ پانی نہیں ہوتا ایسے پانی کی استعمال بہ نسبت صرٹ پانی کے قلیل المضرة ہے۔ ششم یہ کہ پانی میوہ جات ترکے بعد پیا جاوے خواہ آب سرد ہو خواہ گرم۔ باعث اوستا یہ ہے کہ اجتماع مائیت میوہ جات اور پانی کا سبب اختلاف خبیث و رتقہ و خبیث کر مسئلہ فساد ہے اور موجب اخلاط اکملہ اور اورام اور قروح خبیثہ ہے اور چونکہ بطبع کثیر الرطوبت اور سہل العفون ہے پانی اس کے ساتھ جمع کرنا روی اور ناقص تر ہے خواہ بطبع ہندی ہو خواہ غیر اوستا یعنی تربوز ہو یاہ خربوزہ پانی اس پر بالکل نہ پیا جاوے چنانکہ کہ وہ معدہ میں ہو۔ ہاں اگر پانی میوہ جات سے اول پیا جاوے اور میوہ جات بعد اس کے کھائی جاوے تو کچھ مضائقہ نہیں بشرطیکہ پانی معدہ سے جگہ تک پہنچ گیا ہو ورنہ بدستور منوع ہے لان المنی عنہ ہو اجتماع عما ہما وچرکان وقد حصل۔ ولتتم اقال طیب ہیت میوہ بر آب و آب بر میوہ عاقلان را بنیاد این شیوہ بہ ہفت قسم یہ کہ وقت خواب کے یا بعد اس کے فوراً پانی پیا جاوے خواہ بعد پانی پینے کے خواب کرے یا کرے اور بدستور وقت شب آہستہ دینا منع ہے۔ اور موجب منع اوقات مذکورہ میں یہ ہے کہ اکثر امراض داغی اس سے پیدا ہوسکتی ہیں مگر منع کی نہیں کیونکہ اگر کوئی شخص مجروری المزاج ہو۔ یا اہام گراہوں۔ یا طعم آخر روز یا رات کو کھایا ہو تو ایسے شخص کو رات کی وقت خواہ قبل خواب خواہ بعد خواب ضرر نہیں رکھتا۔

اور معذرا حوط ہے کہ جب رات کو پانی پیے فوراً نہ سووے بلکہ تھوڑا عرصہ بیٹھ کر چیت کرے یا چلے پھرے
رہے بعد اسکی سووے کیونکہ بعض جگہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ جب رات کو پانی پیکر فوراً سو گئے داغ نہیں پڑ
ہوا ہے اور بدستور جب خواب سے بیدار ہو جب تک جو اس جمع نہوں اور طبع بحال نہو پانی نہ پینا چاہی
اگرچہ معذرا طعام سے خالی نہو اور ویسا ہی متانت پیا س کا ذب کی نہ کرنی چاہیے۔ بعض جہاں
عقل اور حکمت سے بڑے بھرہین منہیات مذکورہ پر ہر طور سے نقض کرتے ہیں کہ ہم اکثر منہیات طب
کو استعمال میں لاتی ہیں اور معذرا ضرر نہیں پاتے۔ مگر یہ نقض اونکا مردود ہے کیونکہ حسب قدر منہیات
مذکورہ ہوتے اور ضرر اونکا مبالغہ نہیں ہوا ہے کچھ لازم اور ضرر نہیں کہ اونپر ضرر فوراً مرتب ہو ورنہ
اکثر اوقات بعد طول ایام کے ضرر اونکا ظاہر ہوتا ہے۔ لہذا شیخ نے بحث ہذا میں کہا ہے وہی علم
لیضہ فی الحال لیضہ علی طول الایام والا معان فی اس۔ باعث اسکایہ ہے کہ نظر جہلا کی مثال
پر مجبور ہے اور نظر حکما کی آجل پر مقصور ہے یہ خیال نہیں کرتے کہ کسی ایک چیز پر عالم جانی میں
سبب قوت اور زور کے ضرر نہیں دیتی مگر ضعیفی اور پیری میں ثمرہ اونکا معلوم ہوتا ہے پس
جبکہ محققین نے منع فرمایا ہے اوس سے پرہیز واجب ہے حالانکہ کتب فقہ سے یہ بات یاہ ثبوت
کو پہنچ چکی ہے کہ جو شے طباً منہی غرضت ہے اور اسکی ترک میں شرع کی بھی مخالفت نہیں
ہوتی اوسکا ارتکاب شرعاً بھی ممنوع ہے مشرب سوم اس بیان میں کہ وہ پانی مختلف کو جمع کرنا
ممنوع اور زاروا ہے۔ تحقیق نہ ہے کہ اہل تجربہ نے تصریحاً منع فرمایا ہے کہ سعدہ میں آب نھر اور آب
چاہ جمع نہ کرنا چاہیے۔ ہاں اگر ایک پانی سعدہ سے گزر چکا ہے تو دوسرا پانی دنیا کچھ مضائقہ نہیں
اور قرشی نے شرح قانون میں لکھا ہے کہ ہم نے کئی بار تجربہ سے معلوم کیا ہے کہ اجتماع دو پانی مختلف
کا محدث نفع اور قراقرہ ہوتا ہے۔ پھر اوس جگہ قرشی نے لکھا ہے کہ باعث اسکایہ ہے کہ وہی دو ذریعہ
لطافت اور غلطت میں مختلف ہیں کیونکہ یہ بات پر ظاہر ہے کہ آب چاہ غلیظ اور آب نھر لطیف ہوتا
ہے پس جب علت فساد کی معلوم ہوتی تو اس سے حکم اجتماع اور عدم اجتماع کا اور پانیوں مختلف میں
سبھی معلوم ہو سکتا ہی۔ غرض اس تقریر سے یہ ہے کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ عدم اجتماع صرف
آب چاہ اور آب نھر ہی پر منحصر ہے لا غیر بلکہ آب چاہ اور آب بارش۔ اور ایسا ہی آب نھر اور آب
باران میں بھی اجتماع ممنوع ہے۔ غایت یہ ہے کہ چونکہ آب نھر اور بارش میں فرق کمتر ہے
لہذا انکی اجتماع سے ضرر بھی کمتر ہوگا۔ اور نہیں تو عند تحقیق جب پانی ایک چاہ کا دوسرے
چاہ سے لطافت اور کثافت میں مختلف ہو تو انکو بھی باہم جمع کرنا باعث قراقرہ اور نفع ہوتا ہے

[illegible]

شعبہ ۹ و جلد ۱
نمبر ۱۲۳
۶ دسمبر ۱۹۰۵ء
غالب اساتذہ
منجریا ہوا
اوس سے ۱۲
شعبہ کریم آباد
فرد سوار اور
ملک تحقیق کی
روستے میں
اللہ عزوجل
جو شکر ادا کرو

عبدالله بن محمد بن عبد الله

منعوم ہوگی۔ جب حقیقت پانی سرد کی اور مائع اور مضار و اسکو معلوم ہوتی اب آب گرم اور نیم گرم کا احوال سنو۔ جا مانا چاہیے کہ استعمال اونکا ناروا ہے ہاں اگر بسبیل علاج پیا جاوے تو کچھ مضائقہ نہیں مثلاً جب ارادہ کرے کہ پیکار ہو تو اوویہ سے اور کب فائزین ملا کر ملاوین۔ کیونکہ آب نیگرم خود بھی مقی ہے۔ مقی سے مانا اسکا محمد ابرہہ معاون سے ہوگا۔ اور جب سبیل معده اور اطلاق طبیعت منظور ہو تو آب گرم ملاوین اسی لیے بعد جوب، اور سفوف مسہلہ کے آب نیگرم ملا یا جاتا ہے۔ اور ایسا ہی پیاس کا ذب کو تسکین دینا ہے۔

ففساء الاعضاء عن المادة اللزجة۔ مگر بہت استعمال اسکی ہرگز نہ کرنی چاہیے۔ کیونکہ کثرت اسکی معده کو سست کرتی ہے۔ اور جس پانی کو بعد طبع کے سرد کیا گیا ہو وہ لامحالہ قلیل النفع ہے۔ اور حرور و خراج کے لیے مناسب ہے۔ اور باقی احکام آب سرد اور گرم کے اسی باب میں مذکور ہو چکے ہیں مشرب پیس

پیاس صادق اور کاذب کے بیان میں۔ اور طریق پانی پینے کا اور متعلق بہ بھی اسی میں بیان کیا جا چکا۔ تحقیق یہ ہے کہ پیاس صادق جو متفق علیہ اطباء سے وہ یہ ہے کہ نابار جنسیاج بدن اور اعضا کے رطوبت کی طرف ہوتا کہ عوض طو بات متخلکہ کا ہو جاوے۔ یا بواسطہ ازالیہ سوست اور حرارت کی نہ سبب ترقیق طعام مالولہ کے ہو۔ اور جو پیاس ایسی نہ ہو جو ہر اطباء کو پیاس کا ذب کہتے ہیں۔ اوقید جمہور کی رائے کی گئی ہے کہ بعض اقسام اس کے پیاس صادق میں داخل ہیں جیسا ابھی مذکور ہوتا ہے۔ جانا چاہیے کہ پیاس کاذب جسکا ذب متفق علیہ اطباء ہے اور مطاوعت اسکی منہی ہے وہ جو کہ خلط نمکین غلیظ مثل بلغم شور یا خلط نرج شدید ایسے مثل بلغم خسی کے یا خلط غلیظ شدید ایسے مثل سوداے احتراقی کے۔ معده میں جمع ہو جاوے۔ پس طبیعت واسطہ غسل مواد مذکورہ کے پانی کو طلب کریں۔ اور اسکا خاصہ یہ ہے کہ پانی سرد پینے سے زیادہ ہوتی جاتی ہے اور جب پیاس پر صبر کریں باز رہ سو جاوین تسکین ہو جاتی ہے کیونکہ ادہ معطش معده سے تحلیل ہو جاتا ہے۔ اور جو پیاس بوجھان و طعام کے (ابو جود بہت پانی پینے کے) وقت ہضم طعام کے ظاہر ہو اسی قبیل سے ہے۔ اور پانی مینا وقت پیاس کا ذب کے مضر ہے چاہیے کہ اسکو استنشاق ہو اور بار بار دھوئے اس سے دفع کریں اگر اس سے بھی دفع نہ ہو تو کوزہ تنگ دہان سے تھوڑا سا پانی چوسیں۔ اور جو کہ مختلف فیہ ہے یعنی بعض اطباء اسکو پیاس کاذب جانتے ہیں اور بعض صادق مانتے ہیں پیاس محمودین اور سکاری کی ہے کہ اکثر انکو بعد خواب کے عارض ہوتی ہے۔ کیونکہ حرارت وقت خواب کے باطن میں جمع ہوتی ہے۔ بخ اول پرے اور قرشی ثانی پر۔ چنانچہ شیخ نے فرمایا ہے مطاوعہ عطش الکاذب فی اللیل کما یعرض للسکری والنحوین ضار جدا۔ اور قرشی نے کہا ہے ریشہ ان کا بان عطش السکران والنحوین ایس کا ذب لاناہ حادث عن

۱۴۰۰: سیریز کریمہ ایک مضمون کیونکہ وہ حرارت کے لیے سکن اور سطحی جسم ہیں

تین کشتہ بہ کشتہ - و اما فی ان سبکی کا نیا اذ کان یمن بغم لزوج او غلیظ او مالح - و اذ کان
 شراب کم اسرار او لطمہ لظاہر لایجل حرارۃ المعده بسبب التشنج اشہد اب لہا علیس ذالک الشرع غری
 بنوعہم لانیہ سیکہ ہنگامہ الخورۃ و یطغما - اور جو پیاس برون کھانستہ ظاہر ہوتی ہے وہ بھی مختلف فیدہ ہو
 اور دیر را جو پیاس کہ تناول کنند یہ غلیظہ لزوجہ سے شغل مچھلی تازہ اور ہر لپ اور کیکہ پاپو وغیرہ سب ظاہر
 ہوتی ہے وہ بھی مختلف فیدہ ہے اور دلائل ہر ایک کے اپنی جگہ یہ مذکور ہیں انقباض پانی پینے والے کو چاہئے
 کہ تدریج اور آمیتگی پینے اور ایک دم سے نہ پینے اور ناشائی پینے ہیں و قنات کا لحاظ رکھ اور وقت بوقت
 اور درمیانہ کر پانی کی برتن کو ایک طرف کر کے تا بخارج نفس کا پانی میں نہ پہونچے کہ ضرر رکھتا ہے بعض
 عوام الناس من مشہد اوٹیا کر پانی و سوا وین الترمین اس طریق سے ہر نیز لازم ہے کیونکہ احتمال ہے کہ
 پانی قصبہ تیرہ میں داخل ہو کر کمانشی مفرط کا باعث ہو اور سوا اسکی اور کئی آفات کا بھی خوف ہو -
 اور حسن اور بہتر یہ ہے کہ برتن آخوڑ کشادہ دہن ہو تاکہ تمام چیزیں اس میں نظیر پرین اور سفید مثل
 برتن چینی اور بلورین کے ہوتا کہ اگر تھوڑی سی چیز او سین گرجاوسے تو فوراً معلوم ہو جاوے - و ششکل
 برتن کی ایسی ہو کہ پانی او سین کمتر ساوے اور دیکھنے میں زیادہ معلوم ہو تاکہ نفس کو بناط او سکی سیری
 شکم حاصل ہو اور پینے میں کم آوے اور برتن آخوڑ ہر چند لطیف تر ہو خوشتر ہے - اور واضح ہو
 کہ برتن قلعی سفید بن پانی پینا پیاس کو فوراً بند کرتا ہے اور برتن سی میں پینا سخت جزام ہے -
 العیاذ باللہ مگر اغلب ہے کہ یہ حکم بفرض صدق اوس برتن سے مخصوص ہے جو قلعی دار نہو خیاچہ
 پیچہ بھی بیان ہو چکا ہے - اور برتن سین اور طلائی میں پینا اگرچہ مقوی دل او نفی ضعیف و خفقان ہے
 لیکن جہاں تک ہو سکے استعمال اوکی نہ کرنی چاہیے کہ حدیث شریف میں منع بہ تهدید واقع ہوا ہے
 شہید یہ اگر کسی کو پیاس پر صبر ممکن نہو خواہ حالت صحت میں خواہ مرض میں اور پانی زیادہ پیا جاوے
 تو مناسب ہو کہ وقت امتلا سے معده کے تفرق نہ کرے تاکہ زیادہ پینے سے محفوظ رہیں - متممہ صحبت پانی
 احکام شلث کے بیان میں - اور ہمیں ایک قاعدہ اور چار تدبیریں ہیں قاعدہ معانی شلث اور
 او سکو فوائد اور منافع کے بیان میں - واضح ہو کہ طریق اطبا یوں ہے کہ بعد تیز کرب کی تدبیر شراب کی کچھ تھو
 ہیں مگر چونکہ شراب قیطع الحرمۃ اور خبث العین ہے اور مباشرت او سکی منجملہ کبار ہے اور اخبار اور احادیث
 او سکی خیانت پر وارد ہیں اور پینے والے او سکی شرع شریف کی رو سے بلا شک مورد لعنت ہیں -
 اسلئے اکابر مشرب اب کے بنیان نہیں ہوتے اور بجائے او سکی احکام شلث کی بیان کئی جاتی ہیں کیونکہ
 منافع او سکا منافع شراب سے قریب ہیں اور سوزانہ و یک شغین کرج کے اور ایک روایت میں محمد صاحب کے

اس میں خفایان
 کیا کیکہ سب
 علیہ نانی کلا
 علیہ سوا کر کلا
 قہ خدا
 پناہ دے ۱۷
 علیہ یمن
 اوکی یقینی
 سے ۱۷
 علیہ ذرات
 اوکی پیدو
 حقیقت
 سب کو کلا
 علیہ انکسار
 اور امام
 بیست ج

بھی حلال ہے جسے ہایہ نقہ اور دیگر کتب فقہ حنفیہ کے اندر مصرح ہے۔ مگر چونکہ طہیت مثلث کی مشروط بشرط ذیل ہے اسلئے شرائط اسکی ذکر کرتے جاتے ہیں تاکہ آدمی اوس سے غافل نہ ہو۔ مخفی نہ رہے کہ مینا مثلث کا چاہیے کہ بہ نیت تقویت بدن اور دو اور قیام عبادت کے ہو مگر سقہ در نہ پئے کہ سکہ محرم تک موت پہنچے۔ اور سکہ محرم وہ ہے کہ ہڈیاں اور بکرو اس کا موجب ہو۔ پس اگر بقصد لہو اور بازی کے پیا جائے تو متفق علیہ حرام ہے۔ اسی لیے چونکہ عوام الناس کو اجتناب اور احتراز اوس سے متعسر اور مشکل تھا امام محمدؒ فرمایا کہ کربلہ کو عموماً لحاظ مثلث اور خرطیہ الحدیث کے حرام کہا ہے اور علماء زمانہ نے بھی فتویٰ اسی پر دیا۔ انفرض چونکہ مثلث مذہب شیخین میں حلال ہے پس اگر بسبب تعدد اوی یا تقویت بدن اور قیام عبادت کے استعمال اسکی کیا جائے اور اس کے شرائط بھی ملحوظ رہیں تو اغلب ہے کہ عند اللہ اخذ ہوگا لان اصل بر دایۃ الثقات پس مایا و اخذ علیہا عالما۔ چونکہ ماہیت مثلث میں اختلاف ہے اسلی بیان اسکا بھی ہر ضروری ہو تاکہ معلوم ہو کہ مینا طہیت اور طہیت کا کوئی شے مثلث ہے۔ جانا چاہیے کہ نزدیک تمام فقہاء اور اکثر اطباء کے مثلث وہ ہے کہ صرف شیرہ انگو بخت کا بغیر پانی کی جوش دین اور جھاک اوتا رہے۔ یہ بیان تک کہ دو حصہ اسکی جلی وین اور ایک حصہ باقی رہا جائے۔ پس اب نختار ہیں کہ اسکو ویسا ہی نچو اور یا تھوڑا سا پانی اوس میں اضافہ کر کے اور ایک جوش دین اس شیرہ میں جب تک سکر نہ ہو متفق علیہ حلال ہے اور بعض سیکر کے مختلف قیثہ۔ اور محمد بن محمود اہل نے شرح کلیات الیاتی میں یوں لکھا ہے کہ مثلث طہی وہ ہے کہ تین حصہ شیرہ انگو بخت اور ایک حصہ پانی ملا کر جوش دین بیان تک کہ ایک حصہ جلی اور دو حصہ باقی رہا دین اور اطباء طہن کیا ہے کہ اولی غلطی ہے کہ مثلث طہی کو مثلث فقہی سے امتیاز نہیں کرتے۔ انفرض طہت اور خرمن کا اختلاف مثلث فقہی سے مخصوص ہے اور محمد بن محمود اہل نے جو بیان کیا وہ اس حکم سے خارج ہے اور اہل شرع اسکو مثلث جمہوری کہتے ہیں جیسا فتاویٰ عالمگیری میں صریح ہے اور شیخ نے اسکو شراب مغسول سے موسوم کیا ہے بدون لفظ مثلث کے۔ صرح بہ الطیب الہروی فی بحر الجواہر اور حکم اسکا اگرچہ حرمت میں بادون خرمن ہے لیکن بہر حال مثلث فقہی سے حرمت میں رازد چونکہ بیان تفصیلی اس مسئلہ کا مفید مختصر مذکور کا لکھیں اسلئے بقصد رضوری الذکر تھا اوسی پر اقتصار کیا گیا ہے۔ اب جانا چاہیے کہ منافع مثلث فقہی کے قریب منافع خرمن یعنی تہ یا نہون صالح اور تقویت ہضم اور باہ میں مفید ہے اور ذات الجنب اور ذات الصدک کو سوہنہ ہو اور صاحب جلدی اور حصہ کو با نجا صحت نافع لیکن کثرت اسکی محرومی مزاجوں کے لیے مضر ہے۔ اور اس امر میں صلاح اسکی یہ ہے کہ اسکو پینے سے اول دو گھڑی آپلے گلاب یا بید مشک سے ملاوین۔ اگر یہ منافع مذکورہ ہے

۱۰

نہی از عین

عزیز میں

ہوئی

مجلس

کتاب

نہی از عین

عزیز میں

ہوئی

مجلس

کتاب

نہی از عین

عزیز میں

ہوئی

مجلس

کتاب

نہی از عین

عزیز میں

ہوئی

مجلس

کتاب

صاحب نظر حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلی

موتوف نہیں کہ مثلث جوش مارے اور سر او سین پیدا ہو لیکن او سین کچھ شک نہیں کہ بن حصول سکر کے فی ذات قوی الاثر ہو جاتی ہے۔ مگر مسکات کو تقدیر پینا کہ سکر تک نہ پہنچے یا اگر شرع میں منہی عمدہ اطباء کے ہاں یہی منع ہے لائن اس کے کید الرمز واللوح اس و یعلم احقسل و تحرب البدن اذا افوط فیہ ہل یرک۔ اور مثلث ثانی جب کو اہل شرع جمہوری کہتے ہیں اور شیخ نے اس کو شراب مغسول سے تعبیر کیا ہے حکم اس کا ممانع مذکورہ میں بھی برابر ہے کہ ہے۔ مع شے زائد علیہ وہ عجم الاضرار۔ پوشیدہ نہ ہے کہ جب یانی پینا خلاہ معہ پر اور بعد حرکت مفراط اور جماع اور سہل اور حمام اور بعد تناول میو جات کے (خصوصاً بطبخ کے) منہی ہے۔ ویسا ہی شراب پینا اوقات مذکورہ میں بھی عند الاطباء ممنوع ہے اسلے کہ وہ داغ اور عصب کے لیے مضر ہے اور مرض حار اور فصل حار میں اس سے تشنچ پیدا ہوتا ہے اور اختلاط عسل کا نیز خوف ہے۔ کذا قال اشیح فی القانون۔ اور حکم شراب مغسول کا بھی بکستور ہی جیلا مثلث فقہی کے کہ پینا اس کا اوقات مذکورہ میں بسبب غلط قوام کے کہ مانع سرعت نفوذ ہے) شدید المنع نہیں ہے۔ اور خلاہ معہ پر اور میوہ جات کے بعد مرکز مضر نہیں۔ چونکہ منصب طبیب کا سہا لجمہ ہر مرض کا ہے اندر اپنہ تدبیریں اور نوارض کی لکھی جاتی ہیں جو شراب سے عارض ہوتی ہیں تدبیر لذہ کی کہ بعد پینے شراب کو عارض ہوتی ہے۔ اور لذہ کے معنی سوزش کے ہیں معلوم کرنا چاہیے کہ جب کسی کو بعد پینے شراب کے سوزش مری اور نم معدہ میں ظاہر ہو تو چاہیے کہ آب انار مر یعنی ترش شیریں کو چوستا کرے تاکہ ذہ صفرا کو کافرو ہووے اور انار مر اسلیو کہا گیا ہے کہ صرف شیریں تحیل بصفرا ہو جاتا اور صرف ترش سبب قوت ترشی کے موجب سوزش ہو جاتا ہے اور معدہ کے لیے بھی مضر ہے لکن اہمیت اور فائدہ چوستا کا یہ ہے کہ گد زنا مری اور نم معدہ سے بتدریج ہو اور اگر قدر سے گلاب او سین آمیزان کرین تو بہتر ہے تاکہ معدہ کو قوت حاصل ہو۔ اور لائق ہے کہ قدر سے تخم انار بھی چٹا کر لکھا وین کہ وہ معین تقویت معدہ ہیں لیکن کثرت اس کی مفید نہیں بلکہ گونہ مضر ہے کیونکہ نفع اور رنج پیدا کرتا ہے۔ اور چاہیے کہ اس فن کو صبح کو شراب استسقی پانی سرد سے ملا کر تھوڑا تھوڑا نوش کرین کیونکہ موجب تقویت معدہ اور باعث پاکیزگی بھی کہتا ہے۔ اور قرشی نے کہا ہے کہ شربت وردہ اور لیمو اور حامض اسباب میں مستند ہیں اور قدر سے اغذیہ مناسبہ مثل مزدورہ رٹان کے کہ پودینہ سے خوشبو دار کیا گیا ہو کھا وین۔ اور معدہ حمام کرین کیونکہ اس میں تلہین اور تسکین داغ ہے مگر حمام اس صورت میں مجوز ہے کہ خوف تب نہ ہو ورنہ مضر ہو۔ اور علامات اور نشان آپ کو کسل اور عضاہ شکنی وغیرہ سے ظاہر ہیں۔ تدبیر اشتداد شراب کی بس کسی نے شراب کثیر لطف دار پی ہو تو صواب یہ ہے کہ تہ کرین پس اگر خود قوی ہو جاوے

وہ نہیں ہوتا
نہ لائق ہوتا
میں قوی ہو جاتا
عند الاطباء
ممنوع ہے
اور بعد تناول
میو جات کے
منہی ہے
وہ عجم
الاضرار
پوشیدہ
نہ ہے
کہ جب یانی
پینا خلاہ
معہ پر اور
بعد حرکت
مفراط اور
جماع اور
سہل اور
حمام اور
بعد تناول
میو جات کے
(خصوصاً
بطبخ کے)
منہی ہے
ویسا ہی
شراب پینا
اوقات
مذکورہ میں
بھی عند
الاطباء
ممنوع ہے
اسلے کہ
وہ داغ اور
عصب کے
لیے مضر ہے
اور مرض
حار اور
فصل حار
میں اس سے
تشنچ پیدا
ہوتا ہے
اور
اختلاط
عسل کا
نیز خوف
ہے۔ کذا
قال اشیح
فی القانون
اور حکم
شراب
مغسول کا
بھی
بکستور
ہی جیلا
مثلث
فقہی کے
کہ پینا
اس کا
اوقات
مذکورہ
میں
بسبب
غلط
قوام کے
کہ مانع
سرعت
نفوذ ہے
) شدید
المنع
نہیں ہے
اور خلاہ
معہ پر
اور میوہ
جات کے
بعد
مرکز
مضر
نہیں
چونکہ
منصب
طبیب
کا سہا
لجمہ
ہر مرض
کا ہے
اندر
اپنہ
تدبیریں
اور
نوارض
کی
لکھی
جاتی
ہیں
جو
شراب
سے
عارض
ہوتی
ہیں
تدبیر
لذہ کی
کہ
بعد
پینے
شراب
کو
عارض
ہوتی
ہے
اور
لذہ
کے
معنی
سوزش
کے
ہیں
معلوم
کرنا
چاہیے
کہ
جب
کسی
کو
بعد
پینے
شراب
کے
سوزش
مری
اور
نم
معدہ
میں
ظاہر
ہو
تو
چاہیے
کہ
آب
انار
مر
یعنی
ترش
شیریں
کو
چوستا
کرے
تاکہ
ذہ
صفرا
کو
کافرو
ہووے
اور
انار
مر
اسلیو
کہا
گیا
ہے
کہ
صرف
شیریں
تحیل
بصفرا
ہو
جاتا
اور
صرف
ترش
سبب
قوت
ترشی
کے
موجب
سوزش
ہو
جاتا
ہے
اور
معدہ
کے
لیے
بھی
مضر
ہے
لکن
اہمیت
اور
فائدہ
چوستا
کا
یہ
ہے
کہ
گد
زنا
مری
اور
نم
معدہ
سے
بتدریج
ہو
اور
اگر
قدر
سے
گلاب
او
سین
آمیزان
کرین
تو
بہتر
ہے
تاکہ
معدہ
کو
قوت
حاصل
ہو
اور
لائق
ہے
کہ
قدر
سے
تخم
انار
بھی
چٹا
کر
لکھا
وین
کہ
وہ
معین
تقویت
معدہ
ہیں
لیکن
کثرت
اس
کی
مفید
نہیں
بلکہ
گونہ
مضر
ہے
کیونکہ
نفع
اور
رنج
پیدا
کرتا
ہے
اور
چاہیے
کہ
اس
فن
کو
صبح
کو
شراب
استسقی
پانی
سرد
سے
ملا
کر
تھوڑا
تھوڑا
نوش
کرین
کیونکہ
موجب
تقویت
معدہ
اور
باعض
پاکیزگی
بھی
کہتا
ہے
اور
قرشی
نے
کہا
ہے
کہ
شربت
وردہ
اور
لیمو
اور
حامض
اسباب
میں
مستند
ہیں
اور
قدر
سے
اغذیہ
مناسبہ
مثل
مزدورہ
رٹان
کے
کہ
پودینہ
سے
خوشبو
دار
کیا
گیا
ہو
کھا
وین
اور
معدہ
حمام
کرین
کیونکہ
اس
میں
تلہین
اور
تسکین
داغ
ہے
مگر
حمام
اس
صورت
میں
مجوز
ہے
کہ
خوف
تب
نہ
ہو
ورنہ
مضر
ہو
اور
علامات
اور
نشان
آپ
کو
کسل
اور
عضاہ
شکنی
وغیرہ
سے
ظاہر
ہیں
تدبیر
اشتداد
شراب
کی
بس
کسی
نے
شراب
کثیر
لطف
دار
پی
ہو
تو
صواب
یہ
ہے
کہ
تہ
کرین
پس
اگر
خود
قوی
ہو
جاوے

فصل اول اور نہین تو پانی بہت پین اور یا شہد ملا کر نوش کر کے تے کرین اور بعد حمام میں نہاؤں تاکہ
بقیہ فضل شراب کو تحلیل ہو جاوے۔ اور بعد روغن سے شہ بدن کی بہت کرین اور خیاب کے لیے
کوشش کریں تاکہ طبیعت کو استراحت ہو۔ جانا چاہیے کہ آب نیگرم اکثر مزاجوں میں تو یہ کپڑا سانی
کرنا ہی لیکن بعض اشخاص میں سرد پانی بھی موجب سہولت تے ہوتا ہے اور یہ وی لوگ ہیں جن کے
معدہ ضعیف اور اخلاط اوس کے رقیق ہوں۔ تندرستوں کی مشیاء کر نیکی۔ بے بہوشی سکے
کی غالب ہو تو جلدی ہوشیاری کے لیے تدبیر کریں۔ اور وہ یہ ہے کہ آب سرد اور سرد کہ چند فیصد متواتر
پلاؤں۔ یا چھ چھ ترش اور پیاز کا پانی پلاؤں۔ اور صندل اور کافور سو گنڈا اور برسات روغن شہ
روغن گل مع سکر کہ سر پر پاش کرنا سوہنہ ہی قائمہ اگر شراب معہ میں باقی ہو تو چاہیے کہ اول
تے کرین تا سبب سکر زائل ہو اور بعد علاج سکر میں مشغول ہوں۔ مگر اس حالت میں چاہیے کہ
تے کے لیے آب سرد پلاؤں تا با وجود اخراج مادہ کے تصاعد بخیرہ کا بھی مانع ہو۔ اور اگر معدہ
شراب سے خالی ہو تو ہر گز تے نہ فرماؤں تاکہ موجب صعود بخیرہ کا ہو پس ہر صورت میں فقط عادت پر
کفایت کریں۔ اور شراب کا معدہ میں ہونا استلا معدہ وغیرہ سے دریافت ہو سکتا ہے انعتیاء
جب کوئی شخص علاج دردناک کا محتاج ہو جیسے قطع عضو یا دلغ وغیرہ اور درد کا تحمل نہ ہو تو چاہیے
کہ اس کو سکرات سے بہوش کر کے علاج میں مصروف ہوں۔ اور جو دوہن اس کام میں آتی ہیں وہ
ہیں کہ آب شہل شراب سے ملا کر پلاؤں۔ یا فلاح اور فیون اور پنج ہر واحد نیم درم اور جافیل اور شک
اور عود خام ہر واحد قراط سب کوٹ چھانکر حنفہ حاجت ہو اس قدر شراب میں ملا کر پلاؤں۔ علی
ہذا لایقاس اور تدبیر میں جو مناسب وقت ہوں عمل میں ملاؤں۔ تندرستوں کو رفع خمار کی۔ جانا چاہیے
کہ خمار اس حالت سے مراد ہے کہ شراب ہضم نہ ہو اور فضلہ اس کا معدہ میں باقی رہے اور بخیرہ اوسکا دماغ
میں صعود کریں۔ پس اگر فضلہ میں بلغم ہو تو سر میں درد اور ثقل پیدا ہوتا ہے اور اگر صفرا ہو
تو تنوع اور تے پیدا ہوتی ہے اور ازالہ خمار کا تے اور اسہال سے کر سکتے ہیں۔ اور تے کے واسطے
سکجین طبع شہت میں ملا کر پلاؤں اور کر کے کر یعنی عمل کریں یہاں تک کہ معدہ پاک ہو جاوے
اور اسہال کے لیے جو ادویہ تنقیہ بلغم اور صفرا میں جامع ہوں وہ دینی چاہئیں۔ مثلاً بخیرہ و مزاج
کو آب انار میں کو قدر سے سقمونیا ملا کر دیوں۔ اور برودی مزاج کو ایازج فقیر سقمونیا ملا کر دیوں
کیس اگر اسہال اور تے سے نفع نہ ہو اور فضلہ معدہ سے تہا منہ خارج ہو بلکہ سبب تھریک تنوع
اور تے کے فضلہ زیادہ ہو جاوے۔ تو قدر سے طعام مناسب کھلاؤں۔ اور بعد ایک ساعت کر

۱۷
اور بھی
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

فصل اول اور نہین تو پانی بہت پین اور یا شہد ملا کر نوش کر کے تے کرین اور بعد حمام میں نہاؤں تاکہ
بقیہ فضل شراب کو تحلیل ہو جاوے۔ اور بعد روغن سے شہ بدن کی بہت کرین اور خیاب کے لیے
کوشش کریں تاکہ طبیعت کو استراحت ہو۔ جانا چاہیے کہ آب نیگرم اکثر مزاجوں میں تو یہ کپڑا سانی
کرنا ہی لیکن بعض اشخاص میں سرد پانی بھی موجب سہولت تے ہوتا ہے اور یہ وی لوگ ہیں جن کے
معدہ ضعیف اور اخلاط اوس کے رقیق ہوں۔ تندرستوں کی مشیہ کر نیکی۔ بے بہوشی سکے
کی غالب ہو تو جلدی ہوشیاری کے لیے تدبیر کریں۔ اور وہ یہ ہے کہ آب سرد اور سرد کہ چند فیصد متواتر
پلاؤں۔ یا چھ چھ ترش اور پیاز کا پانی پلاؤں۔ اور صندل اور کافور سو گنڈا اور برسات روغن شہ
روغن گل مع سکر کہ سر پر پاش کرنا سوہنہ ہی فائدہ اگر شراب معہ میں باقی ہو تو چاہیے کہ اول
تے کرین تا سبب سکر زائل ہو اور بعد علاج سکر میں مشغول ہوں۔ مگر اس حالت میں چاہیے کہ
تے کے لیے آب سرد پلاؤں تا با وجود اخراج مادہ کے تصاعد بخیرہ کا بھی مانع ہو۔ اور اگر معدہ
شراب سے خالی ہو تو ہر گز تے نہ فرماؤں تاکہ موجب صعود بخیرہ کا ہو پس ہر صورت میں فقط عادت پر
کفایت کریں۔ اور شراب کا معدہ میں ہونا استلا معدہ وغیرہ سے دریافت ہو سکتا ہے انعتیہ
جب کوئی شخص علاج دردناک کا محتاج ہو جیسے قطع عضو یا دلغ وغیرہ اور درد کا تحمل نہ ہو تو چاہیے
کہ اس کو سکرات سے بہوش کر کے علاج میں مصروف ہوں۔ اور جو دوہن اس کام میں آتی ہیں وہ
ہیں کہ آب شہل شراب سے ملا کر پلاؤں۔ یا فلاح اور فیون اور بنج ہر واحد نیم درم اور جافیل اور شک
اور عود خام ہر واحد قراط سب کوٹ چھانکر حنفہ حاجت ہو اس قدر شراب میں ملا کر پلاؤں۔ علی
ہذا لایقاس اور تدبیر میں جو مناسب وقت ہوں عمل میں ملاؤں۔ تندرستوں کو رفع خمار کی۔ جانا چاہیے
کہ خمار اس حالت سے مراد ہے کہ شراب ہضم نہ ہو اور فضلہ اس کا معدہ میں باقی رہے اور بخیرہ اوسکا دماغ
میں صعود کریں۔ پس اگر فضلہ میں بلغم ہو تو سر میں درد اور ثقل پیدا ہوتا ہے اور اگر صفرا ہو
تو تنوع اور تے پیدا ہوتی ہے اور ازالہ خمار کا تے اور اسہال سے کر سکتے ہیں۔ اور تے کے واسطے
سکجین طبع شہت میں ملا کر پلاؤں اور کر کے کر یہی عمل کریں یہاں تک کہ معدہ پاک ہو جاوے
اور اسہال کے لیے جو ادویہ تنقیہ بلغم اور صفرا میں جامع ہوں وہ دینی چاہئیں۔ مثلاً بخیرہ و مزاج
کو آب انار میں کو قدر سے سقمونیا ملا کر دیوں۔ اور برودی مزاج کو ایترج فقیر سقمونیا ملا کر دیوں
کیس اگر اسہال اورتے سے نفع نہ ہو اور فضلہ معدہ سے تہا منہ خارج ہو بلکہ سبب تھریک تنوع
اور تے کے فضلہ زیادہ ہو جاوے۔ تو قدر سے طعام مناسب کھلاؤں۔ اور بعد ایک ساعت کر

۱۷
اور یہی
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

فصل اول اور نہین تو پانی بہت پین اور یا شہد ملا کر نوش کر کے تے کرین اور بعد حمام میں نہاؤں تاکہ
بقیہ فضل مشرب کو تحلیل ہو جاوین۔ اور بعد روغن سے شش بدن کی بہت کرین اور خیاب کے لیے
کو شش کرین تاکہ طبیعت کو استراحت ہو۔ جانا چاہیے کہ آب نیگرم اکثر مزاجوں میں تو یہ کپڑا سانی
کرنا ہی لیکن بعض اشخاص میں سرد پانی بھی موجب سہولت تے ہوتا ہے اور یہ وی لوگ ہیں جن کے
معدہ ضعیف اور اخلاط اوس کے رقیق ہوں۔ تندرستوں کو مشیار کر نیکی۔ بے بہوشی سکے
کی غالب ہو تو جلدی ہوشیاری کے لیے تدبیر کرین۔ اور وہ یہ ہے کہ آب سرد اور سرد کہ چند فیصد متواتر
پلاؤں۔ یا چھ چھ ترش اور پیاز کا پانی پلاؤں۔ اور صندل اور کافور سو گنڈا اور برسات روغن شل
روغن گل مع سکر کہ سر پر پاش کرنا سوہنہ ہی فائدہ اگر شراب معہ میں باقی ہو تو چاہیے کہ اول
تے کرین تا سبب سکر زائل ہو اور بعد علاج سکر میں مشغول ہوں۔ مگر اس حالت میں چاہیے کہ
تے کے لیے آب سرد پلاؤں تا با وجود اخراج مادہ کے تصاعد بخیرہ کا بھی مانع ہو۔ اور اگر معدہ
شراب سے خالی ہو تو ہر گز تے نہ فرماؤں تاکہ موجب صعود بخیرہ کا ہو پس ہر صورت میں فقط عادت پر
کفایت کرین۔ اور شراب کا معدہ میں ہونا استلا معدہ وغیرہ سے دریافت ہو سکتا ہے انعتیہ
جب کوئی شخص علاج دردناک کا محتاج ہو جیسے قطع عضو یا دلغ وغیرہ اور درد کا تحمل نہ ہو تو چاہیے
کہ اس کو سکرات سے بہوش کر کے علاج میں مصروف ہوں۔ اور جو دو آہن اس کام میں آتی ہیں وہ
ہیں کہ آب شیل مشرب سے ملا کر پلاؤں۔ یا فلاح اور فینون اور بنج ہر واحد نیم درم اور جافیل اور شک
اور عود خام ہر واحد قیراط سب کو ٹھکانہ حنفیہ حاجت ہو اس قدر شراب میں ملا کر پلاؤں۔ علی
ہذا لایقاس اور تدبیر میں جو مناسب وقت ہوں عمل میں ملاؤں۔ تندرستوں کو رفع خمار کی۔ جانا چاہیے
کہ خمار اس حالت سے مراد ہے کہ شراب ہضم نہ ہو اور فضلہ اس کا معدہ میں باقی رہے اور بخیرہ اوسکا دماغ
میں صعود کرین۔ پس اگر فضلہ میں بلغم ہو تو سر میں درد اور ثقل پیدا ہوتا ہے اور اگر صفرا ہو
تو تنوع اور تے پیدا ہوتی ہے اور ازالہ خمار کا تے اور اسہال سے کر سکتے ہیں۔ اور تے کے واسطے
سکجین طبع شبت میں ملا کر پلاؤں اور اگر یہ کمری عیسیٰ کرین یہاں تک کہ معدہ پاک ہو جاوے
اور اسہال کے لیے جو ادویہ تنقیہ بلغم اور صفرا میں جامع ہوں وہ دینی چاہئیں۔ مثلاً بخیرہ و مزاج
کو آب انار میں کو قدر سے سقمونیا ملا کر دیوین۔ اور برودی مزاج کو ایترج فقیر سقمونیا ملا کر دیوین
کیس اگر اسہال اور تے سے نفع نہ ہو اور فضلہ معدہ سے تہا منہ خارج ہو بلکہ سبب تھریک تنوع
اور تے کے فضلہ زیادہ ہو جاوین۔ تو قدر سے طعام مناسب کھلاؤں۔ اور بعد ایک ساعت کر

۱۷
اور بھی
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

فصل اول اور نہین تو پانی بہت پین اور یا شہد ملا کر نوش کر کے تے کرین اور بعد حمام میں نہاؤں تاکہ
بقیہ فضل مشرب کو تحلیل ہو جاوے۔ اور بعد روغن سے شش بدن کی بہت کرین اور خیاب کے لیے
کو شش کرین تاکہ طبیعت کو استراحت ہو۔ جانا چاہیے کہ آب نیگرم اکثر مزاجوں میں تو یہ کپڑا سانی
کرنا ہی لیکن بعض اشخاص میں سرد پانی بھی موجب سہولت تے ہوتا ہے اور یہ وی لوگ ہیں جن کے
معدہ ضعیف اور اخلاط اوس کے رقیق ہوں۔ تندرستوں کو مشیار کر نیکی۔ بے بہوشی سکے۔
کی غالب ہو تو جلدی ہوشیاری کے لیے تدبیر کرین۔ اور وہ یہ ہے کہ آب سرد اور سرد کہ چند فیصد متواتر
پلاؤں۔ یا چھ چھ ترش اور پیاز کا پانی پلاؤں۔ اور صندل اور کافور سو گنڈا اور سردات روغن شل
روغن گل مع سکر کہ سر پر پاش کرنا سوہنہ ہی قائمہ اگر شراب معہ میں باقی ہو تو چاہیے کہ اول
تے کرین تا سبب سکر زائل ہو اور بعد علاج سکر میں مشغول ہوں۔ مگر اس حالت میں چاہیے کہ
تے کے لیے آب سرد پلاؤں تا با وجود اخراج مادہ کے تصاعد بخیرہ کا بھی مانع ہو۔ اور اگر معدہ
شراب سے خالی ہو تو ہر گز تے نہ فرماؤں تاکہ موجب صعود بخیرہ کا ہو پس ہر صورت میں فقط عادت پر
کفایت کرین۔ اور شراب کا معدہ میں ہونا استلا معدہ وغیرہ سے دریافت ہو سکتا ہے انعتیہ
جب کوئی شخص علاج دردناک کا محتاج ہو جیسے قطع عضو یا دلغ وغیرہ اور درد کا تحمل نہ ہو تو چاہیے
کہ اس کو سکرات سے بہوش کر کے علاج میں مصروف ہوں۔ اور جو دو آہن اس کام میں آتی ہیں وہ
ہیں کہ آب شیل مشرب سے ملا کر پلاؤں۔ یا فلاح اور فیون اور پنچ ہر واحد نیم درم اور جافیل اور شک
اور عود خام ہر واحد قیراط سب کو ٹچا کر حنفیہ حاجت ہو اس قدر شراب میں ملا کر پلاؤں۔ علی
ہذا لایقاس اور تدبیر میں جو مناسب وقت ہوں عمل میں ملاؤں۔ تندرستوں کو رفع خمار کی۔ جانا چاہیے
کہ خمار اس حالت سے مراد ہے کہ شراب ہضم نہ ہو اور فضلہ اس کا معدہ میں باقی رہے اور بخیرہ اوسکا دماغ
میں صعود کرین۔ پس اگر فضلہ میں بلغم ہو تو سر میں درد اور ثقل پیدا ہوتا ہے اور اگر صفرا ہو
تو تنوع اور تے پیدا ہوتی ہے اور ازالہ خمار کا تے اور اسہال سے کر سکتے ہیں۔ اور تے کے واسطے
سکجین طبع شبت میں ملا کر پلاؤں اور اگر یہ کمری عیسیٰ کرین یہاں تک کہ معدہ پاک ہو جاوے
اور اسہال کے لیے جو ادویہ تنقیہ بلغم اور صفرا میں جامع ہوں وہ دینی چاہئیں۔ مثلاً بخیرہ و مزاج
کو آب انار میں کو قدر سے سقمونیا ملا کر دیوین۔ اور برودی مزاج کو ایترج فقیر سقمونیا ملا کر دیوین
کیس اگر اسہال اور تے سے نفع نہ ہو اور فضلہ معدہ سے تہا منہ خارج ہو بلکہ سبب تھریک تنوع
اور تے کے فضلہ زیادہ ہو جاوے۔ تو قدر سے طعام مناسب کھلاؤں۔ اور بعد ایک ساعت کر

۱۷
اور بھی
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

فصل اول اور نہین تو پانی بہت پین اور یا شہد ملا کر نوش کر کے تے کرین اور بعد حمام میں نہاؤں تاکہ
بقیہ فضل شراب کو تحلیل ہو جاوین۔ اور بعد روغن سے شہ بدن کی بہت کرین اور خیاب کے لیے
کوٹش کرین تاکہ طبیعت کو استراحت ہو۔ جانا چاہیے کہ آب نیگرم اکثر مزاجوں میں تو یہ کپڑا سانی
کرنا ہی لیکن بعض اشخاص میں سرد پانی بھی موجب سہولت تے ہوتا ہے اور یہ وی لوگ ہیں جنکے
معدہ ضعیف اور اخلاط اوسکے رقیق ہوں۔ تندرستوں کو مشہور کرینگے۔ بیہوشی سکے
کی غالب ہو تو جلدی ہوشیاری کے لیے تدبیر کرین۔ اور وہ یہ ہے کہ آب سرد اور سرکہ چند فیصد متواتر
پلاؤں۔ یا چھ چھ ترش اور پیاز کا پانی پلاؤں۔ اور صندل اور کافور سو گنڈا اور برسات روغن شہ
روغن گل مع سکر کہ سر پہش کرنا سوہنہ ہی فائدہ اگر شراب معہ میں باقی ہو تو چاہیے کہ اول
تے کرین تا سبب سکر زائل ہو اور بعد علاج سکر میں مشغول ہوں۔ مگر اس حالت میں چاہیے کہ
تے کے لیے آب سرد پلاؤں تا با وجود اخراج مادہ کے تصاعد بخیرہ کا بھی مانع ہو۔ اور اگر معدہ
شراب سے خالی ہو تو ہر گز تے نہ فرماؤں تاکہ موجب صعود بخیرہ کا ہو پس ہر صورت میں فقط عادت پر
کفایت کرین۔ اور شراب کا معدہ میں ہونا استلا معدہ وغیرہ سے دریافت ہو سکتا ہے انعتیہ
جب کوئی شخص علاج دردناک کا محتاج ہو جیسے قطع عضو یا دلغ وغیرہ اور درد کا تحمل نہ ہو تو چاہیے
کہ اسکو سکرات سے بہوش کر کے علاج میں مصروف ہوں۔ اور جو دوہن اس کام میں آتی ہیں وہ
ہیں کہ آب شہل شراب سے ملا کر پلاؤں۔ یا فلاح اور فینون اور بنج ہر واحد نیم درم اور جافیل اور شک
اور عود خام ہر واحد قراط سب کوٹ چھانکر حسب حاجت ہو اسقدر شراب میں ملا کر پلاؤں۔ علی
ہذا لایقاس اور تدبیرین جو مناسب وقت ہوں عمل میں ملاؤں۔ تندرستوں کو رفع خمار کی۔ جانا چاہیے
کہ خمار اس حالت سے مراد ہے کہ شراب ہضم نہ ہو اور فضلہ اسکا معدہ میں باقی رہے اور بخیرہ اوسکا دماغ
میں صعود کرین۔ پس اگر فضلہ میں بلغم ہو تو سر میں درد اور ثقل پیدا ہوتا ہے اور اگر صفرا ہو
تو تنوع اور تے پیدا ہوتی ہے اور ازالہ خمار کا تے اور اسہال سے کر سکتے ہیں۔ اور تے کے واسطے
سکجین طبع شہت میں ملا کر پلاؤں اور کرہ کرہ کرہ یعنی سل کرین یہاں تک کہ معدہ پاک ہو جاوے
اور اسہال کے لیے جو ادویہ تنقیہ بلغم اور صفرا میں جامع ہوں وہ دینی چاہئیں۔ مثلاً بخیرہ و مزاج
کو آب انارین کو قدر سے سقمونیا ملا کر دیوین۔ اور برودی مزاج کو ایترج فقیر سقمونیا ملا کر دیوین
کیس اگر اسہال اورتے سے نفع نہ ہو اور فضلہ معدہ سے تہا منہ خارج ہو بلکہ سبب تھریک تنوع
اور تے کے فضلہ زیادہ ہو جاوین۔ تو قدر سے طعام مناسب کھلاؤں۔ اور بعد ایک ساعت کر

۱۷
اور یہی
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

فصل اول اور نہین تو پانی بہت پین اور یا شہد ملا کر نوش کر کے تے کرین اور بعد حمام میں نہاؤں تاکہ
بقیہ فضل شراب کو تحلیل ہو جاوے۔ اور بعد روغن سے شہ بدن کی بہت کرین اور خیاب کے لیے
کوٹش کرین تاکہ طبیعت کو استراحت ہو۔ جانا چاہیے کہ آب نیگرم اکثر مزاجوں میں تو یہ کپڑا سانی
کرنا ہی لیکن بعض اشخاص میں سرد پانی بھی موجب سہولت تے ہوتا ہے اور یہ وی لوگ ہیں جنکے
معدہ ضعیف اور اخلاط اوسکے رقیق ہوں۔ تندرستوں کو مشیہ کر نیگے۔ بے بہوشی سکے۔
کی غالب ہو تو جلدی ہوشیاری کے لیے تدبیر کرین۔ اور وہ یہ ہے کہ آب سرد اور سرد کہ چند فیصد متواتر
پلاؤں۔ یا چھ چھ ترش اور پیاز کا پانی پلاؤں۔ اور صندل اور کافور سو گنڈا اور سردات روغن شہ
روغن گل مع سکر کہ سر پر پاش کرنا سوہنہ ہی فائدہ اگر شراب معہ میں باقی ہو تو چاہیے کہ اول
تے کرین تا سبب سکر زائل ہو اور بعد علاج سکر میں مشغول ہوں۔ مگر اس حالت میں چاہیے کہ
تے کے لیے آب سرد پلاؤں تا با وجود اخراج مادہ کے تصاعد بخیرہ کا بھی مانع ہو۔ اور اگر معدہ
شراب سے خالی ہو تو ہر گز تے نہ فرماؤں تاکہ موجب صعود بخیرہ کا ہو پس ہر صورت میں فقط عادت پر
کفایت کرین۔ اور شراب کا معدہ میں ہونا استلا معدہ وغیرہ سے دریافت ہو سکتا ہے انعتیہ
جب کوئی شخص علاج دردناک کا محتاج ہو جیسے قطع عضو یا دلغ وغیرہ اور درد کا تحمل نہ ہو تو چاہیے
کہ اس کو سکرات سے بہوش کر کے علاج میں مصروف ہوں۔ اور جو دوہن اس کام میں آتی ہیں وہ
ہیں کہ آب شہل شراب سے ملا کر پلاؤں۔ یا فلاح اور فینون اور بنج ہر واحد نیم درم اور جافیل اور شک
اور عود خام ہر واحد قیراط سب کوٹ چھانکر حنفہ حاجت ہو اس قدر شراب میں ملا کر پلاؤں۔ علی
ہذا لایقاس اور تدبیرین جو مناسب وقت ہوں عمل میں ملاؤں۔ تندرستوں کو رفع خمار کی۔ جانا چاہیے
کہ خمار اس حالت سے مراد ہے کہ شراب ہضم نہ ہو اور فضلہ اس کا معدہ میں باقی رہے اور بخیرہ اوسکا دماغ
میں صعود کرین۔ پس اگر فضلہ میں بلغم ہو تو سر میں درد اور ثقل پیدا ہوتا ہے اور اگر صفرا ہو
تو تنوع اور تے پیدا ہوتی ہے اور ازالہ خمار کا تے اور اسہال سے کر سکتے ہیں۔ اور تے کے واسطے
سکجین طبع شہت میں ملا کر پلاؤں اور کر کے کر یعنی عمل کرین یہاں تک کہ معدہ پاک ہو جاوے
اور اسہال کے لیے جو ادویہ تنقیہ بلغم اور صفرا میں جامع ہوں وہ دینی چاہئیں۔ مثلاً بخیرہ و مزاج
کو آب انارین کو قدر سے سقمونیا ملا کر دیوین۔ اور برودی مزاج کو ایترج فقیر سقمونیا ملا کر دیوین
کیس اگر اسہال اورتے سے نفع نہ ہو اور فضلہ معدہ سے تہا منہ خارج ہو بلکہ سبب تھریک تنوع
اور تے کے فضلہ زیادہ ہو جاوے۔ تو قدر سے طعام مناسب کھلاؤں۔ اور بعد ایک ساعت کر

۱۷
اور بھی
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

فصل اول اور نہین تو پانی بہت پین اور یا شہد ملا کر نوش کر کے تے کرین اور بعد حمام میں نہاؤں تاکہ
بقیہ فضل مشرب کو تحلیل ہو جاوے۔ اور بعد روغن سے شہد بدن کی بہت کرین اور خیاب کے لیے
کوٹش کرین تاکہ طبیعت کو استراحت ہو۔ جانا چاہیے کہ آب نیگرم اکثر مزاجوں میں تو یہ کپڑا سانی
کرنا ہی لیکن بعض اشخاص میں سرد پانی بھی موجب سہولت تے ہوتا ہے اور یہ وی لوگ ہیں جنکے
معدہ ضعیف اور اخلاط اوسکے رقیق ہوں۔ تندرستوں کو مشیار کر نیگے۔ بے بہوشی سکے
کی غالب ہو تو جلدی ہوشیاری کے لیے تدبیر کرین۔ اور وہ یہ ہے کہ آب سرد اور سرکہ چند فیصد متواتر
پلاؤں۔ یا چھ چھ ترش اور پیاز کا پانی پلاؤں۔ اور صندل اور کافور سو گنڈا اور برسات روغن شہد
روغن گل مع سکر کہ سر پہش کرنا سوہنہ ہی فائدہ اگر شراب معہ میں باقی ہو تو چاہیے کہ اول
تے کرین تا سبب سکر زائل ہو اور بعد علاج سکر میں مشغول ہوں۔ مگر اس حالت میں چاہیے کہ
تے کے لیے آب سرد پلاؤں تا با وجود اخراج مادہ کے تصاعد بخیرہ کا بھی مانع ہو۔ اور اگر معدہ
شراب سے خالی ہو تو ہر گز تے نہ فرماؤں تاکہ موجب صعود بخیرہ کا ہو پس ہر صورت میں فقط عادت پر
کفایت کرین۔ اور شراب کا معدہ میں ہونا استلا معدہ وغیرہ سے دریافت ہو سکتا ہے انعتیہ
جب کوئی شخص علاج دردناک کا محتاج ہو جیسے قطع عضو یا دلغ وغیرہ اور درد کا تحمل نہ ہو تو چاہیے
کہ اسکو سکرات سے بہوش کر کے علاج میں مصروف ہوں۔ اور جو دوہن اس کام میں آتی ہیں وہ
ہیں کہ آب شہد مشرب سے ملا کر پلاؤں۔ یا فلاح اور فینون اور بنج ہر واحد نیم درم اور جافیل اور شک
اور عود خام ہر واحد قیراط سب کوٹ چھانکر حنفہ حاجت ہو اسقدر شراب میں ملا کر پلاؤں۔ علی
ہذا لایقاس اور تدبیر میں جو مناسب وقت ہوں عمل میں ملاؤں۔ تندرستوں کو رفع خمار کی۔ جانا چاہیے
کہ خمار اس حالت سے مراد ہے کہ شراب ہضم نہ ہو اور فضلہ اسکا معدہ میں باقی رہے اور بخیرہ اوسکا دماغ
میں صعود کرین۔ پس اگر فضلہ میں بلغم ہو تو سر میں درد اور ثقل پیدا ہوتا ہے اور اگر صفرا ہو
تو تنوع اور تے پیدا ہوتی ہے اور ازالہ خمار کا تے اور اسہال سے کر سکتے ہیں۔ اور تے کے واسطے
سکجنین طبع شہد میں ملا کر پلاؤں اور کر کے کر یعنی غسل کرین یہاں تک کہ معدہ پاک ہو جاوے
اور اسہال کے لیے جو ادویہ تنقیہ بلغم اور صفرا میں جامع ہوں وہ دینی چاہئیں۔ مثلاً بخیرہ و مزاج
کو آب انار میں کو قدر سے سقمونیا ملا کر دیوین۔ اور برودی مزاج کو ایترج فقیر سقمونیا ملا کر دیوین
کیس اگر اسہال اورتے سے نفع نہ ہو اور فضلہ معدہ سے تہا منہ خارج ہو بلکہ سبب تھریک تنوع
اور تے کے فضلہ زیادہ ہو جاوے۔ تو قدر سے طعام مناسب کھلاؤں۔ اور بعد ایک ساعت کر

۱۷
اور بھی
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

فصل اول اور نہین تو پانی بہت پین اور یا شہد ملا کر نوش کر کے تے کرین اور بعد حمام میں نہاؤں تاکہ
بقیہ فضل شراب کو تحلیل ہو جاوے۔ اور بعد روغن سے شہد بدن کی بہت کرین اور خیاب کے لیے
کوٹش کرین تاکہ طبیعت کو استراحت ہو۔ جانا چاہیے کہ آب نیگرم اکثر مزاجوں میں تو یہ کپڑا سانی
کرنا ہی لیکن بعض اشخاص میں سرد پانی بھی موجب سہولت تے ہوتا ہے اور یہ وی لوگ ہیں جن کے
معدہ ضعیف اور اخلاط اوس کے رقیق ہوں۔ تندرستوں کو مشہور کرینگے۔ بیہوشی سے
کی غالب ہو تو جلدی ہوشیاری کے لیے تدبیر کرین۔ اور وہ یہ ہے کہ آب سرد اور سرد کہ چند فیصد متواتر
پلاؤں۔ یا چھ چھ ترش اور پیاز کا پانی پلاؤں۔ اور صندل اور کافور سو گنڈا اور بیدات روغن شہد
روغن گل مع سکر کہ سر پر پاش کرنا سوہنہ ہی فائدہ اگر شراب معہ میں باقی ہو تو چاہیے کہ اول
تے کرین تا سبب سکر زائل ہو اور بعد علاج سکر میں مشغول ہوں۔ مگر اس حالت میں چاہیے کہ
تے کے لیے آب سرد پلاؤں تا باوجود اخراج مادہ کے تصاعد بخیرہ کا بھی مانع ہو۔ اور اگر معدہ
شراب سے خالی ہو تو ہر گز تے نہ فرماؤں تاکہ موجب صعود بخیرہ کا ہو پس ہر صورت میں فقط عادت پر
کفایت کرین۔ اور شراب کا معدہ میں ہونا استلزامیہ وغیرہ سے دریافت ہو سکتا ہے انتہا
جب کوئی شخص علاج دردناک کا محتاج ہو جیسے قطع عضو یا دلغ وغیرہ اور درد کا تحمل نہ ہو تو چاہیے
کہ اس کو سکرات سے بہوش کر کے علاج میں مصروف ہوں۔ اور جو دوہن اس کام میں آتی ہیں وہ
ہیں کہ آب شہد شراب سے ملا کر پلاؤں۔ یا فلاح اور فیون اور بنج ہر واحد نیم درم اور جافیل اور شک
اور عود خام ہر واحد قیراط سب کوٹ چھانکر حنفہ حاجت ہو اس قدر شراب میں ملا کر پلاؤں۔ علی
ہذا لایقاس اور تدبیر میں جو مناسب وقت ہوں عمل میں ملاؤں۔ تندرستوں کو رفع خمار کی۔ جانا چاہیے
کہ خمار اس حالت سے مراد ہے کہ شراب ہضم نہ ہو اور فضلہ اس کا معدہ میں باقی رہے اور بخیرہ اوسکا دماغ
میں صعود کرین۔ پس اگر فضلہ میں بلغم ہو تو سر میں درد اور ثقل پیدا ہوتا ہے اور اگر صفرا ہو
تو تنوع اور تے پیدا ہوتی ہے اور ازالہ خمار کا تے اور اسہال سے کر سکتے ہیں۔ اور تے کے واسطے
سکجین طبع شہد میں ملا کر پلاؤں اور اگر یہ کمریعی عمل کرین یہاں تک کہ معدہ پاک ہو جاوے
اور اسہال کے لیے جو ادویہ تنقیہ بلغم اور صفرا میں جامع ہوں وہ دینی چاہئیں۔ مثلاً بخیرہ و مزاج
کو آب انار میں کو قدر سے سقمونیا ملا کر دیوین۔ اور بیدوی مزاج کو ایترج فقیر سقمونیا ملا کر دیوین
کیس اگر اسہال اور تے سے نفع نہ ہو اور فضلہ معدہ سے تہا منہ خارج ہو بلکہ سبب تھریک تنوع
اور تے کے فضلہ زیادہ ہو جاوے۔ تو قدر سے طعام مناسب کھلاؤں۔ اور بعد ایک ساعت کر

۱۷
اور بھی
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

اور جو قبیل ثانی سے ہے وہ کیفیت ہے اور جو ان کے درمیان ہے وہ معتدل ہے۔ پس ہر ایک انہیں سے تین قسم ہے۔ کثیر الخزار۔ قلیل الخزار۔ معتدل الخزار۔ کثیر الخزار وہ ہے جس سے خون زیادہ اور فضلہ کم پیدا ہو اور قلیل الخزار وہ ہے جس سے خون کم اور فضلہ زیادہ ظاہر ہو۔ اور اب میں ان کے معتدل الخزار ہے۔ پس جب تین قسم اول کو تین قسم ثانی میں ضرب دیا تو حاصل ضرب نو قسم حاصل ہوئے اور ہر ایک انہیں سے دو قسم ہے۔ حسن الکیموس۔ ردی الکیموس۔ حسن الکیموس وہ ہے جس سے خون صالح پیدا ہو۔ اور ردی الکیموس وہ ہے جس سے خون ردی اور فاسد نکلتا ہو۔ پس جب نو قسم اول کو دو قسم ثانی میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ان کا اٹھارہ قسم حاصل ہوئی۔ جس کا نقشہ ذیل میں درج ہے اور امثلہ ان کے بھی مرقوم ہوتی ہیں۔

جدول یہ ہے

تتمیز	اسامی اقسام پیرودہ	امثلہ اقسام
۱	لطیف کثیر الخزار حسن الکیموس	بعضہ نیم برشت کی زردی۔ مار الحکم کہ گوشت ایک سالہ کے گوشت سے مرتب ہوا ہو۔ شراب ریانی
۲	لطیف کثیر الخزار ردی الکیموس	شش یعنی پھیلا۔ گوشت کبوتر کے بچوں کا
۳	لطیف متوسط الخزار حسن الکیموس	انگور علی قول بعض۔ گھون کی روٹی
۴	لطیف متوسط الخزار ردی الکیموس	انجیر خشک۔ روٹی خراب پکی ہوئی
۵	لطیف قلیل الخزار حسن الکیموس	کاہو۔ انار شیرین۔ سیب شیرین
۶	لطیف قلیل الخزار ردی الکیموس	راتی۔ اکثر تر کارمین تیز مزہ
۷	معتدل کثیر الخزار حسن الکیموس	گوشت بھیڑ ایک سالہ کا۔ اوزان پاکیزہ
۸	معتدل کثیر الخزار ردی الکیموس	گوشت بھیڑ کا جو ایک سال سے زیادہ ہو۔ گرم اور کرب
۹	معتدل متوسط الخزار حسن الکیموس	گوشت گوسفند مادہ کا
۱۰	معتدل متوسط الخزار ردی الکیموس	ماہی خشک۔ گوشت بزر
۱۱	معتدل قلیل الخزار حسن الکیموس	شلغم۔ چار مغز وغیرہ
۱۲	معتدل قلیل الخزار ردی الکیموس	نردک یعنی گاجر۔ اور مثل او کے
۱۳	کیف کثیر الخزار حسن الکیموس	بعضہ مرغ جنگو زیادہ خوش دیکھا ہو کہ ہر نیم قیمت سے تجاوز کیا ہو۔ گوشت بھیڑ ایک سالہ کا

اقسام لطیف

اقسام معتدل

اقسام کیف

نمبر شمار	اقسام ہندوستانی	امثلہ اقسام
۱۸	کشیف کثیر الغذا ردی الکیمیوس	سناستے کا گوشت۔ بطن کا گوشت گھوڑے کا گوشت
۱۵	کشیف متوسط الغذا جس کی کمی ہو	بادمی جیوانون کے گوشت بھیشرون کا
۱۶	کشیف متوسط الغذا ردی الکیمیوس	گوشت شکارون کا جیسے ہرن اور نیل گاؤ اور خرگوش کا
۱۷	کشیف قلیل الغذا جس کی کمی ہو	پنیر ہی جو کہ درمیان تازہ اور کھنک کے ہو
۱۸	کشیف قلیل الغذا ردی الکیمیوس	گوشت خشک اور بینگن سیاہ تخم دار

نمبر شمار

سناستے کا گوشت
بطن کا گوشت
گھوڑے کا گوشت
بادمی جیوانون کا گوشت
پنیر ہی جو کہ درمیان تازہ اور کھنک کے ہو
گوشت خشک اور بینگن سیاہ تخم دار

اب کھانہ کی تدبیریں سبق قابل ذکر ہیں مذکور ہوتی ہیں۔ واضح رہے کہ حفظ صحت کیو بہتہ موسم کرنا میں چاہیے کہ غذا سرد بالفعل اول روز یا آخر روز کھاوین اور کھانے پینے کیلئے وہ چیزیں اختیار کریں جنکے مزاج سرد تر ہوں۔ اور دافع صفر اور لطیف تر ہوں کیونکہ مزاج موسم ہڈا کی گرم و خشک ہے اور غذایہ گرم خشک سے پرہیز کریں اور موسم گرم یا مین غذا کم کھانی مناسب ہے کہ اس موسم میں سبب گرمی کے سرد پانی بہت پیا جاتا ہے۔ اور کثرت آب مضبوط ہضم ہے۔ اور اس موسم میں پان کے ساتھ تاناکھاؤ اور اگر عادت ہو تو کم کریں اور پان میں جو دھوتیوں کا عرق ملاپ اور کیوڑہ میں حل کر کے کھاوین۔ نان خمیری گندم پاکیزہ کی جو شیرہ انا تریش یا شیرین یا میو میں ترکی گئی ہو نوش جان فرماوین۔ اور ترکاری دھنسل کدو اور گڑھی اور ساگ پاک اور خربہ اور کاہو کے تسکین حرارت کے لیے استعمال کریں اور عمدہ ترین مبردات کا آب شیرین اور سرد ہے اور خشک برنج ہمراہ مرہ سبب تناول کریں۔ اور عمدہ لباس اس موسم میں پارچہ کمان ہے کیونکہ وہ سرد تر ہے۔ اور موسم سرد میں کھانا گرم بافضل بہر دن چڑھتے کے بعد تناول کریں نان پاکیزہ گندم اور ترکاری مثل پودین اور ادراک اور سبزی وغیرہ کھاوین۔ اور غذایہ قلیہ غذا سے پرہیز کریں بلکہ افندیہ قلیہ غلیظہ سمین غذا سے زیادہ ہو مثل ہریس اور زردی ہضیم شربت کرکھاوین کیونکہ ہضم اس موسم میں قوی ہوتا ہے۔ اور گوشت پرند جانوروں کا مانند تیر اور بٹیر اور مرغ وغیرہ اور چار پاؤں میں سے گوشت گوسفند یک سالہ نوش جان فرماوین۔ اور شیرینی اور مغزیات اور کھوکھ تر خوب کھاوین۔ اور عطر دار چینی اور لونگ اور خشک پان میں سردی کیوقت کھاوین اور مغز بادام اور گرمی تازہ اور پستہ اور جافیل اور جادری وغیرہ صبح و شام استعمال کریں۔ غرض وہ چیزیں کھانی پینی لادین جنکے مزاج گرم خشک ہوں کیونکہ مزاج موسم ہڈا کا سرد تر ہے۔ چونکہ اس موسم میں ہضم قوی ہوتا

لہذا اس میں غذا زیادہ کھانے کا کچھ مضائقہ نہیں اور شہتہ کے لیے یہ فصل تمام فصاعون سے عمدہ تر ہے
شمار کیا گیا ہے۔ سادہ لباس گرم پشین اور پوتین سوائے آپ کوٹو ہاپین اور مکان محفوظ حسین سردی نہ لگے
اختیار کریں کہ اگر امراض موسم ہذا سے مامون اور مہیون رہیں اور محتلف مرغوب سے دل کو محفوظ
کریں بقول صائب بعیت در موسم رستان صائب دو چیز باید یار و بافتاب و آفتاب روی باید
اور موسم ربیع میں جسکی فصل سے بہار تغیر کرتے ہیں غذا بہت گرم سے پرہیز کریں اور کھانا تھوڑا
کھاویں اور ماکول مشروب کے لیے اون چیزوں کو اختیار کریں جو گرمی اور سردی میں بدل ہوں
اور شہتہ مزوج بالما بہت نوش فرماویں اور لو سکر اوائل میں سبزیاب اور مشروبات حقیقہ سحر
لباس بھینس۔ اور موسم خریف جسکی موسم خزان سے تغیر کرتے ہیں غذا ہلکی اور سبک جو کہ حرارت
اور رطوبت کی طرف متوجہ ہو کھانی چاہیے اور پانی سرد نہ پینا چاہیے۔ اور جو میو جات اس موسم میں پیدا
ہوتی ہیں ان کو بہت کھاویں ان کا نام واضح ہو کہ جقدر بابت مراعات حسب الفصول کے بیان کیا گیا ہے
اوس تقدیر پر ہے کہ فصول اپنی طبیعت پر ہوں اور اون بلاد کے لحاظ سے ہے جنہیں فصول لا بوجہ تغیر
الما نہ ہوں اور اگر ایسا نہ ہو تو قواعد مذکورہ حسب الفصول سا قیظ عن الاعتبار میں آور رعایت حرارت اور
بر وقت وقت مستعملہ کی کرنی مناسب ہے اور اوس کے مناسب تصرف کرنا چاہیے گو کیسا ہی فصل ہو۔
چونکہ اغزیہ فصول اربعہ کے بابت لکھا گیا ہے اب چند تدبیریں غذا کی بلحاظ موسم ذکر کی جاتی ہیں چاہے
کہ انسان اپنی حفظ صحت کے لیے ان کو ملحوظ خاطر رکھے۔ تغنی تر ہے کہ فی الحقیقہ تندرستی کا مدار کھانی
پینے کے اعتدال پر ہے چاہے کہ آدمی ہر وقت اور ہر آن میں اوس کو ذرا اموش نہ کرے۔ پس مناسب ہے
کہ جب تک خوب بھوکہ پیاس نہ لگے تب تک کھانا پینا نہ کریں کیونکہ بھوکہ پر لگوانے سے ادنی طعام کھایا جاوے
تو عمدہ اور لذت تر معلوم ہوتا ہے۔ اور شکم سیری پر اگر عمدہ سے عمدہ غذا کھائی جاوے تو نیزہ معلوم دیتی ہے
بقول سعدی ربیع کے گر گلشک خوری بہ کلف زیاں کند و زمان خشک دیر خوری گلشک بود۔ اور
جب قدرے بھوکہ باقی رہے تب کھانے سے ہاتھ اوٹھاویں اور بقیہ بھوکہ کا تھوڑی دیر کے بعد
خود ہی اہل ہو جائیگا۔ کیونکہ جب آدمی کھانا کھا چکتا ہے تب کھانا پیٹ میں جا کر پھولتا ہے اور اگر
تھوڑا کھایا ہو تو پیٹ بھر جاتا ہے اور جواول ہی سے پیٹ بھر اہو تو پھول کر درد اور تھن وغیرہ پیدا
ہوتا ہے۔ اور اگر اتفاقاً کسی دن کھانے میں زیادتی ہو جاوے تو دوسرے روز تصدقہ خور کریں۔ بہر صورت
پیٹ بھر کر کھانا اچھا نہیں کہ کھانا نہایت ہی عمدہ چیز ہے بقول سعدی ۳۵ اندرون از طعام خالی دار
تادرونو رسدفت بیستی ۳۶ تہی از حکمتی نعلت آن ۳۷ کبری از طعام تانی ۳۸ اور جب کھانا کا ارادہ کریں

۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

لکھی جائیگی لیکن کھانے کے بعد سونے سے اول کچھ زمانہ خفیفہ بھی کریں اسکو صلاح اطباء میں چلے گئی
کھتے ہیں تاکہ غذا فم معدہ سے فرو ہو کر قعر معدہ میں چلی جاوے۔ لہذا اگر کہہ خفیفہ تقرر الطعام فی معدۃ
خصوصاً لمن اراد النوم علیہ۔ اور اعراض نفسانیہ اور حرکات بدنہ متعبہ منضم طعام کو مائع ہوتی ہیں اس
اجتناب کریں۔ اور اگر ادواکی حاجت ہو تو وہ دو جسمین غذا ایت ہو کھاویں خیال پختہ فصل آئندہ میں بیان
اوسکا آتا ہے اور جب تک ایک دوا سے کام چلے دیا زیادہ نہ ملا دیں۔ اور دوا کے خوگر ہونے کو دوا بدن کو
تحلیل کرتی ہے اور مزاج میں تھوڑا سا خلل ہونے سے ارادہ دوا کا نہ کریں بلکہ طبیعت پر چھوڑیں کیونکہ
طبیعت خود بھی مری بدن ہے۔ بہت آدمیوں کو دیکھا ہے کہ دوا کھا کر اچھی طبیعت کو خراب کر دیتے ہیں
اور سب کو دریافت نہیں کرتے مثلاً اگر انی معدہ کی واسطہ کوئی اسہال دیتا ہے کوئی مے کر داتا ہے
کوئی معدہ پر طلا اور ضاد لگاتا ہے کوئی ہاضمہ کا چورن دلاتا ہے کوئی اور ڈھکوسلا جلاتا ہے میری نزدیک
اگرچہ یہ تدبیریں بالجمہ مفید ہیں مگر اس باب میں فاقہ سے بہتر کوئی علاج نہیں۔ ہاں اگر فاقہ سے آفاقہ ہو
تو اس کے بجائے تدبیر مناسب وقت ہو اسکو عمل میں لاویں اور اگر فاقہ کے متحمل نہ ہو سکیں تو تھوڑی سی
غذا لطیف مناسب مزاج کھاویں۔ غرض کہ فاقہ کشی اور کم خوری گہرائی معدہ کے لئے عمدہ و عمدہ علاج
ہے۔ علاوہ بران فاقہ کش اور کم خور آدمی کو وقت نہ پاسے غذا کے صنف اور تکلیف رونما نہیں ہوتی
دو خراسانی درویشوں کا حال اکثر صاحبوں کے گوش زد ہوا ہوگا۔ کہ دونوں باہم ملکہ سفر کرتے تھے
ایک مہینہ ضعیف الجسم اور لاغر تھا اور دوسرا قوی الجسم اور مہیا تازہ تھا۔ ضعیف الجسم بعد و شب کے
افطار کرتا اور قوی الجسم ہر روز تین فوجہ کھایا کرتا تھا۔ اتفاقاً کسی شہر میں بہتہ جا سوسی۔ جب کہ
ہو گئے حاکم نے دونوں کو قید کیا اور دروازہ چن دیا تاکہ وہ قید میں ہی مر جاویں۔ انھیں
دو ہفتہ کے بعد معلوم ہوا کہ وہ مجہمتے حاکم نے رہائی کا حکم دیدیا دروازہ کھولے تو کیا دیکھتے ہیں کہ
قوی مردہ اور ضعیف زندہ ہے۔ یہ حالت دیکھ کر لوگ حیران ہوئے ایک حکیم وہاں موجود تھا او
کہا یہ تعجب نہیں اگر اسکا عکس ہوتا تو البتہ موقع تعجب تھا۔ کیونکہ قوی الجسم بسیار خور تھا قوت
فاقہ کشی کی نہ لاسکا اور مگر کیا دوسرا فاقہ کشی کا خوگر تھا اسنے صبر کیا اور سلامت رہا۔ چونکہ خور
طبیعت شد کسی راہ چو تنگی پیش آید سہل گیر نہ و گرتن پرورست اندر فراخی نہ چو تنگی پسند از سختی پسند
اور کثرت ترشی سے ہمیشہ پرہیز کریں کیونکہ دماغ کو ضعیف کرتی ہے اور سبب ضعف دماغ کو
بال جلدی سفید ہو جاتے ہیں اور آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے۔ اور کسی ایک امراض نزلہ اور کھانہ غم
ترسی سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور شیرینی بہت کچھ اسے معدہ۔ مت اور ضعیف ہو جاتا ہے اور

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

اور چونکہ عادت کو اس امر میں دخل تمام ہے کہ العادۃ طبعیۃ ثابتہ۔ اسلئے رعایت او سکی پریض و رہے
مثلاً جس شخص کو شب روز میں دو دفعہ کھانسی عادت ہو او سکو ایک دفعہ کھانا موجب ضعف ہوتا
ہے ایسے شخص کا اگر ہاضمہ ضعیف ہو جائے تو او سکو مناسب ہی کہ غذا میں کمی کرے لیکن اپنی
عادت سے (کہ دو دفعہ کھاتا ہے) منھ نہ پھیرے۔ اور ایسا ہی جس شخص کو عادت ایک قوت
کھانسی ہو او سکو دو وقت کھانا پنا ہے کہ نصف اور کسل اور سستی وغیرہ لاتا ہے اور کبھی ایک
آفات او سپر مرتب ہوتے ہیں مگر جب عادت ثانی مستقر ہو جاوے تب یہ عوارض مرتبہ نہیں
ہوتے جیسا فصل خبیم میں بیان ہو چکا ہے قاعدہ قوم اس بیان میں کہ اغذیہ مختلفہ ایک
کھانے میں جمع کرینیکا کیا حکم ہے۔ آیا جائز ہے یا ممنوع۔ تحقیق نہ ہے کہ اختلاف دو قسم ہے۔ ایک یہ
کہ اختلاوت لضم یا کسی اور کیفیت میں ہو باو صفیکہ ہضم میں متحد ہوں خواہ دونوں سریع لضم ہوں
یا بطی لضم۔ پس اجتماع ایسے مختلف لھاؤں کا جائز بلکہ مطلوب ہی کیونکہ جو غذا شور یا تیز
ہے مصلح غذا سے چرب کا ہوتی ہے اور لکھنؤ ہے۔ اور ایسا ہی جو غذا ترش ہی مصلح
غذا شیرین ہوتی ہے اور اسکا بر خلاف بھی ہوتا ہے۔ دوم یہ کہ اختلاف ہضم میں ہو یا پنا
ایک غذا سریع لضم ہو اور دوسری بطی لضم۔ جیسا گوشت گاو کو گوشت مرغ اور دیگر طیور خفیفہ
سے ایک کھانے میں جمع کریں ایسے مختلفین کو ایک کھانے میں جمع کرنا غیر مجوز ہے۔ اور غرض
شدید الغلطہ کو لطیف جمع کرنا بھی ہی حکم رکھتا ہے لیکن اگر مخالفت تلیلہ ہو تو غلیظہ (غیر شدیدی غلطہ)
کو اول اور لطیف کو او سکی بعد متصلاً کھاوین تو کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ ہضم قعر معدہ میں قوی تر
اسلئے غلیظہ جلدی ہضم ہو جائیگا پس غلیظہ اور لطیف مگہا ہضم ہو جائینگے وہو المطلوب۔ اور اگر
غذا شدیدی غلطہ کو اول نوش کریں اور بعد او سکی متصلاً غذا سے لطیف کھاوین تو نہ ماہ و ماہ
کیونکہ غذا لطیف جلدی ہضم ہو جائیگی اور غلیظہ ابھی تک غیر ہضم ہوگی پس کیا پس غذا لطیف
بسیب ہو کہ کیلوس غذا سے غلیظہ کے جگر میں نافذ ہوگا اور غلیظہ او سکا بھی باعث عدم امتیاز
کی طرف اشارہ کرے گا اور ہر دو خراب ہو جائینگے اور بسیب تو وقت طویل کے غذا اثر ثانی کو بھی خراب
کرے گا۔ اور ایسا ہی اگر اول غذا سے لطیف کھاوین اور بعد او سکی غلیظہ کو تناول کریں یا ہر دو با
نوش جان فراوین تب بھی ہضم فاسد ہو جائیگا کیونکہ بعض اجزاء سے ماکول میں ہضم پیشتر اور بعض
میں تاخیر ہوگا حالانکہ امر مستحسن یہ ہے کہ اتمام ہضم کا ستر اجزاء ماکول میں برسبیل مساوی اور تساہ
ہو تاکہ طبیعت بعد کمال ہضم بعد کے صفوت کیلوس کو طرف جگر کے دفع کرے لیکن اگر غذا غیر طری

[illegible]

کو اول کھا دین اور وہ جب قمر معدہ میں پہنچ جاوے اور نیم سخت ہو جاوے تب غذای لطیف نوش کرین چنانچہ
تمامی ہضم میں دونوں متحد ہوں تو اس میں ضرر کثیر متصور نہیں۔ کذا قال شارح الاسباب اور قول
فصل باب اس ملک کے بعد معدہ چھبم میں ابھی آتا ہے اور اگر یہ کہو کہ طعمین میں تداخل منہی عنہ ہے۔
وہذا ہوا تداخل کیفیت لایکون فیہ ضرر کثیر و قد قال الشافعی علی المنقوس ہذا نقباً۔ من داخل
الطعام علی الطعام۔ تو جواب اسکا یہ ہے کہ تداخل مذکور وہ ہے کہ ہضم تام ایک غذا کا پیشتر ہو
اور دوسرے کا بعد از ان ہو۔ اور اسکی صورت یہ ہے کہ اول ایک غذا کھا دین اور بعد عرصہ کہ جب وہ
نیم سخت ہو جاوے دوسری غذا اوسی جیس کی یا اوس سی غلیظ تر نوش کرین پس ہضم تام غذا سے
اول کا ہضم تام غذائی ثانی سے متقدم ہوگا۔ تقدیر معتد بہ اور یہ معنی سبب تحیر طبیعت کو متوجہ
فساد ہونگے۔ بخلاف تداخل مذکور کے کہ بعد نیم سخت ہونے غذا سے غلیظ کے غذای لطیف نوش کرین
اسی لیے کہ جب غذای غلیظ ہضم ہوگی طبیعت بھی ہرگز اس کے ہضم ہو جائیگی اور بموجب اتحاد فی ہضم
کے طبیعت بھی حیران نہوگی۔ ہاں اگر غذا سے اول پیٹ بھر کھائی جاوے اور بعد اسکو غذا سے
لطیف زیادہ حاجت سے کھاوین تو یہ باعث تحیر طبیعت ہے لکنہ خارج عن المبحث۔ معلوم
کرنا چاہیے کہ بعض چیزیں ایسی ہیں کہ اہل تجربہ نے حکما بہت دغیرہ سے اونکو جمع کرنا موجب ضرر
تصور کیا ہے اور اسبجکہ جو مسائل متفق علیہ اطباء ہیں وہی ذکر کیے جاتے ہیں۔ اور حجت قویہ فیہ
تجربہ حکما ہے اگرچہ بعض مسائل مقوی بدلیل عقلی بھی ہو سکے ہیں۔ واضح ہو کہ مولیٰ کو ہر اہل خبرات
اور پرنس کے ہرگز جمع کرنا چاہیے۔ اور ایسا ہی غذای حصریہ کو ساتھ اسفیداج کے۔ اور ایسا ہی دودھ
کو ساتھ ترشیوں کے جمع کرنا چاہیے کیونکہ ترشی سے دودھ جماتا ہے۔ کہا ہو مشہود فی الخارج۔
اور دودھ کا معدہ میں متجمد ہونا محدث فساد سی ہے۔ مگر ترشی نے لکھا ہے کہ شر اور یوں ہو کہ مانعت
اجتماع حموضات کی دودھ تازہ کے ساتھ ہو کیونکہ دہی کو بسا اوقات لوگوں نے حموضات جمع کیا ہے
اور ضرر معتد بہ اوس سی ظاہر نہیں ہوا۔ اور ایسا ہی دودھ کو مچھلی کے ساتھ جمع نفرارین کیونکہ محدث
امراض مزمنہ مثل جذام اور برص اور قولنج وغیرہ ہوتا ہے۔ اور ایسا ہی دہی کو گوشت طیسور سے
جمع نہ کرین مگر ترشی نے لکھا ہے کہ اگر دہی کو گوشت مذکور کے ساتھ پکاوین تو قلیل المضرق ہوگا۔
اور اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ جن چیزوں میں جمع کرنا ممنوع ہے اس سے ضرر ہونا اس بات پر موقوف
ہے کہ ہر ایک کو انفرادہ کھایا جاوے اور معدہ میں جا کر باہم تھلے ہوں لیکن اگر خارج میں اونکو ملا
پکاوین یا اونکو خارج میں اسطور سے آمیزش کرین کہ ایک ذات ہو جاوین تو اغلب یہ ہے کہ ضرر

۷۰
ایسا کیا ہے
شارح الاسباب
من داخل ہو چکا
سبب حجت ہو
چھبم ضرر زیادہ
علی اور حجت
کما فیہ عنہ
اور نہیں ہو
نقص اسکی طبیعت
اس سے کہ

داخل کیا گیا ہے
طعم کو طعام
منہ معتد بہ
ہونا معتد بہ
منہ ہضم میں
تداخل اور کما فیہ
منہ لیکن وہ
غالب ہو چکا
منہ ہرگز
منہ جیادہ
دیکھا جائے

۷۰
خارج میں نہیں
منہ ہرگز

کھانا ہر روز کھا کر پھر بھی پرہیز لازم ہے جو کھانے کریں۔ اور ایسا ہی ستو کو چاولوں پر کھاویں کیونکہ یہ نسخہ اور قوت لکھا باعث ہے۔ اور نیز چاولوں کو سرکہ سے جمع کریں۔ اور جو کچھ سرکہ سے تیار کریں جیسے آچار وغیرہ اس کو بھی چاولوں سے جمع کریں لیکن چاول کو ساتھ گوشت اور ریون گاؤ کے پکا دین جس کو پلاؤ کہتے ہیں اس حکم سے خارج ہیں لان اگر سو مہینہ صلیح الموصوفہ۔ اسلئے اکثر معتدل مزاج اور پاک طبع سرکہ کو پلاؤ کے ساتھ کھاتے ہیں اور کچھ ضرر نہیں پاتے مگر پھر بھی احتراز اولیٰ ہے۔ اور ایسا ہی انگور کو کھانے یا پیچے بہت تناول کریں اسلئے کہ اس سے سردی و غیرہ آفات پیدا ہوتی ہیں۔ اور ایسا ہی انار کو ہر سیر پر کھاویں اور اگر اول ستو کھائی جاویں اور بعد اسکے چاول۔ یا اول انار کھاویں اور بعد اسکی ہر سیر یا اول انگور تناول کریں اور بعد اسکے پانچہ تناول کریں تو کچھ خورق نہیں کھائیں علیہ الحکم محمد سیدی شرح الموجد۔ اور ایسا ہی کبوتر پرہیز اور لہسن اور خردل کے ایک وقت کھاویں۔ اور گوشت نمک سے ہوا ہمارہ سرکہ اور خیر کے نہ لکھاویں۔ اور شہد اور خربوزہ ایک وقت میں استعمال نہ کریں اور لہسن اور پیاز بھی ایک جگہ جمع کریں اور خندق اور بادام کھانے میں اکٹھا نہ کریں۔ اور دودھ اور شہد اب کو جمع کرنے سے نفرت پیدا ہوتا ہے اور پیاز زیادہ کھانا کھلے اور دودھ اگر لاتا ہے۔ فائدہ حلیہ ترکیب ایک چیز کی دوسری چیز سے در حال سے خالی نہیں ایک یہ کہ ہر دو مماثل ہوں جیسے ترکیب اغذیہ غلیظہ کے ساتھ غلیظہ کی اور لزجہ کے ساتھ لزجہ کی اور لطیفہ کے ساتھ لطیفہ کی اور مانند اسکی۔ دوم یہ کہ ہر دو مختلف ہوں خواہ اختلافات میں جتنے تضاد ہو جیسے تربت اغذیہ لطیفہ کی کر ساتھ غلیظہ کی خواہ میں جتنے غیر تضاد ہو جیسے تالیف اغذیہ غلیظہ کی لزجہ سے لان بنیما مخالفہ غیر مضادہ۔ الغرض تجربہ سابق سے معلوم ہو کہ تالیف اور ترکیب مختلفات اور متضادات کی منہی عنہ ہے لاختلاف ہضم کا کام۔ اور فساد اسکا بہت ہے۔ اسی لیے بعض قدماہ اطبا غایت احتیاط سے ان کو گوشت سے بھی جمع کرتے تھے اور چیزوں کا تو کیا ذکر ہے۔ سو ایک وقت روٹی اور دوسری وقت گوشت کھاتے تھے۔ باقی رہی یہ بات کہ تالیف مماثلات کا کیا حکم ہو یہ ہے کہ دیکھنا چاہیے کہ تالیف غذائی لطیف سے ہے یا غلیظہ سے پس اگر دو لطیف سے ہے تو ہرگز کچھ مضائقہ نہیں خیال کچھ گوشت طیور خفیفہ کا ایک جگہ کھایا جاتا ہے۔ اور تالیف مماثلات کی اگر دو اغذیہ غلیظہ یا لزجہ سے ہو تو نہ کھانا چاہیے کیونکہ غذائی غلیظہ اور لزجہ فی حد ذاتہ صاف بلعون میں حل ہو کر تھکتی ہے۔

کھانا ہر روز کھا کر پھر بھی پرہیز لازم ہے جو کھانے کریں۔ اور ایسا ہی ستو کو چاولوں پر کھاویں کیونکہ یہ نسخہ اور قوت لکھا باعث ہے۔ اور نیز چاولوں کو سرکہ سے جمع کریں۔ اور جو کچھ سرکہ سے تیار کریں جیسے آچار وغیرہ اس کو بھی چاولوں سے جمع کریں لیکن چاول کو ساتھ گوشت اور ریون گاؤ کے پکا دین جس کو پلاؤ کہتے ہیں اس حکم سے خارج ہیں لان اگر سو مہینہ صلیح الموصوفہ۔ اسلئے اکثر معتدل مزاج اور پاک طبع سرکہ کو پلاؤ کے ساتھ کھاتے ہیں اور کچھ ضرر نہیں پاتے مگر پھر بھی احتراز اولیٰ ہے۔ اور ایسا ہی انگور کو کھانے یا پیچے بہت تناول کریں اسلئے کہ اس سے سردی و غیرہ آفات پیدا ہوتی ہیں۔ اور ایسا ہی انار کو ہر سیر پر کھاویں اور اگر اول ستو کھائی جاویں اور بعد اسکے چاول۔ یا اول انار کھاویں اور بعد اسکی ہر سیر یا اول انگور تناول کریں اور بعد اسکے پانچہ تناول کریں تو کچھ خورق نہیں کھائیں علیہ الحکم محمد سیدی شرح الموجد۔ اور ایسا ہی کبوتر پرہیز اور لہسن اور خردل کے ایک وقت کھاویں۔ اور گوشت نمک سے ہوا ہمارہ سرکہ اور خیر کے نہ لکھاویں۔ اور شہد اور خربوزہ ایک وقت میں استعمال نہ کریں اور لہسن اور پیاز بھی ایک جگہ جمع کریں اور خندق اور بادام کھانے میں اکٹھا نہ کریں۔ اور دودھ اور شہد اب کو جمع کرنے سے نفرت پیدا ہوتا ہے اور پیاز زیادہ کھانا کھلے اور دودھ اگر لاتا ہے۔ فائدہ حلیہ ترکیب ایک چیز کی دوسری چیز سے در حال سے خالی نہیں ایک یہ کہ ہر دو مماثل ہوں جیسے ترکیب اغذیہ غلیظہ کے ساتھ غلیظہ کی اور لزجہ کے ساتھ لزجہ کی اور لطیفہ کے ساتھ لطیفہ کی اور مانند اسکی۔ دوم یہ کہ ہر دو مختلف ہوں خواہ اختلافات میں جتنے تضاد ہو جیسے تربت اغذیہ لطیفہ کی کر ساتھ غلیظہ کی خواہ میں جتنے غیر تضاد ہو جیسے تالیف اغذیہ غلیظہ کی لزجہ سے لان بنیما مخالفہ غیر مضادہ۔ الغرض تجربہ سابق سے معلوم ہو کہ تالیف اور ترکیب مختلفات اور متضادات کی منہی عنہ ہے لاختلاف ہضم کا کام۔ اور فساد اسکا بہت ہے۔ اسی لیے بعض قدماہ اطبا غایت احتیاط سے ان کو گوشت سے بھی جمع کرتے تھے اور چیزوں کا تو کیا ذکر ہے۔ سو ایک وقت روٹی اور دوسری وقت گوشت کھاتے تھے۔ باقی رہی یہ بات کہ تالیف مماثلات کا کیا حکم ہو یہ ہے کہ دیکھنا چاہیے کہ تالیف غذائی لطیف سے ہے یا غلیظہ سے پس اگر دو لطیف سے ہے تو ہرگز کچھ مضائقہ نہیں خیال کچھ گوشت طیور خفیفہ کا ایک جگہ کھایا جاتا ہے۔ اور تالیف مماثلات کی اگر دو اغذیہ غلیظہ یا لزجہ سے ہو تو نہ کھانا چاہیے کیونکہ غذائی غلیظہ اور لزجہ فی حد ذاتہ صاف بلعون میں حل ہو کر تھکتی ہے۔

مفہم معلوم

پس جب دو غلیظ با دو لزج با ہم جمع ہونگے تو کقدر مضار پیدا ہونگے ہاں اگر دو ندرینوں کو با ہم ملا کر
 امتزاج دین کہ حکم طعام واحد کا حاصل کریں تو اس صورت میں ممکن ہے کہ ضرر اخذ نہ بخندہ غلیظ کا
 زیادہ ضرر ایک غلیظ سے نہ ہو مگر پھر بھی احتراز مناسب ہے۔ معلوم کرنا چاہیے کہ منجانبہ اغذیہ
 ممتنعہ الاجتماع اغذیہ مذکورہ ذیل میں اول بعض اغذیہ کہ حرارت میں متماثل ہوں جیسے کیوڑ کو
 سے جمع کرنا۔ دوم بعض اغذیہ کہ برودت میں متماثل ہوں مثل خیار کے ساتھ غذا سے مضیرہ اور
 دو غلبے۔ سوم بعض اغذیہ جو لزج و جہت میں متماثل ہوں جیسے پیتھارڈ کو ساتھ مچھلے کے۔ چہارم بعض
 اغذیہ جو کہ سرعت فساد میں متماثل ہوں جیسی دودھ کو ساتھ خرپورہ کے۔ الحاصل جو غذا حالت افراد
 میں فاسد الجو ہوا ہو اسکو اس کے مثل سے جمع کرنا لامحالہ مزید فساد ہوگا۔ اور اجتماع غلیظ کا
 ساتھ غلیظ کے اور لزج کا ساتھ لزج کے بھی اسی قبیل سے ہے۔ غرض یہ کہ متماثلتیں نے
 اللطافہ کو جمع کرنا کچھ مضائقہ نہیں اور باقی تمام ضرر سے خالی نہیں کتنی ضرر کم اور کسی میں
 زیادہ ہے قاعدہ سوم غذای مطلق کے وصف اور مدح کے بیان میں۔ اور نیز اخلاط توائمل اور
 اغذیہ فاضلہ کے بیان میں۔ جو اشخاص حفظ صحت کے طالب ہوں انکو لازم اور ضرور ہے
 کہ سوائے غذا سے مطلق کے اور کچھ نہ کھائیں۔ اور غذای دوا کی کیفیت ہرگز میل نہ کریں مگر بطور
 علاج اور قہر دم بالمحفظ کے مجوز ہے۔ اور تعریف غذای مطلق اور غذا سے دوا کے بیان میں
 ہو چکے ہیں۔ ہاں ملانا گرم مصالح کا غذا میں اصلاح طعام کے لیے کچھ مضائقہ نہیں اب طبیکیہ
 فطیلہ مقدار ہوں۔ اور غرض مصالحات ملائے سے یہ ہے کہ غذا سے لذیذ اور مزہ دار ہو جائے
 پس اگر سوائے ملائے مصالحات کے لذیذ ہو جائے تو او کی کچھ حاجت نہیں۔ چونکہ التذاذ
 اور مزہ حسب مزاج ہر ایک شخص کے متفاوت ہوتا ہے حکم غذای ہر ایک کا اسکو مزاج پر
 موقوف ہے۔ بہترین اغذیہ مطلقہ کا گوشت اور نان ہے جو شخص معتدل مزاج اور معتاد
 اوسکا ہو ورنہ جو شخص چانول کا معتاد ہو اس کے لیے چاول ہی غذا عمدہ اور بہتر ہے۔
 اور گوشتوں میں سے عمدہ گوشت بکرہ اور بزغالہ اور گوسالہ اور مرغی کا ہی لیکن مناسب
 ہے کہ بکرہ یک سالہ ہو کیونکہ جو بہت چھوٹا ہوگا بلغم پیدا کرے گا۔ اور گوشت گوسالہ اور بزغالہ کا
 بکرہ یک سالہ سے بہتر ہے کیونکہ وہ معتدل ہیں۔ مرغی کا مزاج گرم تر اور قلیل الرطوبت ہے بہتر
 مرغی وہ ہے جسے انڈے نہ دیئے ہوں اور عمدہ مرغ وہ ہے جسکی بانگ نہ دی ہو۔ اور سچ مرغ
 یعنی جو بے بغایت لطیف ہی اور تقویت بدن پر کم مدد کرتے ہیں بغیر اصحاب کون کے اور کسی کے

مع
 یعنی
 اجتماع
 منع
 دفعہ
 درجہ
 کجی
 اور
 جی
 فرق
 کہ
 عربی
 دو
 با
 دوز
 دوز
 لطافت
 متماثل
 مع
 طعام
 زہر
 اور
 سک

کایہ ہے چو کہ اس جگہ کلام معتدل مزاجوں میں ہو رہا ہے اس لیے تسک افضلیت غذا
 دو ایرتدیل کی لحاظ سے سخن نہیں کیونکہ تعدیل اس کی غیر معتدل مزاجوں میں
 معنی ہے وہ بھی بشرط تضاد مشروط ہے کما مرانفا لیکن معتدل مزاجوں میں تعدیل کا
 کو یا کر ہے بی اعتدالی کا موجب ہے اور معین حصول تعدیل اغذیہ حقیقہ میں اتزاج بعض
 مصلحت سے بھی ہو سکتا ہے پناچہ مشہود ہے کہ غذای زمانہ محرومی مزاج میں اور مزید
 مبروری مزاجوں میں باوصف تغذیہ تمام کے تعدیل بھی کرتی ہے کیس فضیلت کا باعث
 تعدیل نہیں ہو سکتی اور ایسا ہی لذت بھی باعث فضیلت غذائی دوائی کا نہیں ہو سکتی
 کہ کایہ غذای حقیقی بھی اختلاط مصلحت سے لذت ہو سکتی ہے جیسا متعارف ہی اور
 بالکثر مزاج اگر وہ دوائی لذت تر ہوگی پھر بھی غذای حقیقی سے بہتر ہوگی کیونکہ جو فضیلت
 غذای حقیقی سے مشابوہ ہے وہ غذای دوائی میں نہیں آوروہ یہ ہے کہ اکثر اجزاء اور
 بدل یا تحلیل ہو جائیں اور یہ معنی غذا سے حقیقی کے غیر میں نہیں پائی جاتی۔ کیونکہ دوائی حقیقی
 اور غذا سے دوائی میں اس فضیلت میں بہت فرق ہے اس لیے کہ غذای دوائی قلیل التغذیہ
 ہے اور ظاہر ہے کہ ذمی لذت ہونا اس کا تمام مضار کو رفع نہیں کر سکتا۔ عایت اس کی
 یہ ہے کہ سبب استلذاط طبع کے مضار میں قلت واقع ہوگی وہو امر آخر۔ معنی لازم ہے
 معتدل معیجہ میں محدث کیفیت زائدہ ہی جو کہ اعتدال سے مزاج کو خارج کرتی ہے۔ اسی
 اطباء نے لکھا ہے کہ زمان صحت میں معتدلوں کو برہنہ اور اس سے لازم ہے۔ اور اگر اس کے
 کھانے میں خطا ہوئی ہو تو جلدی اس کا تدارک کرنا چاہیے اور اس کو تھوڑے اور بہال دیگر
 تدابیر سے نکالنا چاہیے یا اس کی اصلاح استعمال اغذیہ مناسبہ سے کریں اگرچہ بسبیل
 تراخل ہو چنانچہ تشدیج اس کی قاعدہ نہم میں آتی ہے کیونکہ ہر چہ تراخل ممنوع ہو اور ہر

۱۱۱
 اصل شدہ
 جیسا
 راجح انداز
 مع ذہن
 جسدانی
 زار و لا کجا
 مع مش
 شہین
 مع یعنی
 رستخیز
 شہ
 لکھن
 لکھن
 طہ اور وہ
 دوسرا

مگر جبکہ اوکی سہاشرت میں کسی ضرورتی سے اسن ہو تو اس صورت میں تہ اخل مجوز ہے۔
 لان الضرورت تیج المخطورات تا عدہ پنجم ترتیب غذا میں۔ معاً اگر چاہیے کہ حافظہ صحت پر
 واجب ہے کہ غذا میں ترتیب مرغی رکھے۔ منہی ترتیب کہ انہی اہل تقدیم لطیف کی غلیظ پر واجب
 جانتے ہیں اور بعض اسکا عکس ضروری مانتے ہیں اور ہر ایک کی دلیل علیحدہ ہے۔ فرقہ اول کی
 دلیل یہ ہے کہ اگر غلیظ اول کھائیں تو لطیف سبب عسر و نفوذ کے نہ سہہ جائیگی اور غلیظ کو کھانی
 ناسد کرگی اسلئے تقدیم لطیف کی غلیظ پر واجب ہے اور فرقہ ثانی کی وجہ یہ ہے کہ ہضم معدہ میں
 بہ نسبت فوق معدہ کو زیادہ ہے پس جب غلیظ کو اول کھائینگے تا شیر ہضم قوی کی غلیظ میں ہوگی اور
 فعل ہضم ضعیف کا لطیف میں ہوگا اور ہر دو یعنی غذاے لطیف اور غلیظ ہضم میں مشابہ
 ہونگے و ہذا ہوا مقصود۔ اسلئے تقدیم غلیظ کی لطیف پر واجب ہے اور فرقی رخ فرماتا کہ بلقویین
 کر دیا ہے تاکہ اختلاف دور ہو اور یہ ہے کہ اگر غلیظ اور لطیف میں ہضم اس قدر تفاوت ہو کہ ہضم
 معدہ غذاے غلیظ کے ہضم میں کافی ہو سکتا ہے اور ہضم غذاے لطیف کا درجہ فرق معدہ میں پنجم
 ہضم غذاے غلیظ سے (جو کہ ہضم معدہ میں ہے) متساوی اور متشابہ ہو سکتا ہے۔ پس لازم الہ تقدیم غلیظ
 کی لطیف پر ضروری ہے اور اگر ان کے درمیان تفاوت اور فرق بہت ہے کہ تقدیم معدہ ہضم غذاے
 غلیظ کو لے لے تاکہ نہیں کر سکتا تو اس صورت میں تقدیم لطیف و غلیظ پر واجب ہے اور تا آخر لطیف کی ہضم
 لازم ہے کہ غلیظ معدہ میں نیم نچت ہو جاوے۔ پس اس حالت میں اگر کہ لطیف کو بعد غلیظ کو کھائیں
 تو دونوں باہم ملکر متشابہ ہوں ہضم ہو جائیگی۔ اور بعض اطباء وجہ تطبیق اور توفیق بین القولین یہ
 لکھتے ہیں کہ حکم تقدیم ہر واحد کا بھوکہ پر موقوف ہے۔ کیا معنی اگر بھوکہ بدرجہ اعتدال ہو
 اور حد افراط تک نہ پہنچے تو واجب ہے کہ غذاے لطیف کو غلیظ پر مقدم کریں۔ مگر اگر تفاوت
 غذاے لطیف اور غلیظ میں بقدر تفاوت ہضم اعلیٰ اور اسفل معدہ کے ہو تو اس صورت میں
 تقدیم غلیظ کی مستحسن ہے۔ اور اگر بھوکہ بدرجہ غایت اور افراط ہو اور معدہ غذا سے خالی ہو
 اور سبب بھوکہ کے انصہاب صفرا کا فم معدہ پر نہ تو ایسی صورت میں غذاے غلیظ کو لطیف پر
 مقدم کریں۔ دلائل ہر ایک کی اپنی جگہ پر مذکور ہیں بخلاف طوالت اسبابہ نہیں ذکر کیے گئے۔
 اور یہ بھی جانتا چاہیے کہ صرف نان خشک کھانا معدہ کو خراب کرتا ہے اور رطوبت اوکی خشک
 اور قوت کو ساقط اور رنگ چمرہ کا ناسد کرتا ہے۔ اور یہ جو منقول ہے کہ حکما مقدار ایک قوت
 نان صرف کھاتے تھے اس سے یہ مراد ہے کہ بدون گھوشت کسی شے میں مناسب کو استعمال کرتے تھے۔

یوں کہ درین
 منوعات کو
 باح کوفان
 نے رعایت
 سے سفلی
 سے اعلیٰ
 سے اور دینی
 مقصود ہے
 سے فیصلہ
 و درون و
 میں
 سے
 میں باہم
 ترتیب
 سے

اور بعد اوسکے اشربہ مقویہ پلاوین تاکہ ملاقات تم معدہ کی اشربہ مقویہ سے دیر تک رہے۔ ہاں اگر تقویت تمام معدہ کی منظور ہو تو اشربہ مقویہ قبل از غذا اور بعد از غذا کے دیویں۔ اور ایسی جس جگہ تبدیل معدہ کی درکار ہو تو فصل ہے کہ اشربہ معدہ قبل اور بعد غذا کے پلاوین۔ اور بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ غذا اور لطیف سرین المضم اور کچھ معدہ میں فاسد ہو جاتی ہے اور غلیظ مضم ہو جاتی ہے۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جنکے معدہ زیادہ گرم ہیں اور غذیہ لطیف کو بہ سبب حرارت قویہ کے فاسد کرتی ہیں اور بعضوں کا مزاج انکے برعکس ہوتا ہے قاعدہ نهم غذیہ مناسبہ ہر مزاج کے بیان میں۔ واضح ہو کہ سوداوی مزاج کو غذیہ کثیر الرطوبہ اور قلیل الرطوبہ درکار ہیں بشرطیکہ سوداوی طبعی ہو اور اگر سوداوی احتراقی ہو تو تدبیر بہت کرنی چاہیے اور تین غذیہ دوائیہ کفایت نہیں کرتی جیسا عنقریب بیان کیا جائیگا اور صفراوی مزاج کو غذیہ سرد تر مناسب تر ہیں۔ اور جو درمیان خون گرم پیدا ہوا اوسکو غذیہ سرد اور قلیل الرطوبہ کھانی چاہیے۔ اور حسین خون یعنی ہوا اوسکو غذیہ قلیل لغز اور نرمی بخون اور لطیف کھانی چاہیے اعتناء بہ قدر حسب المزاج کی تدبیریں لکھی گئی ہیں کہ حفظ مزاج فقط غذیہ دوائیہ سے کیا جاوے یہ سب اوس مزاج سے مخصوص ہیں جس میں اخلاط مذکورہ غالب ہوں لیکن فاسد نمون۔ پس جس جگہ سور مزاج سازج بنی غلیظ ہو یا سور مزاج خلطی ہو لیکن وہ خلط فاسد بھی ہو تو اس صورت میں تدبیر اوسکی اور یہ صرف سے کرنی چاہئے اور اس جگہ صرف غذیہ دوائیہ کفایت نہیں کرتی لقوۃ السبب ہینا قاعدہ ہم تدارک مفرت غذیہ دوائیہ کے بیان میں۔ مخفی نہ رہے کہ جب غذیہ دوائیہ بہ سبیل خطا کھائی جاوین تو احسن تدبیر یہ ہے کہ اوسکو قیاساً اسہال سے دفع کریں۔ اور اگر ان سے کوئی میسر نہ ہو سکے تو ضرور کہ اوسکی اصلاح میں کوشش کریں اور اصلاح اونیکی متین قسم پر ہے۔ ایک یہ کہ غذا اوماکولہ کے مضم کی طرف متوجہ ہوں تاکہ جلدی مضم ہو جاوے اور طبیعت پر تعجب اور تکلیف نہ لائے اور یہ بات معلوم ہے کہ غذیہ دوائیہ عمر المضم ہوتی ہیں اور تحلیل اونیکی طبع پر دشوار ہے۔ دوسرے یہ کہ فضلہ غذیہ مذکور کی نفع پر اطمینان کریں کیونکہ معلوم ہے کہ ان غذیہ سے فضول بہت رہتے ہیں اور طبیعت اونیکی نفع پر اگر قادر نہ ہوگی تو کئی ایک امراض پیدا ہونگے۔ اور چونکہ فضول کثیر المقدار ہونگے شاید کہ طبیعت اونیکی نفع میں عاجز ہو جاوے پس حالت طبیعت کے نفع فضول کے لیے واجب ہے۔ تیسرا یہ ہے کہ منع قول سور مزاج میں جو کہ افیہ دوائیہ سے حادث ہوتی ہیں سعی کریں۔ اور اوسکی تدبیر یہ ہے کہ غذا اوماکولہ کو مضم سے اول

۴
نہایت
دائیں سے
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

دیون۔ اور جب کوئی تدبیر ان سے میسر نہ ہو سکے تو ضرور ہے کہ خواب طویل کا حکم فرماوین اور ایک شب روز
 غذا نہ کھاوین اور جب قدر سے تخفیف ہو تو حشام میں غسل کریں۔ اور تکیہ شکم اور غذا کو عمدہ
 لازم جائیں۔ اور اگر باوصف سب تدبیروں کے نقل اور تدبیر شکم اور کس باقی رہے تب معلوم کرنا چاہی
 کہ مادہ داخل عروق ہے کیونکہ غذا کو کثیر یا بضر اگرچہ عمدہ میں ہضم ہو جاوے مگر عروق میں خام
 رہتی ہے اور اس میں تندہ پیدا کرتی ہے اور دستی اور اگر ٹانا اور جانی کا موجب ہوتی ہے۔ اور
 کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ نہایت تندہ سے عروق پہنچ جاتی ہیں۔ اور یہ بات معلوم ہے کہ ہضم عروق
 نسبت ہضم معدہ کے ضعیف ہوتا ہے پس جب تک غذا معدہ میں کا حقہ ہضم ہو جاوے تب تک
 عروق میں بخوبی ہضم نہیں ہوتی۔ انقض جب آثار امتلا عروق دریافت ہووین تو مسلمات توفیر
 کہ مخرج مادہ داخلہ عروق ہون دینی چاہیے انقباض جب سن شباب گذر چکے اور قوی میں ضعف
 نمودار ہو تو واجب ہے کہ غذا عادت سے کمتر کریں تا فضول اس کے زائد ہو کر موجب احداث کسی
 کائنات قاعدہ و وارزہم اس بیان میں کہ طعام پکا نا کس برتن میں بہتر ہے اور کس میں
 ممنوع ہے۔ اور نیز دیگر امور متعلقہ کے بیان میں۔ معلوم کرنا چاہیے کہ جو برتن جید الجوہر ہو طعام
 پکانا اوس میں بہتر ہے۔ اور وہ برتن سونے اور چاندی کا ہے۔ اور بعد اس کے برتن لوہے کا جو خصوصاً
 جسے غسل میں مبالغہ کیا گیا ہو اور زنگار اوس میں نہ لگا ہو اور اس کو قلعی کروانا مانع زنگار ہے۔
 اور جاننا چاہیے کہ ایسی غذاؤں کا ہمیشہ استعمال میں لانا جو کہ طلائی برتنوں میں تیار کیا جوین
 مقوی دل اور رافع توحش اور مزمل ضعف ہے۔ اور ایسا ہی جو کھانا کہ آہنی برتنوں میں پکا یا جاوے
 مقوی شانہ اذراع ضاعے تناسل ہے اور موجب نعوظ کثیر ہے بخلاف برتن سسی کے کہ طعام
 پکانا اوس میں اچھا نہیں خصوصاً اگر دیر تک اوس میں پکا یا جاوے اور طعام کثیر آگد مینہ اور اولیائے
 یازی خصوصاً ہو۔ اور ایسا ہی روغن اور طعام حیرب کہ دیر تک اوس میں رہا ہو کھانا چاہیے
 لتغیر طعم و حدوث کیفیتہ رذیہ منہ۔ اگرچہ قلعی کروانے سے ضربا کل دفع نہیں ہوتا لیکن
 بے قلعی سے برابر قلیل المضرة ہے اسی لیے تجدید قلعی کو بہت تاکید کرتے ہیں۔ اور استعمال
 ظروف قلعی ناکردہ سے بہت منع کرتے ہیں یہاں تک کہ اکثر اطباء نے زعم کیا ہے کہ ایسے برتنوں
 میں ہمیشہ کھانا محدث جزام ہے العیب ذباہد۔ اور میری رائے میں یہ حکم مخصوص برتن سسی ہے
 قلعی سے ہوگا۔ اور برتن کانے کا برتن نحاسی کا حکم رکھتا ہے۔ اور ظروف خاکی میں طعام پکانا
 جائز ہے بشرطیکہ زیادہ اکیبار سے نہ پکاوین۔ اور ظروف سنگین وغیرہ میں کہ نرم ہووین زیادہ سچ بار

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

نہ پکاوین کیونکہ اجسام مفروغ مذکورہ کے متخلف ہوتے ہیں اور قدری اجزای طعام مطبوخ سی انکسار
میں بند ہو کر متعفن ہو جاتے ہیں پس جب دوسری مرتبہ اوسین کھانا پکایا جاوے اجزای متعفن
غذا سے سابق کے طعام ثانی میں مختلط ہو کر اوسکو بھی فاسد اور متعفن کرتی ہیں۔ اور اہلکاکا قول ہے
لیس شیء یجیث الحمیات العفنة کما یجیث هذا۔ وکذا یجیث البرب القفحی و انواعا من اللامرض
یکل انسان بحسب غلط الاخلاط و رقتها و بحسب ما یلزمه من الدعة ومن النقص و الرافضة۔ انقض
برتن سفالین میں کمرسہ کر پکانے سے برہیز کرین لاسر انتہا جب طعام پکا کر برتنوں میں کھا
کے لیے ڈالا جاوے تو اوسکو سرپوش غرابی سے ڈھانپنا چاہیے تا اجزہ دودی بند ہووین کیونکہ ہتراد
اجزہ مذکورہ کا طعام میں موجب احداث سمیت ہے خصوصاً اگر مچھلی ہو یا اور شوائب ہوں۔ اور اشیاء
طبع میں بھی سرپوش غرابی ہونا چاہیے تا اجزہ نکلے ترہیں اور جن برتنوں میں کھانا کھایا جاوے جنی اڑ
اگینہ سب سے بہتر ہے اور شرع میں بھی مرض سے بخلاف برتن سوسنے اور چاندی کے کہ شرعاً کھانا
اوشین مفسد ہے۔ فصل ہفتم ہضم اربعہ کے بیان میں۔ چونکہ یہ مضمون بھی بحث اکل اور شرب سے
تعلق رکھتا ہے کیا معنی کہ اکثر فوائد ماکولات مشروبات کی ہضم پر ہی منحصر ہیں لہذا ترک اوسکو
نہ مناسب سمجھ کر مختصر طور پر بیان کیا گیا ہے۔ مخفی نہ ہے کہ جو چیز بدن میں رکھنی ضرور ہے اور جسکا بدن
سے نکالنا لابی ہے حکیم مطلق نے ہر ایک کے لیے دخل اور مقام اور مخرج اور ہر ہر مقرر کیا ہے
تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب غذا بعد مضغ دہان کے اپنی جوری سے گذر کر معدہ میں پہنچتی
ہے جو بدن ہونے تک چار جگہ نفع پاتی ہے جسکو اطباء کے اصطلاح میں ہضم اربعہ بولتے ہیں
ہر ایک جگہ خلاصہ اور فضله ذرا سے جدا ہو کر ایک جگہ سے دوسری جگہ کو رگون کو ہر آہستہ
جاتا ہے خلاصہ تو بدن میں پیوست ہوتا ہے اور فضله بدن کے مخرج مقررہ سے باہر نکلتا ہے۔
اول ہضم معدہ میں ہوتا ہے اوسکو ہضم معدے بولتے ہیں اور اوسکو خلاصہ کو کیلوس کہتے ہیں
اور ابتدائی ہضم ہذا کی وقت مضغ لقمہ سے جیتک کہ غذا معدہ میں رہتی ہے ہوتا ہے معدہ
کی شکل اور صورت اسطور پر بیان کی گئی ہے کہ معدہ جسکو ہندی میں اوہیری کہتے ہیں ایک عضو
شکل تخمیلہ مانند کدو سے دراز ہے۔ ایک منحنی اوسکا حلق کے جانب ہے اوسکو قعر معدہ کہتے ہیں
اور دوسرا منحنی اوسکا ناف کی طرف ہے اوسکو قعر معدہ بولتے ہیں۔ پس جو چیز منحنی کو راستہ
شکم میں وارد ہوتی ہے وہ اول معدہ میں ٹھہر کر جوش کھاتی ہے اور سیب حرارت و تپ
اور کتبہ معدہ کے (جو کہ دل اور جگر اور اور دہ اور شراہین وغیرہ سے ہے) اور باعث اینٹل

نہ پکاوین کیونکہ اجسام مفروغ مذکورہ کے متخلف ہوتے ہیں اور قدری اجزای طعام مطبوخ سی انکسار میں بند ہو کر متعفن ہو جاتے ہیں پس جب دوسری مرتبہ اوسین کھانا پکایا جاوے اجزای متعفن غذا سے سابق کے طعام ثانی میں مختلط ہو کر اوسکو بھی فاسد اور متعفن کرتی ہیں۔ اور اہلکاکا قول ہے لیس شیء یجیث الحمیات العفنة کما یجیث هذا۔ وکذا یجیث البرب القفحی و انواعا من اللامرض یکل انسان بحسب غلط الاخلاط و رقتها و بحسب ما یلزمه من الدعة ومن النقص و الرافضة۔ انقض برتن سفالین میں کمرسہ کر پکانے سے برہیز کرین لاسر انتہا جب طعام پکا کر برتنوں میں کھا کے لیے ڈالا جاوے تو اوسکو سرپوش غرابی سے ڈھانپنا چاہیے تا اجزہ دودی بند ہووین کیونکہ ہتراد اجزہ مذکورہ کا طعام میں موجب احداث سمیت ہے خصوصاً اگر مچھلی ہو یا اور شوائب ہوں۔ اور اشیاء طبع میں بھی سرپوش غرابی ہونا چاہیے تا اجزہ نکلے ترہیں اور جن برتنوں میں کھانا کھایا جاوے جنی اڑ اگینہ سب سے بہتر ہے اور شرع میں بھی مرض سے بخلاف برتن سوسنے اور چاندی کے کہ شرعاً کھانا اوشین مفسد ہے۔ فصل ہفتم ہضم اربعہ کے بیان میں۔ چونکہ یہ مضمون بھی بحث اکل اور شرب سے تعلق رکھتا ہے کیا معنی کہ اکثر فوائد ماکولات مشروبات کی ہضم پر ہی منحصر ہیں لہذا ترک اوسکو نہ مناسب سمجھ کر مختصر طور پر بیان کیا گیا ہے۔ مخفی نہ ہے کہ جو چیز بدن میں رکھنی ضرور ہے اور جسکا بدن سے نکالنا لابی ہے حکیم مطلق نے ہر ایک کے لیے دخل اور مقام اور مخرج اور ہر ہر مقرر کیا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب غذا بعد مضغ دہان کے اپنی جوری سے گذر کر معدہ میں پہنچتی ہے جو بدن ہونے تک چار جگہ نفع پاتی ہے جسکو اطباء کے اصطلاح میں ہضم اربعہ بولتے ہیں ہر ایک جگہ خلاصہ اور فضله ذرا سے جدا ہو کر ایک جگہ سے دوسری جگہ کو رگون کو ہر آہستہ جاتا ہے خلاصہ تو بدن میں پیوست ہوتا ہے اور فضله بدن کے مخرج مقررہ سے باہر نکلتا ہے۔ اول ہضم معدہ میں ہوتا ہے اوسکو ہضم معدے بولتے ہیں اور اوسکو خلاصہ کو کیلوس کہتے ہیں اور ابتدائی ہضم ہذا کی وقت مضغ لقمہ سے جیتک کہ غذا معدہ میں رہتی ہے ہوتا ہے معدہ کی شکل اور صورت اسطور پر بیان کی گئی ہے کہ معدہ جسکو ہندی میں اوہیری کہتے ہیں ایک عضو شکل تخمیلہ مانند کدو سے دراز ہے۔ ایک منحنی اوسکا حلق کے جانب ہے اوسکو قعر معدہ کہتے ہیں اور دوسرا منحنی اوسکا ناف کی طرف ہے اوسکو قعر معدہ بولتے ہیں۔ پس جو چیز منحنی کو راستہ شکم میں وارد ہوتی ہے وہ اول معدہ میں ٹھہر کر جوش کھاتی ہے اور سیب حرارت و تپ اور کتبہ معدہ کے (جو کہ دل اور جگر اور اور دہ اور شراہین وغیرہ سے ہے) اور باعث اینٹل

یہ

باقی کی باہم ملکر مانند آب ششک کے غلیظ ہوتی ہے لیکن اس ہضم میں صورت نوعیہ طعام کی
تغیر نہیں ہوتی یعنی غذا باوصف تغیر ظاہری کے اپنی شان اور شکل پر باقی رہتی ہے
اور دلیل اسکی یہ ہے کہ جب کبھی کیاوس کے سے باہر آتا ہے تو جو کچھ کھایا تھا طعام اور مزہ او
کے سے پھر آتا ہے اور بہت اور صورت اسکی بھی باقی رہتی ہے بعد تمام اور اختتام ہضم
اول کے لطیف اسکا عروق ماسارینا سے جگر کو جاتا ہے اور کثیف اسکا آنتوں کی راستہ
براز ہو کر نکلتا ہے جسکو ہندی میں گوہ کہتے ہیں۔ اور یہ فضلہ ہضم اول کا ہو۔ اسکی
صحت کی علامت چھٹی باب میں بیان کی گئی۔ دوسرا ہضم جگر میں ہوتا ہے اسی لمبی
اوسکو ہضم کیدی اور جگری کہتے ہیں اور جگر ایک عضو لمبی ہے جسکو ہندی میں کلجو کہتے ہیں
یہ دائیں پھلو میں ہوتا ہے اور خلاصہ ہضم اول کا جو معدہ میں ہوا ہے باریک رنگوں کے
راستہ اوس میں جاتا ہے۔ اور وہاں جاکر جوش کھا کر کپتا ہے اور صورت نوعیہ طعام کی
بصورت اخلاط بدل جاتی ہے اسکی خلاصہ کو کیوس اور رطوبت اولیہ کہتے ہیں۔ پس
اوسوقت اوس میں چار تفریق پیدا ہوتی ہیں۔ سو وہ چاروں اخلاط ہیں۔ ایک صفیر کہہ
جھاگ اور پسین کے مانند ہوتا ہے وہ سب سے اوپر ہوتا ہے مزاج اسکا گرم خشک ہے
اور مکان اسکا اوعیہ صفرا یعنی مرارہ ہے۔ دوسرا خون جو دربان میں ہے کہ نہایت خوب
کہتا ہے مزاج اسکا گرم تر اور مکان اسکا دل ہے اور یہی عمدہ ترین اخلاط ہے۔ تیسرے
سودا کہ بطور درد اور تلچھٹ کے سبب سو بیچے بیٹھتا ہے مزاج اسکا سرد خشک اور مکان
اسکا ظہال ہے۔ چوتھا بلغم جو بخوبی نہیں کپتا مزاج اسکا سرد تر اور مکان اسکی لیے کوئی
خاص مقرر نہیں۔ اور قیام بدن کا انہیں چار اخلاط سے ہے اصل تو خون ہے اور باقی
تین خلط بطور مصالح کے ہیں۔ اور ہر ایک انہیں سے طبعی غیر طبعی ہوتا ہے۔ طبعی ہر وہ
ہے وہ ہے کہ جگر میں پیدا اور نافع بدن ہو۔ اور غیر طبعی وہ جو اسکے برخلاف ہو۔ اگر طبعی بھی
درجہ اعتدال سے زیادہ ہو تو اسکو بھی غیر طبعی کہا جائیگا۔ اور غیر طبعی اخلاط سے محث
مرض ہوتا ہے۔ خون طبعی وہ ہے کہ سرخ رنگ اور شیرین بی بو معتدل القوام ہو۔ اور زیادہ
اوسکا تغذیہ بدن (تنہا یا اخلاط سے ملکر) اور تولید روح ہے۔ پس اگر نام یا کوئی ایسا نہ
نہی متغیر ہو جاوے تو وہ خون غیر طبعی ہے۔ اور خون عروق میں اور اخلاط سے ملکر ایک دست
نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک خلط علیحدہ علیحدہ بدن میں موجود ہوتی ہے۔ اس لیے ہر ایک خلط اپنی اور تغذیہ

جو کچھ

۱۲ صفر
۱۳
۱۴

ابھی کہتے ہیں اور مزاج اوسکا صفراء کے مزاج سے قریب ہے۔ حامض وہ ہے کہ حرارت ضعیفہ کے عمل کرنے سے ترش ہو جاوے اور طبعیت اوسکی پیوست اور برووت پر مائل ہے۔ غرض وہ ہے کہ بسبب اسے سودار کے مزہ اوسکا کیلا ہو جاوے وہ بھی مائل برووت اور پیوست ہے۔ اور یہ تمام اصناف سے کشیف تر ہے۔ تھوہ ہے کہ آمیزش اجزائی مائتہ سے پھیکا ہو جاوے اور یہ تمام اقسام سے خام اور سرد ہے۔ باخملو وہ ہے کہ بسبب آمیزش قدری خون کے مزہ اوسکا شیرین ہو جاوے۔ اور بلغم قوام کو راہ سے بھی پانچ قسم پر ہے مائی اور زجاجی اور حبیبی اور مخاطی اور خام۔ اگر بلغم رقیق ہو اوسو مائی کہتے ہیں اور اگر غلیظ ہو اوسکو حبیبی بولتے ہیں اور یہ سب اقسام غلیظ تر ہیں۔ اور اگر مختلف القوام ہو مثلاً بعض اجزائی اوس کے رقیق اور بعض غلیظ ہوں اوسکو مخاطی سے موسوم کرتے ہیں اگر اختلاف اجزاء محسوس ہو ورنہ خام اوسکا نام دہرتے ہیں۔ اور زجاجی وہ ہے کہ لزجت اور نقل اور غلظت میں مثل آبگینہ گھلے ہوئی کے ہو لیکن اوسمیں رطوبت ہوتی ہے۔ سودار طبعی وہ ہے کہ خون کی تلخی سیاہ رنگ مائل بہ ترشی ہو۔ اور فائدہ اوسکا یہ ہے کہ خون کو غلیظ کرتا ہے تاکہ عضو مغذی کے جزو ہو اور اعضا سخت کو غذا میں مثل استخوان کے داخل ہو اور طحال سے نم معدہ پر گر کر آدمی کو بھوکہ پر خبردار کرے۔ غیر طبعی سودار ہر خلط کے جلجانے سے صل ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر سودار خود بھی محرق ہو جاوے وہ بھی سودار غیر طبعی ہے اور ہر ایک خلط کو قوام غلیظ ہر جانیکو احتراق بولتے ہیں کماثر فائدہ افضل اور بہترین سب اخلاط کا خون ہی اسلئے بدن کو حسن اور جمال دیتا ہے اور محبوب طبعیت ہو کیونکہ شایب مزاج روح اور حیات ہی اسلئے سبب سہل دیتے ہیں طبعیت حتی المقدور خون کو نہیں چھوڑتی اور دیگر اخلاط کو علی حساب کمزورت نکالتی ہے۔ اور خون کے بعد فضیلت بلغم کو ہے کیونکہ وہ بالقوت خون ہے۔ اور بلغم کی فضیلت صفراء کو ہے کیونکہ حرارت میں خون سے موافقت رکھتا ہے۔ اور صفراء کے بعد سودار ہے اگرچہ اس فائدہ کے ضد خون کی ہے کچھ فضیلت نہیں رکھتا لیکن چونکہ محتاج الیہ قوام بدن ہے۔ اور ارکان میں ایک رکن ہے فضیلت سے خالی نہیں ہو سکتا کیونکہ وجوہات فضل کے مختلف ہیں فائدہ جب چاروں اخلاط جگہ میں پیدا ہوتے ہیں تب خلاصہ اور لطیف اوزکا اور وہ کے راستہ جو تمام بدن میں ملی ہوئی ہیں ساری بدن میں جاری ہوتا ہے جیاندی کا پانی خون میں جاری ہوتا ہے۔ اور فضلہ اوسکا گردہ اور مثانہ سے ہو کر براہ اعلیل باہر نکلتا ہے جسکو پیشاب کہتے ہیں۔ اور اگر پیشاب کا فضلہ مہضم ثانی یعنی کبدی کا ہے اور تھوڑا اوسو فضلہ مہضم

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

اور معدوم ہو جاتی ہے جیسے حالت صرع اور سکے میں باوجودیکہ انسان زندہ ہوتا ہے اور
اوسکو خادم اعصاب میں جسے قوت نفسانی تمام بدن میں واصل ہوتی ہے۔ یہ راہ اگر کہ مبدیہ
قوت طبعی اور باعث تغذیہ اور موجب نمو ہے علی ما قالہ الشیخ وجالینوس سبب اسکے
حب خلل مزاج جگر کے کہ ایک امراض کید ہی پیدا ہوتے ہیں اور کدی دبا پکلا ہو جاتا ہے
اور خام اوسکو اور وہ ہیں جسے غذا تمام اعضا کو پہنچتی ہے اور ثانی کی چار قسم ہیں تین
اعضائے مذکورہ حسب بقای شخص اور چوتھا نصبتین کہ محل نفع منی ہے لہذا یقطع انس
لقطعھا اور خادم اوسکا مجری منی اور رحم ہے۔ پس مجری مردوں میں تو احلیل ہے اور نرؤ
عروق کہ ماہین احلیل اور خصیتین کی ہیں اور عورتوں میں وہ عروق ہیں جنہیں سے منی عورت کی
دفع ہو کر رحم میں پہنچتی ہے اور بیان اسکا مقدمہ میں بھی گزر چکا ہے۔ اور روح طبعی
جو جگر میں ہے اوسمیں دو قوتیں ہیں ایک محذومہ دوسری خادمہ۔ محذومہ دو قسم پر ہے
ایک وہ ہے کہ غذا میں بقائے شخص کے لیے تصرف کرتی ہے۔ دوسری وہ کہ غذا میں
بقائے نوع کے لیے مشغول ہوتی ہے۔ اول کو دو قسم ہیں غاذیہ اور نامیہ۔ غاذیہ وہ ہے کہ
بعد عمل قوتہ با ضمیمہ کے غذا کو مشابہ عضو کرتی ہے اور نامیہ وہ ہے کہ بعد غسل غاذیہ کو طول
اور عرض اور عمق جسم میں تناسب طبعی پر زیادتی کرتی ہے۔ اور فعل اس قوت کا بعد نطفے کے
وہ کہ قریب تین سال کے ہے ختم ہوتا ہے۔ اور دوسری قوت بھی دو قسم پر ہے مولدہ اور
مصورہ۔ مولدہ کی دو قسم ہیں ایک وہ کہ مرد اور عورت میں اخلاط محمودہ سے جوہر منی کو جدا
کرتی ہے اور یہ قوت انہیں مرد اور عورت سے رحم تک مفارقت نہیں کرتی۔ اوسکو مفصلہ
کھینچتے ہیں۔ دوسری وہ قوت ہے کہ اجزای منی کو رحم میں استعداد صورت عضو مخصوص کو
تیار کرتی ہے اور یہ قوت انہیں سے منی کے ہمراہ رحم میں جاتی ہے اوسکو مغیرہ اولی کہتی ہیں
۔ اور قوت غاذیہ خادم قوت نامیہ کی ہے اور یہ دونوں باہم ملکر قوت مولدہ کی خادم ہیں
اور مصورہ ایک قوت رحم میں ہی جس سے تحلیطہ اور تشکیل اعضا کی صادر ہوتی ہے۔
یعنی یہ قوت باذن خالق ہر جزو منی کو صورت اوس عضو کی کہ مقتضای نوع صاحب منی
کا ہے پھینکتی ہے۔ پس اگر منی دو نوع سے مختلط ہو حیوان متولدہ دونوں نوعوں کی مشابہت
رکھتا ہے مانند خمر کے کہ حمار اور فرش سے مشابہت رکھتی ہے اور اوسکا نام مغیرہ ثانیہ ہے
اور قوت خادم جو قوت غاذیہ کی خادم ہے چار قسم پر ہے۔ غاذیہ اسگہ با ضمیمہ دفعہ

۱۰

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

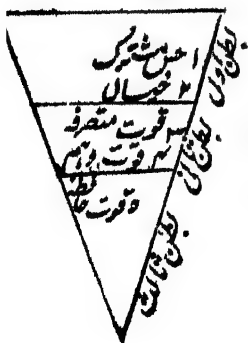
۲۰

۲۱

اور بیہوش و غیرہ کرتی ہے۔ اور بعض اطباء کا یہ قول ہے کہ مدبر کو ظاہر آٹھ ہیں کیونکہ قوتِ لاسہ کی چار قسمیں ہیں ایک وہ کہ حرارت اور برودت میں امتیاز کرتی ہے۔ دوم وہ کہ رطوبت اور بیہوشت میں تفصیل کرتی ہے۔ سوم وہ کہ سخت اور نرم میں تمیز کرتی ہے۔ چہارم وہ کہ صاف اور کھردری میں فیصلہ کرتی ہے۔ اور تحقیق کیفیتِ البصار اور ششم وغیرہ کی چونکہ اس رسالہ کی منصب سے بڑھ کر تھی لہذا متروک ہوئی۔ مطولات میں مطالعہ کر لیں۔ اور تو اسے نمسہ باطنی یہ ہیں۔ حس مشترکہ۔ قوت خیال۔ قوت متصرف۔ قوت وہم۔ قوت حافظہ۔ حس مشترکہ کا یہ کام ہے کہ جو صورتِ جزئیہ جو اس ظاہرہ سے مدبرک ہوتی ہیں اس میں نقش ہو جاتے ہیں۔ مدبرک جو اس ظاہرہ کو صورت اور مدبرک جو اس باطنہ کو معانی کہتی ہیں۔ اور قوت خیال کا یہ کام ہے کہ جو صورتِ محسوسہ حس مشترکہ میں منقش ہوتے ہیں وہ خیال میں اگر جمع ہوتی ہیں چنانچہ یہ قوت بڑا ذیہیل قوت کا ہے۔ قوت متصرف کا یہ کام ہے کہ صورتِ محسوسہ مخزنہ خیال اور معانی جزئیہ مخزنہ حافظہ میں ترکیب اور تفصیل سے تصرف کرتی ہے۔ اور اس کی چار قسمیں ہیں اول یہ ہے کہ بعض صورت کو بعض صورت سے ترکیب دیتی ہے مثلاً ایسا آدمی خیال کیا جاوے کہ دیر کر کتا ہو۔ دوم یہ کہ بعض معانی کو بعض معانی سے ترکیب دیتی ہے جیسے یہ کہ صداقت جزئیہ کو عداوت جزئیہ سے خیال کرے۔ سوم یہ کہ بعض معانی کو بعض صورت سے ترکیب کرے جیسی صداقت جزئیہ زید کی دنیا کیا ہوے۔ چہارم یہ کہ بعض صورت کو بعض صورت سے علیحدہ کرے چنانچہ آدمی کو بی سہ خیال کیا جاوے۔ چہارم یہ کہ بعض معانی کو بعض صورت سے علیحدہ کرے جیسے یہ خیال کرے کہ صداقت جزئیہ عداوت جزئیہ سے سلوب ہے اور اس کو باعتبار اس کے کہ معانی کلیہ میں نفسِ مطلقہ کی خادم ہے مفکرہ ہوئے ہیں اور بلحاظ اس کے کہ صورت اور معانی جزئیہ میں وہم کی خادم ہے نتیجہ کہتے ہیں۔ قوت وہم کا یہ کام ہے کہ معانی جزئیہ کو جو کہ صورتِ جزئیہ سے قائم ہیں دریافت کرتی ہے جیسے درستی اور دشمنی اور نفع اور نقصان اور موافقت اور مخالفت وغیرہ۔ قوت حافظہ کا یہ کام ہے کہ معانی مدبرک کو وہم کو حفاظت کرتی ہے اور خزانہ وہم کا ہے اور ہر ایک چیز کو یاد رکھتی ہے۔ اور نسبتِ حافظہ کے وہم سے ویسی ہے جیسی نسبتِ خیال کی حس مشترکہ سے ہے۔ بعض اطباء اس کو ذکرہ ہوئے ہیں۔ ان پانچوں قوتوں کے لیے دماغ میں جگہ مقرر ہے چنانچہ اطباء نے دماغ میں تین خانہ مقرر کی ہیں۔ خانہ اول جو پیشانی کی طرف ہے بہ نسبت دوسری خانہ کے کشادہ اور وسیع ہے اور ایسا ہی دوسرا بہ نسبت تیسری کو فراخ ہے اور تیسرا سب سے چھوٹا ہے۔ اور ہر ایک کے دو دو حصہ ہیں لہذا

[illegible]

بطون شمش داغ



صرف ایک حصہ ہر قدر عند البعض خانہ ثالث کے بھی دو حصہ ہیں اول خانہ میں قوۃ حس مشترکہ اور خیال رہتی ہے اور دوسری خانہ میں قوت متصرفہ اور قوت ہم رہتی ہے اور تیسری خانہ میں صرف قوت حفظہ رہتی ہے۔ اور دلائل اس بات کے کہ خانات مذکورہ قوی موصوفہ کے لیے کیوں مقرر ہیں اپنی جگہ پر مطولات میں مذکور ہیں من شانہ علی طالع ثلث۔ یقیناً ہضم رگون میں ہوتا ہے اس کو ہضم عمومی کہتے ہیں یعنی جو خلاصہ اور لطیف غذا کا جگر سے رگون میں آتا ہے اس کو ان عروق میں خوش ہوتا ہے جو کہ جگر سے نکلتے تمام بدن میں منتشر ہوتی ہیں اور اس ہضم سے غذا لائق اور مستعد جزویت عضوی کی ہوتی ہے اس کو بلحاظ رطوبت اولیہ کہو یہ کہ رطوبت ثانیہ کہتے ہیں اس میں صورت خلطیہ متغیر نہیں ہوتی۔ چوتھا ہضم اعضا میں ہوتا ہے اس کو ہضم عضوی کہتے ہیں اس میں صورت خلطیہ صورت عضویہ سے بدل جاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ خلاصہ اور لطیف تیسرے ہضم کا جب خاص خاص عضویں موصول ہوتا ہے۔ پس وہاں نفع پاکر ہر عضو میں بلجانا ہی اور اس کی صورت قبول کرتا ہے۔ اور بعض اہل ہضم رابع کے قابل نہیں اور فضلہ ان دونوں ہضموں کا قدرے سبب تحلیل کے خارج ہو جاتا ہے اور باقی براہ مساوات بذریعہ پسینا اور میل بدن کے دفع ہوتا ہے۔ اور قدرے فضلہ ہضم ثالث کا بول سے ملکر براہ تحلیل نکلتا ہے۔ اور فضلہ ناک اور کان کا بھی اسی قبیل سے ہے اور اورام منفرہ اور بال اور ناخن بھی اسی سے شمار کئے گئے ہیں۔ اور دودہ کہ پستان کے راستہ خارج ہوتا ہے اور عیض کہ رحم سے باہر آتا ہے بھی بدستور ہیں۔ اور مٹی بھی رطوبت فاضلہ ہضم تیسری اور چوتھی کے ہے۔ اور خلاصہ غذا اور خون صالح سے متولد ہوتی ہے وقت کھانے غذا سے تین درشب کی بعد تمام رگون اور اعضاؤں سے خصوصاً دماغ سے جدا ہو کر خیمہ کے رگون میں جمع ہوتی ہے اور رنگ سفید حاصل کرتی ہے بطرح دودہ عورت کی حیاتیوں میں سفید ہو جاتا ہے دراصل وہ بھی خون ہے۔ اور یہی بنی بوجہ حاجت بطریق انزال قضیب سے براہ تحلیل خارج ہوتی ہے اور یہی باعث ہے کہ اگر اچانا جماع میں افراط کیا جاوے تو منی کے عوض خون آتا ہے انہماک یہ بھی واضح ہو کہ ہر ایک حالت ہضم اور بعد سے چار قوت سے تمام اور کامل ہوتی ہے اور وہ یہ ہیں۔ جاذبہ۔ ماسکہ۔ ہاضمہ۔ دفعہ۔ اور جادم قوی اربعہ مذکورہ کے کیفیات اربعہ ہیں یعنی حرارت اور برودت اور رطوبت اور یسوست چنانچہ ہر ایک قوت حرارت کی تو بالذات محتاج ہے اور کیفیات ثلثہ باقی کی احتیاج بالعرض ہے۔ پس جاذبہ جیسے حرارت سے متعلق ہے کیونکہ بدون حرارت کے جذب نہیں ہو سکتا ویسے ہی یسوست سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ اور ماسکہ برودت

۱. شخص چاہے
پس مطالعہ
کو موقوف
میں آئندہ
میں در
تو ہوتا ہے
سے ذکر
۱۲۶
صفحہ چھ

اور بیہوشی سے مع الحرارت تعلق رکھتی ہے کیونکہ بروقت اور بیہوشی کو کشیدگی حاصل ہوتی ہے اور سبب اس کو غذا رکھتی ہے۔ اور قوت ہاضمہ میں حرارت زیادہ اور رطوبت لازم ہے کہ غذا حرارت اور رطوبت سے بچتی ہوتی ہے۔ اور قوی الرجہ سے کوئی قوت سوا اس کی رطوبت کی محتاج نہیں ہوتی۔ اور قوت دفعہ کبھی بہت مع الحرارت سے حاصل ہوتی ہے کہ سبب سکرانے اور انجماء کے فضلہ دفع ہوتا ہے اور گاہے سبب بیہوشی مع الحرارة کے میسر ہوتی ہے

باب سوم خواب اور بیداری کے بیان میں۔ اور اس میں تین فصول ہیں

فصل اول وجہ ضرورت خواب اور بیداری وغیرہ امور کے بیان میں۔ محقق نہ رہے کہ انسان

ضعیف البیان کو خواب اور بیداری بھی مثل اور اسباب ضروریہ کے حفظ صحت کے ضروریات ہیں

۔ اطباء جہ ضرورت خواب اور بیداری کی یوں تحریر کرتے ہیں کہ حس اور حرکت ارادیہ کا پورا

کرنے اور اسباب ضروریہ اور غیر ضروریہ وینوی اور اخروی کا انتظام کرنا بیداری پر موقوف ہے

کیونکہ انسان سوا سے بیداری کے کوئی کام نہیں کر سکتا لہذا انسان کو بیداری ضروری ہوتی ہے

اور چونکہ دوام اور ہمیشگی بیداری کی باعث پریشانی افعال نفس اور موجب تحلیل روح اور

ارخ و ہلاکت ہی اسلیو ضرور ہو کہ انسان بعض اوقات شب و روزی میں خواب معتد بہ جسا ذکر خفرب

اتما ہے لازم جانے تاکہ جمیع افعال ظاہری اور باطنی مجری طبع پر جاری رہیں اور ہضم بھی کامل

ہو جاوے اور جقدر اجزائے روح کہ باعث حرارت اور حرکت بیداری کے خارج ہوئی ہتین عین

اوسکی حالت خواب میں متولد ہووین اور بصورت نہ سونے کے انسان کی صحت میں خلل اور نقصان واقع

ہوگا اور روح تحلیل اور فنا ہو جائیگی اور ہضم بھی کامل نہوگا۔ لہذا خواب بھی ضروریات سے ٹھٹھا۔ فانہ

بیان مذکورہ بالا سے مترشح ہوتا ہے کہ آدمی کو احتیاج بیداری کی بالذات ہے کیونکہ اسباب محال کے

اوپر سے مرتبط ہیں اور احتیاج خواب کی بالعرض ہے تاکہ جقدر لمال حالت بیداری میں لاحق ہو

خواب سے اوسکا تذکرہ کیا جاوے مگر چونکہ ہر ایک امر میں اعتدال محمود ہے ایسا حسین افراط اور

تفریط ہو وہی موجب آفات ہوگا۔ اور یہ بھی واضح ہو کہ اطباء بیداری کو حرکت سے اور خواب کو سکون

تشبیہ دیتے ہیں۔ وجہ تشبیہ بیداری کی حرکت سے یہ بیان کرتے ہیں کہ جیسا حرکت بدن کو گرم اور خشک

اور روح کو تحلیل اور کم کرتی ہے اور نیز روح کو ظاہر بدن کی طرف متوجہ کرتی ہے ویسا ہی بیداری بھی

اشتغال روح اور حرارت غریزی سے بدن کو گرم کرتی ہے۔ اور باعث کمی غذا کی بدن کو خشک

اور تحلیل کرتی ہے اور اس میں روح خارج بدن کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ اور وجہ تشبیہ خواب کی سکون

محقق نہ رہے کہ انسان

ضعیف البیان کو خواب اور بیداری بھی مثل اور اسباب ضروریہ کے حفظ صحت کے ضروریات ہیں

اطباء جہ ضرورت خواب اور بیداری کی یوں تحریر کرتے ہیں کہ حس اور حرکت ارادیہ کا پورا

یہ ہے کہ جیسا کون روح اور بدن کو تر اور ماندگی اور مکان کو دفع کرتی ہے اور ہضم غذا پر مدد دیتی ہے اور فنیج مواد کا باعث ہے اور مواد بدنی کو تحریک بنین دیتی ویسا ہی خواب بدستور روح اور بدن کو مکان رکھتی ہے اور ماندگی اور مکان کو دفع کرتی ہے اور ہضم غذا پر مدد دیتی ہے اور بدن کو لب بط عدم افراط کے ترک کرتی ہے کیونکہ خواب میں باعث کمی تحلیل کے بدن کو غذا نیت بہت ملتی ہے اور فنیج مواد بھرنی لگتی ہے اور مواد کو تحریک بنین کرتی ہے۔ اس پر سہ وقت فساد ہضم کے عمدہ ترین تدابیر سونا مقرر کیا گیا ہے چنانچہ باب دوم میں بھی قدر سے ازیں بیان ہوا ہے **فصل دوم خواب کے فوائد اور اسکی قواعد کے** بیان میں۔ چونکہ بیان خواب کا بہ نسبت بیداری کے زیادہ ہے لہذا خواب کو اول بیان کیا جاتا ہے پوشیدہ نہ ہے کہ خواب دو قسم پر ہے طبعی اور غیر طبعی۔ چونکہ سہ ضروریہ سے رجحکا بیان اس جگہ مقصود اصلی ہے) فقط خواب طبعی ہے لہذا اسی کا بیان اور تعریف لکھی جاتی ہے۔ اور غیر طبعی چونکہ غیر ضروری ہے اور علاوہ بران ایک قسم کے مرض ہے جسکو عربی زبان میں سبات کہتے ہیں اور محتاج علاج ہے۔ اور قطع نظر ازیں بیان اسکا مواجب طوالت مختصر ہے لہذا بیان نہیں کئے گئے۔ اور خواب طبعی اگر باعث اذال ہو تو محمود ہے بنین تو مذموم شمار کئے جائینگے مگر خواب غیر طبعی علی الاطلاق مذموم ہے۔ اور حد اعتدال کی عنقریب اسی باب میں مذکور ہوگی۔ **فائدہ**۔ واضح ہو کہ طبائے نے خواب طبعی کی یہ تعریف لکھی ہے کہ النوم الطبعی ہو ترک النفس استعمال الجوہر اس ترکا طبعیاً۔ یعنی خواب طبعی وہ ہے کہ نفس ماطقہ جو اس کے استعمال کو ترک طبعی کرے۔ اور طریق حصول خواب کا اس طرح بیان کرتے ہیں کہ رطوبات بخاریہ محتاج عروق سبائیہ کے ذریعہ سے دماغ میں جمع ہوتے ہیں پس سبب رطوبات مذکورہ کے اعصاب دماغ کے جو جس اور حرکت کا باعث ہیں حس است او حیاس ہو جاتے ہیں اور سالک اعصاب کثیف اور روح نفسانی غلیظ ہو جاتا ہے اسیلے روح نفسانی اومنین نفوذ بنین کر سکتا۔ اور جو اس ظاہری میں سکون اور آرام پیدا ہوتا ہے اور جس اور حرکت جیسے حالت بیداری میں ہوتی ہے معدوم ہو جاتی ہے اسی حالت کو خواب سے تعبیر کرتے ہیں۔ مگر حقیقت جس اور حرکت حیوۃ میں ضروری ہے البتہ اسقدر باقی رہتی ہے مثل سانس اور طور ہضم کے۔ جانا چاہیے کہ سونا ظاہر بدن کو سرد اور باطن کو گرم کرتا ہے اور اگر زمانہ خواب کا دراز ہو تو بدن کو سرد اور خشک کرتا ہے کیونکہ انسان اگرچہ کیسا ہے شکم سر ہو کر سوئے لیکن خواب طویل میں جب غذا ہضم ہو جاوے گی تو حرارت غریزی روح سے متعلق ہو کر اسکو تحلیل کر لگی پس بدن میں خشکی ظاہر ہوگی۔ اور سب سے بہتر خواب معتدل المقدار غرق منقل ہے۔

لے
یعنی علاج
کا فائدہ ہے

یعنی
نظر احاطہ

یعنی

یعنی

خواب معتدل المقدار عند الاطباء وہ ہے کہ چھ ساعت سے کم (اور عند البعض پانچ ساعت سے کم) نہ ہو۔ اور دس ساعت سے زیادہ نہ ہو۔ اور خواب غرق متصل وہ ہے جس میں آدمی زمانہ خواب میں بہوش اور بخیر سووے اور سہوے۔ بیدار نہ ہو سکے اور توالت اور توالی سے سویا رہے یعنی ایسا نہ ہو کہ گاہے سووے اور گاہے بیدار ہووے کیونکہ ایسا سونا رومی اور ناقص شمار کیا گیا ہے جو فوائد سونی وصل ہونے میں اس پر مرتب نہیں ہوتی اسی لیے خواب رات کے نسبت خواب روز کے ہیہ اور محمود ہے کیونکہ اکثر وہ خواب تام اور غرق متصل ہوتی ہے اور خواب روز کے اکثر غرق متصل نہیں ہوتی اگرچہ بعض اہم غذا کے ہو۔ مگر خواب دراز کہ ساڑھے تین گھنٹہ سے زیادہ ہو جو اس کو حیران اور بدن کو است کرتا ہے۔ میرے خیال میں چھ گھنٹہ کے عرصہ میں دو دفعہ جاگنا اور دس گھنٹہ کے عرصہ میں تین دفعہ بیدار ہونا مناسب ہی اور علیٰ ہذا القیاس انغرض خواب معتدل المقدار غرق متصل عمدہ ترین تدابیر صحت بدن ہے اس لیے کہ ایسے خواب غلی بدن اور کوفت اور ماندگی کو دور کرتی ہے اور درد کہ حرکت اور حرارت سے عارض ہوئی ہو فوراً دفع ہو جاتا ہے خصوصاً جو خواب کہ بعد فراغ کھانا وغیرہ کے واقع ہوا اور وقت رات کے اتفاق پڑے نیک بدن کو اچھا کرتا ہے اور فکر اور جو اس کو درست کرتا ہے اور غذا کو ہضم کر کے تغذیہ فضلہ کا بخوبی کرتا ہے۔ اور عمدہ طریق اون اشخاص کے لیے جو خوا سے ہضم طعام کے خواہش مند ہوں یہ ہے کہ بعد فراغ کھانے پینے کے تھوڑی حرکت آہستہ کر کے ایک ساعت کے بعد خواب کریں اور جب تک غذا آئندہ معدہ سے فرو نہ ہوئے تب تک دائیں کروٹ لیٹیں تاکہ غذا فم معدہ سے فرو ہو جاوے۔ اور فرو ہونا غذا کا فم معدہ سے سخت اور سبکی اعلیٰ بطن سے دریافت ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کروٹ میں سونا بالکل بچا ہتے کیونکہ اگر قیل اسخدا رخدا لگو خواب کیجائے تو غلب ہے کہ یکے امراض معدی مثل ریح اور قراقر وغیرہ کے ظاہر ہووین۔ پس اسی ہضم میں فیور ہوگا اور بخیر اور ریح او پس سے پیدا ہوگا معدہ کی کشش کرینگے اور خواب میں بھی تشویش ظاہر ہوگی۔ اور ظاہر ہے کہ بیداری کے حالت میں اگر تفع وغیرہ عارض ہونے تو اوکو ٹھکانے اور دوسری جلیوں سے دفع کر سکتے ہیں مگر خواب کے حالت میں کوئی جیلہ پیش نہیں جاسکتا۔ اور مدت دائیں کروٹ کے باعث اکثر اشخاص کو ایک ساعت مقرر کی گئی ہے صرف اسی قدر دائیں کروٹ لیٹنا اسخدا رخدا لگو کافی ہے۔ بعد ایک ساعت سکے بائیں کروٹ لیٹیں اس کروٹ پر سونا محمود ہے کیونکہ آئیں جگر تمامہ معدہ پر شامل ہوتا ہے اور اپنی حرارت سے او میں بھی حرارت پیدا کرتا ہے۔

لے اوپر
شا کا
۱۲
۱۱
۱۰
۹
۸
۷
۶
۵
۴
۳
۲
۱

اسی ہضم معدی کامل ہوتا ہے لائق حرارۃ الکلید تعین فیہ۔ اور اس کمرٹ پر سونا اس وقت تک ہے کہ ہضم معدی کامل ہو جاوے۔ اگرچہ ہضم معدی ہر ایک شخص کا مذہب و باطن و عین کیونکہ بموجب اختلاف مزاج ہر ایک شخص کے ہضم کا حال بھی مختلف ہوتا ہے لیکن تاہم مزاج معتدل سے جان تک حکما رہنے باعتبار اکثر کے تجربہ کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اوسط و متکمال ہضم معدی کی سار ہے اٹھ گھنٹہ ہے جس کے قریب آدمی پر ہوتے ہیں۔ نئی کھانسی یعنی ہضم کے پھر داتین کروٹ لیٹیں تاکہ خلاصہ غذا و معد کا باطن بہ ولت جاوے لاسیلا برا علی الکلید جیند۔ اور چاہے کہ شروع خواب میں بعد دفع فضلات طبعیہ وغیرہ حاج نفسیہ کے ہو مثلاً اگر حاجت پیشاب یا پاخانہ کی ہو تو اس کو دفع کر نیکی بعد خواب کریں۔ اور علیٰ ہذا القیاس اگر خواہش آب نوشی کی ہو یا اور کوئی حاجت کذا تہ جسمانی یا نفسانی ہو تو اس سے بھی دل کو الطینان دیکر سووین تاکہ خواب میں ضرورت واقع ہو اور خیالات پر گندہ او سین ظاہر نہوں۔ اور یہ بھی ملحوظ رکھنا چاہیے کہ خواب مخلوق پر ہرگز نہ ہونے پاوے کہ اس سے بدن میں سردی پیدا ہوتی ہے کیونکہ بیان ہو چکا ہے کہ خواب میں حرارت باطن کو متوجہ ہوتی ہے۔ کیس جب معدہ طعام سے خالی ہوگا تو حرارت بدن سے متعلق ہو کر اس کو تحلیل کر لگی اور کمر ہونا روح کا ہٹ سردی بدن کا ہے۔ اور اس واسطے کہ بدن لاغر اور تہ بلا ہو جاتا ہے اور او سین خشکی پیدا ہوتی ہے۔ اور قوت کھیتی ہے۔ ہاں اگر غذا لائق ہضم معدہ میں موجود ہوگی اور خواب میں حرارت باطن کو متوجہ ہوتی ہے تو حرارت غذا سے موجودہ سے متعلق ہو کر غذا سے معدے کو ہضم کر دگی اور پٹ سونا یعنی شکم کو زمین میں رکھ کر مشیت ہا سمان سونا ہا ضمہ پر اعانت کرتا ہے لیکن منہ زمین پر سجدہ کی طرح رکھ کر خواب کرنا اچھا نہیں کہ امراض چشم پیدا کرنا ہے لیکن پٹ سونا اس طور کہ منہ زمین کی طرف نہ ہو بلکہ داتین یا بائیں طرف مائل ہو جائے بلکہ مفید ہے۔ مناسب ہے کہ اسو خواب میں سجدہ کو بلند بالین پر کریں اور منہ اور دونوں آنکھیں داتین یا بائیں طرف نکالیں۔ اور چت سونا یعنی خواب بر مشیت روبرو آسمان سونا سخت زیان رکھتا ہے اور موجب آفات کثیرہ ہے مثلاً نزلہ اور زکام اور سل اور دہشت اور فالج اور استہقار اور کابوس اور صرع اور سکتہ پیدا کرتا ہے ہاں ایسے خواب میں مردان متراضین ضرر نہیں پاتے کیونکہ ابدان ان کو بہ باعث ریاضت شبانہ روزی کے رطوبت سے خالی ہوتے ہیں۔ اختلاف ہلوگوں کے کہ لبیب کثرت سوا کہ ایسے خواب ہمارے حق میں مضر ہے۔ اور بدن کو خواب شدید المنع ہے حتی الامکان اس سے پرہیز

کیونکہ حرارت
معدہ کی آگ
اور کثرت ۱۲
لبیب
بلندی معدہ
اور سونے کی طرح
۱۲ منہ
۱۲ اس کا
۱۲ خوراک
۱۲ خالی ہونا
خارج
۱۲ خوراک
۱۲ خوراک
۱۲ خوراک

لازم ہے ایسے کہ اوس سے کئی ایک امراض ظاہر ہوتے ہیں مثلاً چہرہ کا رنگ خراب ہو جاتا ہے اور تلی
بڑھ جاتی ہے اور منہ میں بدبو پیدا ہونی ہے اور قوی نفسانی مثل حافظہ اور خیال وغیرہ کے نسبت
ہو جاتے ہیں اور اقسام تب اور اور امراض دیگر عیشہ ظاہر ہوتے ہیں اور ذہن کند اور امراض مطوبی
زیادہ ہو جاتے ہیں اور کئی بھوکھ کی خواب روز کو لازم ہے اور موجب تبرید بدن اور تہج رو سے او
صنعت اعضا عصبانی ہے۔ الغرض خواب روز کی مضار کا باعث ہے بقول شخص مصرع
گشدر مرد آب شب خواب روزہ۔ پس اس سے پرہیز لازم ہے مگر واضح رہے کہ عوارض مذکورہ
اگرچہ افراط خواب کو علی العموم لازم ہیں خواہ دن میں واقع ہو خواہ رات کو۔ لیکن خواب روز میں بیشتر
اور زیادہ صادر ہوتے ہیں۔ اور جو شخص خواب روز کا مقدار ہوا و اسکو چاہیے کہ حتی الامکان
آپ کو اوس سے باز رکھے کیونکہ عادت امر مضر کی اگرچہ فوراً ضرر نہ پہنچائے لیکن اندیشہ عظیم
ہے کہ کوئی آفت عرصہ طویل کے بعد عارض ہو چکا تدارک مشکل بلکہ محال ہو جاوے۔ لیکن چاہئے
کہ ایسی عادت کو بالتدریج ترک کیا جاوے کیونکہ امر عادی کو فوراً ترک کرنے سے تکلیف عائد
حال ہوتی ہے لہذا حکماء ایسے امور میں امر بالتدریج کرتے ہیں تا لوگ تکلیف سے محفوظ رہیں۔
آں اگر کسی کورات جاگئے کا اتفاق ہوا ہو تو ایسے شخص کو دن کے سونے سے کچھ خوف نہیں
بلکہ ایسے خواب مفید اور باعث راحت ہے اور اندگی اور تھکان شب کو منع کرتی ہے۔ اور ایسا ہی
ایام گرامین کہ دن دراز ہوتا ہے وسط روز میں بقدر ایک ساعت سونا اور آرام کرنا باعث
رفع ماندگی اور موجب فرحت ہے اوسکو عربی زبان میں قیلولہ بولتے ہیں۔ آسمین نیت اگر سنت
نبویؐ ہو تو خواب سے خالی نہیں اور ترک سے بھی عتاب نہیں ہوتا۔ اطباء کا قول ہے کہ دن کو اگر
سونے کا اتفاق ہو سو تو دو گھنٹہ سے زیادہ نہ سونا چاہیے۔ اور خواب صبح کا جبکہ نام غیلولہ ہے وہ بھی
ممنوع ہے خصوصاً اگر معدہ خالی ہو تو بہت ہی مضر ہے۔ اور سونا وقت چاشت کا جبکہ نام
قیلولہ ہے جو اس میں کدورت اور فوری پیدا کرتا ہے۔ اور ایسا ہے خواب بعد زوال آفتاب کو جبکہ نام
حیلولہ ہے لکونہ حایلکابین النائم والمصلوۃ محدث لیبان ہے۔ اور ایسا ہی خواب وقت غروب
جبکہ نام غیلولہ ہے باعث آفات کثیرہ اور بعضی بے لاکت ہے۔ اگرچہ کتب فقہ میں اقسام خواب روز
اور بھی لکھے گئے ہیں لیکن طباً جب میں مضرت ثابت ہے اور اکثر جہال اوسپر رغبت کرتے ہیں
اس جگہ صرف اوس پر اکتفا کی گئی ہے۔ غرض بہر صورت مذکورہ صدر دن کو سونا اطباء
منع کیا ہے مگر دونوں صورتیں مذکورہ بالاستثنیٰ ہیں سوا اوسکی اور کوئی صورت نہیں جس میں نہ کو

یعنی عام

معدہ پر مضر

خواب کی بی

سے دراز

سے سبب

سے ترک

سے بے لاکت

اور مصلوۃ

نکاح یعنی

فراموشی پیدا

کرتی ہے

۱۶

کے کلام

۱۷

خواب جائز ہو۔ اور یہ بھی بات قابل ملاحظہ ہے کہ خواب معتدل اگرچہ تمام افراد انسانی کو نافع اور سودمند ہے لیکن مشائخ و ضعیف شخصوں کو زیادہ تر مفید ہے کہ زیادہ غفلت و طوبت اصلیکہ کرتی ہے اور طوبت معتدل کہ وہ اپس لاتی ہے۔ اور یہ ان کی حرارت غریزی کو قائم رکھتی ہے۔ اسلئے حکیم جالیوس ہرات ساک کا ہو خوش بودا کر کے کھاتے تھے اور فرماتے تھے۔ انی الان علی النوم حریص ای انی الیوم شیخ ضعیفی ترطیب النوم۔ یعنی میں چونکہ اب پیرم ہوں اسلئے سوئے پر زیادہ حریص ہوں اسلئے اسلئے کہ ہو کا ساک کہ خواب اور ہے ہر شب تناول کرتا ہوں۔ اور شیخ بوعلی سینا کہ اکابر حکما سے شمار کئے جاتے ہیں اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ یہ تدریس بہت عمدہ اور مفید ہے ان کے لیے جو سوئے پر زیادہ حریص اور قاصر النوم ہیں۔ اور اگر بعد تناول کا ہو خوش بودا کر اور استکمال بہضم غذا اور ماکولہ کے حمام میں غسل کریں اور کب گرم سر پر بہت ڈالیں تو یہ عمل خواب پر بہت اعانت کرتا ہے۔ اور طریق خوش بودا کرنے کا ہو کا یہ ہے کہ مصالحت گرم مثل دارچینی اور زیرہ سیاہ اور فلفل گرد وغیرہ کے خوش بودا کریں۔ تاکہ اس کی تدرید اور بریج کم ہو جاوے اور خواب ہمیشہ اور تکلیف واقع ہو۔ اگرچہ اشیائے گرم خشک نیند کو مضر ہیں مگر چونکہ بہت شدید التذویم ہے اسلئے وہ مصالحت گرم خشک ملائے سے اپنی خاصیت باز نہیں رکھتا۔ علامہ بران ہت دار مصالحت یا بسہ کاسیت بغداد بہت ہی کم ہوتا ہے۔ اگر کسی آدمی کو بسبب خشکی داغ کے نیند کم آتی ہو تو سوای تدرید مذکورہ بالا کے حریر خشک یا اور شیرہ مغزیادام اور تخم کا ہو اور تخم کدو می شیرین اسکو حق میں بہتر ہے اور خشک یا مسکیتام بدن پر مالش کرنی بھی خواب آور ہے۔ اور علی ہذا القیاس روغن خشک یا سریر ملنا خواب کے لیے مفید ہے۔ اور آواز بانی کی اور آواز چکی کی کہ دور سے ہو بھی خواب کے لیے سودمند ہو اور حکایات اور قصبات کو خواب کیوقت سننا اور کتاب کا پڑھنا بھی خواب آور ہے۔ سو اسکو اور کئی تدریس سوئی کی ہیں جو مطولات علیہ میں مذکور ہیں۔ اور بعض چیزوں کی بعد خواب کرنا ضروری ہے مثلاً اگر رانی اور دودہ کھا کر خواب کریں تو آنکھوں میں تیرگی اور سیاہی ہو جاتی ہے اور حواس مکرر ہوتے ہیں۔ اور بعد غذا و فساد کو سونا پسے اور خیال پریشان لاتا ہے۔ اور کبھی نیند جاگنے سے خفقان اور مرگی وغیرہ بہت امراض پیدا ہوتے ہیں اسلئے ایسی حرکت سے عقلاً منع کیا ہے۔ اگر کسی خوابیدہ کو جگانا منظور ہو تو اسکو اہستہ تدرید کر کریں تاکہ آرام سے جاگے کیونکہ نقصا پیدا ہونا بھی اچھا نہیں۔ جانا چاہیے کہ اطباء نے دھوپ میں سوئے سے ممانعت

کامل ہوندا
کہ بعض نیند
لانی ہوندا
اور مفید ہوتا
مثلاً خشک
مصلحت
تدریس
بہت
مستحب ہوتا

کلی ہے اس سے داغ میں شکل پیدا ہوتا ہے اور موجب گرمی کفایہ کے بخیرہ داغ کی طرف صعود کرتی ہیں
لہذا اس خواب سے سردی میں درد پیدا ہوتا ہے۔ اور چاند کو چاند نے میں خواب کرنا خون زیادہ کرتا ہے
اور اکثر اوقات ناکسیر کو روان اور قوت باہ کو تحریک کرتا ہے۔ اس لیے اگر مٹی بابت حرکت خون
کے وجہ کہ اصل مادہ مٹی کا ہے جو شش میں آتی ہے اور ظاہر ہے کہ شکر مٹی موجب زیادہ شہوت ہے
اور شکر خون خواص نور قمری سے ہے اسی لیے تمام رطوبات وقت غلبہ نور قمر کے حرکت میں
آتے ہیں۔ اور علی ہذا التماس میوہ جات تر مثل شربوزہ اور خیارین وغیرہ سبزیات کے ایام غلبہ
نور میں زیادہ ہو جاتے ہیں۔ اور بعض میوہ جات تو ایسے ہیں کہ سبب زیادتی رطوبات کو ہٹ
جاتے ہیں کیونکہ پوست ان کا سبب رطوبت کثیرہ کے گنجایش نہیں رکھتا۔ اسی طرح خون بھی
بدن میں زیادہ ہو جاتا ہے۔ لہذا ایام غلبہ نور میں اطباء قصد کرنا ممنوع کہتے ہیں۔ اور ایسا
ہی آب چاہات اور اتھار اور عیون کہ ذوات المددہ بخیرہ ہیں سبب نور قمر کے زیادہ ہو جاتی ہیں
اور دلائل اس کے علم چونکہ ہیئت کے متعلق ہیں اور ان کے سمجھنے سے عوام الناس عاری ہیں اس لیے
نذکر کو نہیں ہوتے۔ والا اصل فی ذلک ان کل ما ذکر فی ہذا الباب بامر خالق الشمس والقمر ولا یفل
غیہ لفضل البشر اور خواب اس طرح کہ بعض اعضاء درہم ہو پ میں اور بعض اعضاء سایہ میں ہو پ
اگرچہ شرعاً ممنوع ہے لیکن قطع نظر از ان عرفا اور طبائعی رد انہیں ٹھیک مٹا ہے حال انما ہم
اور معلوم کرنا چاہیے کہ خواب گاہ ہر ایک فصل میں حرارت اور برودت میں موافق مزاج ہر ایک
شخص کے ہو اور خشن و خاشاک اور بدبودی وغیرہ سے بھی منزہ اور صاف ہو اور ہوا کے مکان
عطریات و عرقیات سے خوشبو دار ہو اور حیوانات گزندہ اور غیر گزندہ سے جیسے سانپ اور بھو اور
کبوتر اور چمڑ وغیرہ سے پاک ہو تاکہ خواب کیوقت انسان کے دل میں کسی نوع کا خلجان باقی نہ رہے
اور با آرام سووے۔ اور چراغ روشن بھی رہو ورنہ آنکھ کے ہو کیونکہ آجائے میں ایک تو خواب
کم آتا ہے اور دوسری بدبودی دھوئیں چراغ کی داغ میں پہنچ کر اس کو خراب کرتی ہے۔ اور سوچ کر
بیلے چار پانی بلند پایہ مناسب ہے۔ اور بدستور جامہ خواب بھی ہر ایک فصل اور مزاج انسان کے
موافق ہونا چاہیے۔ چنانچہ موسم سرد میں سرد مزاج کے بیلے جامہ خواب روئی اور حریر اور نمد وغیرہ
سے تیار کرنی چاہیے اور اوس موسم میں روئی بہت ڈالنی چاہیے تاکہ بدن کو گرمی اچھی پہنچے
اور سردی کو مدخل نہ ہو۔ اور موسم گرم میں گرم مزاج کو پارچہ سرد اسی وغیرہ کے ہونی چاہیے
مگر ہر ایک موسم میں فرش ایسا نرم چاہیے کہ صلابت خواب نگاہ بدن کو با اکل محسوس نہ ہو بلکہ

۱۲
سکریانی
۱۱
جمعہ جمعہ
عیدین
عیدین
۱۰
۹
۸
۷
۶
۵
۴
۳
۲
۱

۱۲
۱۱
۱۰
۹
۸
۷
۶
۵
۴
۳
۲
۱

فروش سخت پر نہ آئے۔ لہذا احتساب کو بہت نقصان رکھتا ہے اور گاہی متعدد اور تشنج اور فالج وغیرہ امراض
 ایک شخص ہوتا ہے خصوصاً اگر ذیاب زین سر پر واقع ہو علاوہ بران فروش سخت پر خواب کر فوسے
 انسان دہلا اور لاغر ہو جاتا ہے یا ان تک کہ جسم آدمی کو دہلا کر فوسے علاج سے اور فوسے نرم پر
 خواب کرنا بہت مضر ہے۔ اول تو یہ سبب کہ کئی ایک امراض مذکورہ بالا سے آدمی محفوظ رہتا ہے
 بلکہ وہ اپنی بدن کو فروغ کرتا اور طبیعت کو فروخت اور راحت دیتا ہے۔ اور پیموں کو فروش پر
 سونا پانچ انچ نفیس ہوتا ہے ہون اور راہ آون کو نسبت سنگیا ہے بشرطہ رازی زمان خواب مضبوط
 قوت بیاہ ہے مثلاً الاطباء ایسے فروش مضر سے احتراز لازم ہے۔ فائدہ اگرچہ خواب میں نابور
 سردی ظہور بران کے کہ خواص خواب سے ہے حاجت لحاف وغیرہ اور ٹہنی کی ہوتی ہے الا باطن
 میں حرارت غالب ہوتی ہے لہذا لحوارۃ الیہ اور بیداری میں برعکس خواب کے حرارت خارج
 بدن میں ہوتی ہے لہذا ان کو چیت بران سردی محسوس نہیں ہوتی تھی باعث ہے کہ موسم ٹہن
 جب تک انسان بیدار ہے تب تک چاہے تمام رات ایک ہی چادر میں گذر جاوے تو ممکن ہے لیکن جب
 آدمی سو جاوے تو سوائے لحاف وغیرہ اور ٹہنی کے سونا مشکل ہو جاتا ہے لہذا اگر اور خواب میں
 نسبت بیداری کے عرق زیادہ آئے گا یہی بنی باعث ہے۔ اور حکیم تمام شفق اللہ علیہ
 عرق خواب بہ نسبت بیداری کے عرق زیادہ اور محمود ہے لہذا صادر عن شغل الفایزہ و قوتہ تو آیا۔ مگر
 سبکو بدن اسباب ظاہری کے (مثل گرمی ہو اور کثرت پارچات طبوس کے) عرق زیادہ
 آوے تو دریافت ہوتا ہے کہ بدن اس کا موازنہ متلی ہے فائدہ۔ کبھی خواب اور بیداری سے
 سوئی اور اس طبیعت پر استدلال کر سکتے ہیں چنانچہ کثرت بیداری نشان گرمی اور خشکی دماغ ہو
 اور کثرت خواب نشان سردی اور ترخی طبیعت ہے اور اعتدال خواب اور بیداری میں اعتدال
 اعتدال مزاج کی کیفیات اربعہ میں ہے۔ اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ کبھی صورت واقع ہو
 جو خواب میں دیکھے جاتے ہیں اور اس کو عوام الناس سپنہ بولے ہیں مزاج کے احوال پر استدلال
 کر سکتے ہیں بشرطیکہ اور دلائل بھی اس پر گواہی دیں اور سبب رویت کا تغیر مزاج روح ہو خواہ
 سازج خواہ مادی کیونکہ سپنہ دیکھنے کے لیے سوا اس کو اور کئی اسباب ہیں۔ چنانچہ خواب میں
 کئی تو اس طرح حاصل ہوتی ہیں کہ نفس انسانی کو مبادی عالیہ سے اتصال حاصل ہوتا ہے
 ایسے اس کو امور غایبہ کلیہ خواب میں دکھائی جاتی ہیں۔ اور گاہی اس طرح دیکھی جاتی ہیں کہ
 حالت بیداری میں کوئی شے خیال میں مرتسم اور نقش ہو جاتی ہے پس خواب میں وہی نظر

ضعیف کرنا
 اس کے لیے
 تو ہم ہوتا
 حرارت کا
 اس کی طرف
 سے بیکار
 کہ مذکور ہو
 لکھ کر دیکھ
 عام و فاضل
 طبیعت اور
 عرق زیادہ
 سبب
 عرق زیادہ
 عرق زیادہ

آئی ہے

اور جیسے خواب میں سناپ دیکھنے سے مال سے تعبیر کرتے ہیں اس لحاظ سے کہ سناپ اور مال ہر دو میں انسان ہیں۔ یا اس جہت سے کہ سناپ کو خزانہ سے محبت دلتی ہے۔ اور دودھ کی علم سے تعبیر کرتے ہیں اس مناسبت سے کہ ہر دو مفید انسان ہیں۔ تحقیق یہ ہے کہ اکثر صورت اور ذی صورت میں مناسبت لازم میں ہوتی ہے ایسی صورت میں صورت خیالیہ تہ سے صورت عقلیہ کی طرف جہت کیجاتی ہے اور حاجت تعبیر ہوتی ہے۔ جیسے آنحضرت نے خواب میں دیکھا کہ کتابی حسین بن علی کے خون کو چاٹتا پس شمر جو کہ قاتل حسین تھا مبروص تھا۔ اور ایسا ہی عائشہ فرمے خواب میں دیکھا کہ تین چاند اوکو حجرہ میں گرے ہیں پس حضرت ابو بکر نے اس خواب کی تعبیر کی اور فرمایا کہ میں اوصسہ و رکائناٹ اور عمرؓ مر جائیگے اور تیرے حجرہ میں مدفون ہونگے پس ایسا ہی ظہور پایا۔ اور روایت ہے کہ ماں امام شافعیؒ رح کی حب حاملہ تھی خواب میں کیا دیکھتی ہے کہ مشتری اور کے فرج سے نکلا ہے اور شہر میں ٹوٹ گیا ہے پس تمام شہروں میں ایک ایک قطعہ اوسکا علیحدہ ہو گیا پس تعبیر کی گئی کہ اوسکے شکم سے ایک عالم پیدا ہوگا اور علم اوسکا تمام بلاد اور اقصا میں منتشر ہو جائیگا۔ اور علیؓ ذالقیاس حضرت زنی ابو بکرؓ کو فرمایا کہ میں اور تو ایک زمین پر چڑھ رہی ہیں پس میں تیرے آگے ڈھائی درجہ ہو گیا ہوں حضرت ابو بکرؓ فرمایا کہ یا رسول اللہ میں بعد ڈھائی برس مگر جاؤں گا آخر ایسا ہی واقع ہوا پس تمام خوابوں مذکورہ میں لوازم میں مناسبت ہے چنانچہ تاویل اور تعبیر اوسکی بھی اسی لحاظ سے کی گئی ہے۔ ابن شیرین سی جو کہ تعبیر خوابوں میں مشہور اور معروف ہیں ایسی ایسی باتیں بہت مشہور ہیں اس مختصر میں تمامہ بیان نہیں ہو سکتیں۔ اس قسم کے خوابوں کو روایا صادقہ کہلاتے ہیں کیونکہ یہ کاذب اور جھوٹے نہیں ہو سکتے۔ اور اونسکے خواص میں سے یہ ہے کہ جب کسی کو پس تعبیر کے لیے بیان کرتے ہیں تو جیسا وہ شخص تعبیر کرتا ہے ویسا ہی ظہور میں آتا ہے خواہ تعبیر نیک کیجاوے خواہ بد۔ اسی واسطے عقلا نے کہا ہے کہ سب سے اول خواب کو کسی نادان شخص کے پاس بامسب تعبیر لگنے جاوے۔ ایسا نہو کہ وہ بسبب حماقت کے تعبیر پر خلاف واقعہ کرے اور مقدمہ برعکس ہو۔ اور حدیث میں بھی سخت ممانعت اس سے وارد ہے اسلئے اصحابؓ فرما پنے خواب کو ہمیشہ حضرت علیؓ کی خدمت میں عرض کرتے تھے آنحضرتؐ کو زبان سے تعبیر اوسکی سنتے تھے۔ انقرض روایہ صادقہ کا لومی شمار کئے جاتے ہیں خصوصاً روایہ صلحہ اور اقیار اور انبیاءؑ۔ دوسرے اقسام روایہ تجلی ہیں یہ ہیں آدمی کو بیداری کی حالت میں کوئی صورت بذریعہ حس مشترک کے خیال میں آتی ہے پس اوسی صورت کو حس مشترک حالت خواب میں مشاہدہ کرتی ہے۔ یا یہ کہ کوئی معنی محالے متوہم سے حافظہ میں آتا ہے

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

کیا اور سو اس کے اور کئی امور مناسبتہ مادہ سودا و دیگر خواب میں دیکھی جاوے گی۔ **اعصاب** دلائل خوابوں کی
 نوع و مادہ پر دو شہ طوں سے مشروط ہے۔ اول یہ کہ جو چیزوں خواب میں دیکھی جاتی ہیں اسباب کثرت مزاجت کے
 نہ دیکھی جاوے بس اگر بھٹک جلا فی واللہ خواب میں شعلہ اور نیران معائنہ کیسے تو یہ امور غلبہ حرارت صفر لوی
 پر دال نہ ہونگے کیونکہ باعث کثرت و اولت کے اس کو ایسی چیزیں نظر آتی ہیں۔ ایسا ہی طبع اور دیر بالا
 بادل اور ہرمت وغیرہ ملاحظہ کرے تو غلبہ غم کے علامت ہونگے۔ اور دوم یہ کہ جو کچھ خواب میں دیکھا جاتا
 اسباب فساد میاوی عالیہ کے ہوتو جیسا رویا و صادقہ میں بیان ہوا ہے پس یہ خواب میں بھی غلبہ مواد پر
 بھی دل ہونگی **فصل سوم** بیداری کے بیان میں۔ آب بیداری کے بابت بھی چند امور ضروری
 قلم بند کئے جاتے ہیں واضح ہو کہ بیداری بھی مانند خواب کے دو قسم ہے۔ طبعی اور غیر طبعی اگرچہ کہ تہ ذریعہ
 ہے صرف بیداری طبعی ہے لہذا اس کا بیان اور تعریف لکھی جاتی ہے۔ اور بیداری غیر طبعی چونکہ فیض و
 بہت اور علاوہ یہ ان ایک قسم کی مرض ہے جس کو عربی زبان میں شجر بولتے ہیں چونکہ نبات کو صرف اور محتاج
 اعلیٰ جہت اور نیز بیان اس کا وجہ طوالت مختصر ہے اس لیے بیان نہیں کئے گئے۔ اور بیداری طبعی
 کی یہ تعریف ہے کہ ہر حالہ طبیعیہ فیہ الحیوان آلات الحس والحرکہ عند انصباب الروح النفسانیۃ فیہا موثرۃ
 یعنی بیداری طبعی وہ حالت طبعی ہے کہ جب روح نفسانی (بذر لید اعصاب کے) آلات حس اور حرکت
 حیوان میں بشرط تاثیر نفوذ کرتا ہے تب حیوان ان آلات کو استعمال کرتا ہے۔ اور چونکہ بیداری غیر طبعی
 لہذا بیداری میں امور ظاہر ہونگے جو کہ خواب کے برخلاف ہوں۔ چنانچہ بیداری میں ظاہر ہونگے
 اور باطن نسر وہوتا ہے۔ اور زیادہ جائے گئے کہ بدن میں خشکی اور کوفت اور ماندگی ہو جاتی ہے اور
 عارض اور رنگ بدن شراب ہو جاتا ہے۔ اور فکر اور حواس میں خلل اور دماغ میں انقباض اور اضطراب
 وسواس اور جنون پیدا ہوتے ہیں اور رطوبت بدن کی خشک ہوتی ہے اور ہضم خراب ہوتا ہے اور
 آنکھوں میں تاریکی ظاہر ہوتی ہے اور بچھ کھٹل اور بدن دہلا اور پتلا ہو جاتا ہے۔ موجب زیادہ بیداری
 کا گری اور خشکی و غلبہ لیسٹری اسکی اصلاح کو لیے اشیاء سرد و تر کی استعمال کریں جو کہ مطوالت عملیہ میں مذکور
 ہیں اور قدر سے فصل دوم میں بیان ہوئی ہیں اور بیداری معتدل باعث حفظ صحت ہے۔ بغرض
 تمام امور میں کبا خواب اور کیا بیداری اعتدال اور میاندروی مفید ہے بقول شخصہ خیر الامور الاعتدال
باب چارم حرکت اور سکون بدنی کی بیان میں اور اس میں چند فصول ہیں **فصل اول** وجہ اضطراب
 حرکت اور سکون اور اس کے معانی اور اقسام حرکت کے بیان میں۔ مخفی نہ ہے کہ حرکت اور سکون بدنی
 ایک قسم سے ضروری ہے اسکی سوا بھی حیات انسانی بھی ممکن نہیں۔ عام ہے کہ حرکت کل بدن کی

پہن مہر ہے
اوشک پیکار ہے
تسکدہ
سے اسوین
بزرگ
سے شہین
وہ خیمہ
سے میکار
اوشک افشا
سے ملک
سے سید
آتش

یعنی محتاج بحمل ہو اور قائم بالذات نہ ہو۔ جو ہر کے افراد پنج ہیں۔ ایک جسم ہے اور یہ اوس سے مراد جو کہ قابل ابعاد ثلاثہ ہو اور ابعاد ثلاثہ طول عرض عمق ہیں۔ دوم بیوے۔ سوم صورت۔ چہارم نفس ناطقہ۔ پنج۔ عتوں جبکہ اوسان شرع میں ملک اور فرشتہ کہتے ہیں۔ اور وہ حکماء مشائخ کے نزدیک ^{عقول} عقلیں ہیں مختصر ہیں۔ اور نزدیک حکماء و شراeqین کے عقول خیر تصور ہیں۔ قسم دوم ممکن الوجود عرض ہے اور تمام اود میں تو ہیں جبکہ اسامی یہ ہیں۔ کیفیت۔ کم۔ آئین۔ متنی۔ اضافت۔ وضع۔ فعل۔ اذلال۔ ملک۔ کیفیت وہ عرض ہے کہ باعتبار انہی ذاتیں قسمت اور عدم قسمت کا مقتضی نہیں ہوتا۔ اگرچہ مباہلت اپنی محل کے قسمت اور لامنت قبول کرتا ہے چنانچہ سوا و اور بیاض اور حرارت اور برودت وغیرہ اگر جسم کو عارض ہو تو منقسم ہوتے ہیں اور جب نقطہ کو عارض ہو تو منقسم نہیں ہوتے۔ اور یہ دو قسم پر ہے ایک کیفیت جسمانی جیسا سوا و اور بیاض وغیرہ سے بیان کیا گیا ہے۔ دوم کیفیت نفسانی کہ نفس ناطقہ کو عارض ہوتی ہیں جیسے علم اور حسیل اور جود اور خیال وغیرہ کو انف نفیہ۔ اور بیان انکا عنقریب باب پنجم میں آئے گا کہ وہ عرض ہے کہ فہم اوسکا غیر کہ فہم پر وقوف نہو اور باعتبار اپنی ذات کے قابل قسمت ہو اور اسکا دو قسم ہیں۔ ایک کم منفصل ہے جس میں اجزائے شمار الوجود بالفعل موجود ہوں جیسے اعداد کہ احاد سے مرکب ہیں اور وہ احاد اوس میں علیٰ وہ علیہ موجود ہیں۔ دوم کم متصل ہے کہ قابل قسمت ہو لیکن اجزائے شمار الوجود اوس میں بالفعل موجود نہوں جیسے استاد کسی چیز کا جو کئی گنہ دراز ہو۔ پس یہ سافت اگرچہ قابل تقسیم ہے لیکن اجزائے شمار الوجود اوس میں بالفعل موجود نہیں بلکہ بالقوۃ موجود ہیں ناپے سے ظاہر ہو جائینگے۔ اور زمانہ بھی اسی قبیل سے ہے۔ سوم۔ ایں۔ اور تفصیل اوی ابھی آتی ہے یہ وہ ہیت ہے کہ جسم کو سبب حصول مکان کے حاصل ہوتی ہے۔ چہارم سے یہ وہ ہیت ہے کہ جسم کو سبب حصول زمان کے عارض ہوتی ہے۔ پنجم اضافت اس سے مراد ہے کہ درمیان دو شے کے حاصل ہوتی ہے جیسے صفت ابۃ اور نبۃ کے کہ درمیان باپ اور بیٹے کے ثابت ہے۔ ششم وضع۔ یہ وہ ہیت ہے کہ کسی چیز میں نسبت امور داخلہ اور خارجہ کے حاصل ہو چنانچہ ہیت قیام اور قعود کی اور اوسکا بیان بھی عنقریب آئے گا۔ ہفتم فعل اور وہ ایک ہیت غیر قار ہے کہ حاصل میں بطور مجرد حاصل ہوتی ہے سبب کو کہ فاعل منفعل میں تاثیر کرتا ہے جیسے ایک ہیت ارۃ کش میں وقت ارۃ کشی کے حاصل ہوتی ہے ہشتم انفعال اور یہ بھی غیر قار ہے کہ منفعل میں بطریق تجد حاصل ہوتی ہے سبب اس کے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۴۴ قرآن مجید کی روشنی میں ایک مجدد مہوئی ۱۰۴۰

زندگی

خمس میں انتقال صنفی اور نوعی بھی متحقق ہوگا۔ لیکن اس قدر فرق ہے کہ انتقال فردی مقصود بالذات اور انتقال صنفی اور نوعی غیر مقصود بالذات ہے کما الا یعنی۔ اب بیان ہر ایک کو مختصر طور پر لکھا جاتا ہے۔ پس حرکت اپنی وہ حرکت ہے کہ متحرک ایک مکان سے دوسرے مکان میں انتقال کرے خواہ انتقال حقیقی ہو خواہ مجازی۔ اور مثال دو نو کی نقل کوزہ پر رکب سے ظاہر ہے جب اس کو ایک مکان سے اٹھیا کہ دوسرے مکان میں رکھ دین اس میں کوزہ کی ذات کو انتقال حقیقی حاصل ہے اور کوزہ کے پانی کو انتقال مجازی سیر ہے کیونکہ مکان حقیقی اس کا سطح اندر و بی کوزہ کے ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس میں انتقال نہیں ہوا لیکن سبب انتقال کوزہ کے پانی کو بھی انتقال مجازی حاصل ہوا ہے۔ اور یہ بھی عام ہے کہ متحرک کو اپنے مکان سے انتقال تام حاصل ہو یا غیر تام۔ انتقال نام وہ ہے کہ متحرک اپنے موضع اول سے تمامہ باہر کر دوسرے موضع میں داخل ہووے اور غیر تام وہ ہے کہ اگرچہ متحرک مکان اول سے تجاوز کرے لیکن تاہم بعض اجزاء اس کے مکان اول میں باقی رہیں۔ اور حرکت اپنی کو حرکت مکانی بھی کہتے ہیں لان الا میں تہتہ حاصلۃ للشیء سبب حصولہ فی المكان۔ اسی نسبتہ الی مکان حقیقی اور المجازی۔ اور اس کو نقلہ بھی کہتے ہیں لان النقل من محل الی محل آخر لازم لما حقیقاً کان او مجازیاً فائدہ مکان کے معنی عند حکماء مختلف طور بیان کئے گئے ہیں۔ مذہب حکیم ارسطو وغیرہ کا یہ ہے کہ امکان ہوا سطح البساط من الجسم الخاوی عما شاع الظاہر من الجسم المحوی۔ یعنی مراد مکان سے سطح اندر و بی جسم حاوی کی ہے جو کہ ماس سطح ظاہری جسم محوی کی ہوتی ہے۔ اور بعضوں کا یہ قول ہے وہو المشہور بین الناس امکان التیقر علیہ الجسم۔ یعنی مکان وہ ہے کہ کسی چیز کو نزول سے منع کرے اس لیے کہ عوام الناس زمین کو حیوان کا مکان بولتے ہیں نہ مکان ہوا کا۔ لان الهواء لطیف لا یمینہ الاض من النزول مگر بموجب قول ارسطو کے زمین کو ہوا کا مکان بھی کہہ سکتے ہیں لان مکانا مولف عندہ من سطح ارضی و سطح ماری و سطح مائی۔ لیکن عند المتکلمین مکان ایک فراغ متوہم ہے کہ دخول انباء جسم کے قابل ہو۔ الغرض احوال امکانہ کے متفاوت واقع ہوتے ہیں بعض مکان تو ایسے ہیں کہ صرف ایک ہی سطح ہوتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ چند سطوح مختلف سے مرکب ہوتے ہیں جیسا ہی پوچھیں گے نہ اسے زیادہ تشریح اس کی علم حکمت میں کی گئی ہے وہاں دیکھ لیں۔ حرکت وضعی وہ ہے حرکت کہ اجزائے متحرک کی نسبت امور خارجیہ حادثہ یا محویہ کی مبتدل ہوجاؤں اور خود متحرک مکان سے خارج ہوں۔ اس کی دو قسم ہیں اول یہ کہ تبدل اجزاء متحرک کا یہ نسبت غیر کے ہو

صاف اور یہی مشہور ہے درمیان آدھوں کہ مکان وہ ہے جسے تمام تر اشیاء سے متعلقہ ہوں اور یہی مشہور ہے درمیان آدھوں کہ مکان وہ ہے جسے تمام تر اشیاء سے متعلقہ ہوں اور یہی مشہور ہے درمیان آدھوں کہ مکان وہ ہے جسے تمام تر اشیاء سے متعلقہ ہوں

اور سطح ماری اور سطح مائی سے مرکب ہو جائے گا گھومنے والا بالکلیہ و گھومتا

اور مثال اوسکی حرکت جسم مستدیر کی اپنی مرکز پر ہے جیسے حرکت اسیلا اور چرخہ اور فلک کی۔ اور یہ قسم وضعی خالص ہے جسمین شائبہ بنیت کا بالکل نہیں۔ دوم یہ کہ تبدل اجزاء میں نسبت نفس شے کے ہو مثال اوسکی حرکت قیام کے قاعدے کے لیے اور حرکت قعود کی قائم کے لیے ہے ان حرکات میں ظاہر ہے کہ اجزاء متحرک میں اوسکے ذات کی قیاس سے تبدل ہوتا ہے اور اسکی جگہ فقط یہی مقصود ہے اس سے کچھ بحث نہیں کہ تبدل اجزاء سے متحرک میں نسبت بخارج ہو یا نہ ہو۔ البتہ قسم حرکت وضعی کا حرکت اپنی سے بھی مستقر و قائم ہو سکتا ہے کیونکہ اگر معنی مکان کے سطح اندرونی جسم حادی کو لیں جو باطن تو تبدل اجزاء میں نسبت بذات خود بدون تجاوز مکان اول کے ہونہیں سکتا کیونکہ انسان کے لیے حالت قعود میں ایک مکان ہو سکتا ہے اور حالت قیام میں دوسرا۔ اور یہی معنی حرکت اپنی کے ہیں۔ ہاں اگر مکان کے معنی بالستقر علیہ الحسیم جو عوام الناس میں مشہور ہیں لیں جو باطن تو حرکت اپنی قسم ثانی میں بھی نہیں پاتی جاتی۔ اور یہ ظاہر ہے کیونکہ حرکت مذکورہ میں جسم اپنی مستقر سے تجاوز نہیں کرتا۔ حرکت کو وہ ہے کہ ساتھ مقدار کے متعلق ہو کیونکہ کم کے معنی مقدار کے ہیں۔ اور یہ بھی دو قسم پر ہے اول وہ ہے کہ باعث بار از زیاد حجم کے ہو دوسرے وہ کہ باعث انقصاص حجم کے ہو۔ قسم اول کی پھر دو قسم ہیں اول یہ کہ زیادتی حجم کے باعث حاصل حصول مادہ کے ہو۔ دوسرے یہ کہ از زیاد حجم لمحقق کسی کیفیت کے کیفیات اور بعد سے ہو۔ جو زیادتی حصول مادہ سے ہے اوسکی کمی ایک اقسام ہیں۔ اول یہ کہ اگر مادہ جسم میں حاصل ہو کر بدن سے متشابہ ہو کر وزن میں زیادہ ہو جاوے اوسکو ہمو اور سمن کہتے ہیں۔ اور اگر مادہ بعد حصول کے متشابہ جسم کے نہ ہو لیکن وزن میں زیادہ ہو جاوے اوسکو درم کہتے ہیں۔ اور اگر مادہ حاصلہ متشابہ بدن کے ہو اور وزن زیادہ نہ ہو اوسکی دو قسم ہیں ایسی زیادتی کو زحی کہتے ہیں۔ اور مثال اوسکی پھولنا روتی اور اسفنج کا اوسکو ٹھوٹنے کے بعد ہے۔ اوسکو تخلخل غیر حقیقی کہتے ہیں اور ہنج اور نفخہ میں کئی طرح فرق کیا گیا ہے اول یہ کہ رچ اگر جو ہر عضو میں داخل ہو اوسکو ہنج کہتے ہیں اور نہیں تو نفخہ بولتے ہیں اگر رچ ساکن ہو۔ اور دوم یہ کہ ہنج جس لائنہ میں معلوم ہوتا ہے اور نفخہ میں قدر سے صلاحیت محسوس ہوتی ہے۔ سوم یہ کہ ہنج دہانی سے فرو ہو جاتا ہے اور نفخہ فرو نہیں ہوتا۔ اور جو زیادتی بسبب محقق کسی کیفیت کی کیفیات اور سے ہو اوسکو تخلخل حقیقی بولتے ہیں۔ اور تخلخل حقیقی وہ ہے جس میں موجب تخلخل کا کوئی

الحمد لله

مفتی محمد رفیع

11-11-11

مجلس

۱۰۰

17

7-21-59

...

جہانگیر

— 42 —

5712

—

✓

چونکہ

شرف

کتاب

بسم الله الرحمن الرحيم

سید الہیون

١٠

2000

مجلس

७३६७

ایکویز

١٦٦

26

جسم غریب ہو فقط کوئی کیفیت ہی اوسکا موجب ہو اور مثال اوسکی پکلیانہ کا ہے کیونکہ جو پانی بخ کے پہلے سے حاصل ہوتا ہے بالضرور حجم اوسکا بخ سے زائد ہوگا اور مذن اوسکا وزن بخ سے مساوی ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ علت پہلے کی سولہ کیفیت حرارت کے امر دوسرا نہیں بلکہ باعتبار انبساط اور انقباض انتشار اجزا کے نفس بخ کا ہے متخلل ہوا ہے کوئی دوسرا جسم غریب مثل عنصر ہوا کے اوسمیں داخل نہیں ہوا۔ اور جو حرکت کمی باعتبار تقاضا حجم یا وصف بقا سے تمام اجزا متحرک کے ہو۔ اور اوسکی بھی دو قسم ہیں۔ اول یہ کہ بنا بر تاسک اجزا حرکت متحرک کے ہو جیسا پانی کوزہ میں رکھا ہوا منجمد ہو۔ یا ہوا کہ بالقسۃ منبسط اور منتشر ہوئی ہو اپنی اقوام اصلی کی طرف راجع ہو۔ چنانچہ یہ بات شیشہ میں مشہود کہ جب کوئی شخص تبخہ اپنا شیشہ کے منہ پر رکھ کر اوسکی ہلو کو چوس لےوے اور بعد چوس کر کی تبخہ شیشہ کا انگشت سے بند کر کے پانی پر اولا کرے۔ پس مجھ اور ٹھلنے اٹھلنے کے پانی اوسمیں داخل ہو جائیگا۔ اسکا اور کوئی سبب نہیں مگر نقصان حجم ہوا کا کہ سبب نزول تاسک کے قوام اصلی کی طرف رجوع ہو کر کشیف ہوئی ہے اور بہ باعث انتشار خلا کے پانی اوسمیں داخل ہوا ہے دیکھو علت الاقتصار ہوا کا منبسط ہوا اور بعد کشیف ہو کر پانی داخل ہوتا اثبات حصول تخلل اور انکشاف کے سبب ہوا میں عمدہ اور کافی دلیل ہے۔ دوسرے۔ اوہ انتفاص ہے کہ سبب خروج جسم غریب کے در مثل عنصر ہوا کے ہو کہ علت متخلل جسم ہوا تھا حاصل ہو۔ مثل روئی اور اسفنج کے جبکہ ہاتھ میں اوسکو گھوٹیں تو حجم اوسکا بنسبت سابق چھوٹا ہو جائیگا اور خروج ہوا نہ وعودہ الی حالۃ الاولے۔ الغرض تناقص جسم باوصف بقا سے تمام اجزا بدن کے جطر سے ہونکا نام کیا جاتا ہے لیکن جو تناقص تہا سبب اجزا متحرک ہو اوسکو تھکافت حقیقی کہتے ہیں اور جو تناقص خروج جسم غریب ہو اوسکو تھکافت غیر حقیقی کہتے ہیں۔ اجمال چنانچہ تخلل دو قسم ہوتا ہے ریا ہی تھکافت دو قسم یہ ہوتا ہے۔ حرکت کیفی وہ حرکت ہے کہ کسی کیفیت میں کیفیات سے واقع ہو جیسے کوئی شے اول گرم تھی بالتدریج سرد ہو گئی ہے یا اسکا عکس ہو گیا۔ یا ایک شے شلا سفید تھی بعدہ بالتدریج سیاہ ہو گئی اس حرکت کو استالہ بھی کہتے ہیں فائدہ جانا چاہیے کہ حرکت کیفی تمام کیفیات میں واقع نہیں ہوتی بلکہ یہ حرکت اول کیفیات سے مخصوص ہے جو کہ شدہ اور ضعف کے قابل ہوں جیسے کیفیات رعبہ کہ حرارت اور برودت اور رطوبت اور یسوست ہیں اور اشال اسکے جو کیفیات متعلق ہوں ان میں مثل سیاہی اور سفیدی وغیرہ کے جو کہ شدت اور ضعف کے قابل ہیں۔ پس زوجیت اور فریبت اور اولیت اور آخریت اور اشال اوسکے ہیں جو کہ شدت اور ضعف کے قابل نہیں حرکت کیفی واقع ہونگی نوع دوم مخفی ہے کہ حرکت باعتبار ذات کے بھی چار قسم ہے عرضی۔ قسری۔ ارادی۔ طبعی۔ انہیں سے

۱۰ گندہ
۱۱ سبب
۱۲ علت
۱۳ شے
۱۴ حرکت
۱۵ کیفیت
۱۶ سبب
۱۷ علت
۱۸ شے
۱۹ کیفیت
۲۰ سبب
۲۱ علت
۲۲ شے
۲۳ کیفیت
۲۴ سبب
۲۵ علت
۲۶ شے
۲۷ کیفیت
۲۸ سبب
۲۹ علت
۳۰ شے
۳۱ کیفیت
۳۲ سبب
۳۳ علت
۳۴ شے
۳۵ کیفیت
۳۶ سبب
۳۷ علت
۳۸ شے
۳۹ کیفیت
۴۰ سبب
۴۱ علت
۴۲ شے
۴۳ کیفیت
۴۴ سبب
۴۵ علت
۴۶ شے
۴۷ کیفیت
۴۸ سبب
۴۹ علت
۵۰ شے
۵۱ کیفیت
۵۲ سبب
۵۳ علت
۵۴ شے
۵۵ کیفیت
۵۶ سبب
۵۷ علت
۵۸ شے
۵۹ کیفیت
۶۰ سبب
۶۱ علت
۶۲ شے
۶۳ کیفیت
۶۴ سبب
۶۵ علت
۶۶ شے
۶۷ کیفیت
۶۸ سبب
۶۹ علت
۷۰ شے
۷۱ کیفیت
۷۲ سبب
۷۳ علت
۷۴ شے
۷۵ کیفیت
۷۶ سبب
۷۷ علت
۷۸ شے
۷۹ کیفیت
۸۰ سبب
۸۱ علت
۸۲ شے
۸۳ کیفیت
۸۴ سبب
۸۵ علت
۸۶ شے
۸۷ کیفیت
۸۸ سبب
۸۹ علت
۹۰ شے
۹۱ کیفیت
۹۲ سبب
۹۳ علت
۹۴ شے
۹۵ کیفیت
۹۶ سبب
۹۷ علت
۹۸ شے
۹۹ کیفیت
۱۰۰ سبب

تین اخیرہ کو ذاتی اور اول کو عرضی بولتے ہیں اور تحقق انکا سوائے حرکت اپنی کے اور کسی میں نہیں ہو سکتا چنانچہ احوال ہر ایک کا مختصراً یہ لکھا جاتا ہے۔ پس حرکت عرضی وہ حرکت ہے کہ حرکت کسی چیز کی دوسرے جسم کی حرکت کے تابع ہو جیسے حرکت کشتی نشین کی کشتی کی حرکت کے تابع ہوتی ہے اسلئے کہ حرکت کشتی کی بالذات ہے اور باقیہا کی بالعرض ہے۔ اور ایسا ہی حرکت پانی کوڑہ کی کہ وہ بھی تابع حرکت کوڑہ کی ہے۔ حرکت قسری یعنی جبری وہ ہے کہ حرکت جسم کی دوسرے جسم کے تابع نہ ہو لیکن کسی اور محرک کی حرکت سے حرکت کرے اور محرک اسکا متحرک کے غیر میں موجود ہو۔ نظیر اسکی پتھر سے بنوا ساکن کی طرف پھینکا جاوے کیونکہ پتھر کذا کی حرکت وقت تحقق کے تابع حرکت جسم دوسرے کی نہیں اور معیندا محرک اسکی حرکت سے اور وہ پتھر کا غیر ہے۔ حرکت ارادی وہ حرکت ہے کہ جسم دوسرے کے تابع نہ ہو اور باوجود اسکیے حرکت اسکا متحرک کی نفس میں موجود ہو۔ اسکی شان سے یہ کہ کسی نہ کسی وقت شعور سے مقترن ہوتی اور مثال اسکی حرکت حیوان کی ہے یمنیاً و شمالاً یعنی دائیں اور بائیں۔ حرکت طبعی وہ حرکت ہے کہ حرکت جسم کی تابع دوسرے کے نہ ہو لیکن شعور سے کبھی مقترن نہیں ہوتی اور مثال اسکی حرکت پتھر کی ہے کہ اوپر سے نیچے کو آتا ہے کیونکہ حرکت اسکی جسم دوسرے کے تابع نہیں اور محرک اسکا (یعنی طبیعت) اسکی نفس میں موجود ہے اور یہ حرکت مقترن بشعور نہیں ہوتی۔ اور ان ہر طرح کے تجربہ کو ذاتی کہتے ہیں کیونکہ حصول حرکت کا متحرک کے ذات میں تحقیق ہے۔ جاننا چاہئے کہ پھر حرکت تقسیم ثانی سے قطعاً نظر تقسیم اول سے چھ قسم ہے۔ شدید ضعیف۔ کثیر قلیل۔ سریع۔ بطی۔ اسلئے جائز ہے کہ اقسام تقسیم ہذا کے اقسام تقسیم اول سے جمع ہو وین شایا حرکت اپنی جائز ہے کہ سریع بطی یا شدید ضعیف وغیرہ ہوں یعنی اقسام تقسیمین کے باہم مقابل نہیں حرکت شدید حرکت قوی کو کہتے ہیں اور حرکت قوی وہ ہے کہ متعاقب کو وضع کرے۔ اور اس سے منفعل ہو اور حرکت ضعیف اسکی ضد ہے۔ کثیر کے معنی بہت اور قلیل کے معنی چھوٹا۔ اور یہ دونوں باہم ضد اور اپنی حرکت سریع وہ ہے کہ تھوڑے زمانہ میں قطع مسافت کرے خواہ بقوت ہو خواہ بضعف۔ اور بطی اسکی ضد ہے۔ پس فعل قوی کا مثل ضعیف کے نہوگا اور فعل کثیر کا مانند قلیل کے نہوگا اور فعل سریع کا مانند فعل بطی کے نہوگا۔ اسکی شدید اور ضعیف جمع نہوگی۔ اور قلیل اور کثیر بھی یکجا نہیں ہوتے۔ اور سریع اور بطی بھی باہم اکٹھے نہیں ہو سکتے اسلئے سوا اور ترکیبیں متصور ہو سکتی ہیں۔ اور بائیں ہر تینوں کے درجہ وسط جب معتدل کہتے ہیں لازم ہے۔ پس یہ تینوں مع الاعتدالات کے نو قسم ہو چکے ہیں ان لوگوں کو اہلین کہتے ہیں۔

۱۲۷
تبعیت
۱۲۷
۱۲۷
۱۲۷
۱۲۷

* لکھا جاتا

۱۲۷
۱۲۷
۱۲۷
۱۲۷
۱۲۷

ترکیب ممکن الحصول حاصل کریں۔ تو ستائیس قسم ہوں جن کی تفصیل جدول ذیل میں مندرج ہے

جدول یہ ہو			
شدید کثیر سریع	شدید کثیر بطی	شدید قلیل سریع	شدید قلیل بطی
شدید کثیر معتدل و رعیت	شدید قلیل معتدل	شدید بطی معتدل	شدید سریع معتدل
و بطور	در سرعت و بطور	در کثرت و قلت	در کثرت و قلت
شدید معتدل و کثرت و قلت	شدید معتدل و رعیت	ضعیف قلیل بطی	ضعیف قلیل سریع
و بطور و سرعت	در سرعت و بطور	در کثرت و قلت	در کثرت و قلت
ضعیف کثیر بطی	ضعیف سریع معتدل	ضعیف کثیر معتدل	ضعیف قلیل معتدل
در کثرت و رعیت	در کثرت و رعیت	در کثرت و رعیت	در کثرت و رعیت
ضعیف بطی معتدل	ضعیف معتدل و رعیت	کثیر سریع معتدل	کثیر معتدل و رعیت
در کثرت و رعیت	در کثرت و رعیت	در کثرت و رعیت	در کثرت و رعیت
قلیل بطی معتدل و رعیت	قلیل معتدل و رعیت	سریع معتدل و رعیت	سریع قلیل معتدل و رعیت
در کثرت و رعیت	در کثرت و رعیت	در کثرت و رعیت	در کثرت و رعیت
بطی معتدل و کثرت و رعیت	بطی کثیر معتدل و رعیت	معتدل و رعیت و کثرت و رعیت	معتدل و رعیت و کثرت و رعیت
در کثرت و رعیت	در کثرت و رعیت	در کثرت و رعیت	در کثرت و رعیت

حققی نر ہے کہ حرکت معتدلہ جسم کو بائیات گرم اور فضلات کو تحلیل کرتی ہے اور اسکی بارشہ اپر
مستحق ہے یعنی طعام کو نرم معده سے قوی معده میں پہونچاتی ہے اور بہت حرکت بخلاصت اگر جسم
کو سرد کرتی ہے۔ اس باعث سے کہ اوس سر و طوبت غریزی تحلیل ہو جاتی ہے اور اسکی تحلیل
سے حرارت غریزی بھی تحلیل ہو جاتی ہے لیکن تیرداو کی عتدلاخر بطا بعض ہے۔ بالذات نہیں
مگر بعض حکماء کے تسخین نسبت تحلیل کے قوی تر ہے۔ اور بعض حرکات میں تحلیل نسبت
بعض کے تسخین سے زیادہ ہے چنانچہ حرکت سریع قوی تحلیل تسخین اس کے تحلیل سے زیادہ تر ہے
اور حرکت بطی ضعیف تحلیل اسکی بہ نسبت تسخین کے بیشتر ہے۔ اور زیادتی سکون کی مثل
زیادتی حرکت کی سردی بدن کو پیدا کرتی ہے۔ باعث اسکا یہ ہے کہ اولاً سکون کا اعتبار

نہایت

رطوبت کو واجب کرتا ہے پس اس سے بندش حرارت غریزی کی لازم آتی ہے اور یہ مسئلہ ہم پر روت ہوتا ہے۔ اور سکون بھی ہضم طعام پر ماری اور مدد کرتی ہے کیونکہ آہن کچھ شک نہیں کہ قوت ہاضمہ معدہ جرمین ہے پس جب غذا اور معدہ ہوگی تو سب سے اول اثر قوت ہاضمہ کا اوس غذا میں ہوگا جو ملاصق اور قریب جرم معدہ کے ہے اوس کے بعد اجزاء سے مجاورہ میں اثر ہضم واصل ہوگا یہاں تک کہ بالآخر اثر ہضم کا تمام غذا میں واصل ہوگا۔ پس وقت ہضم کے اگر سکون ہوگی تو تاثر ہضم کی پسیل مساوت پنج کام کو تمام کرگی اور اگر اس وقت حرکت کا اتفاق ہوگا تو غذا معدہ میں بالکل شوش ہوگی اور ہضم میں متور ہوگا۔ کیونکہ اس حالت میں اجزاء سے غذا میں تغیر اور تبدیل واقع ہوگی اور ملاقات اجزاء سے غذا معدہ میں باید از سر ہیگی اسلئے ہضم میں مقصور اور متور ہوگا۔ لیکن حرکت خفیفہ کہ باعث تحریک غذا انوع عدم افساد ہضم میں مشابہ سکون ہے۔ اور حرکت معتدل تناول غذا سے اول مقوی ہضم ہے کیونکہ ایسی حرکت ہاضمہ کو گرم کرتی ہے اور حرارت غریزی کو برانگیختہ کرتی ہے اور تحلیل فضول کی اوسکو لازم ہے۔ اور سرد مزاج واسطہ کو جسکے بدن میں فضئلہ کمتر ہو اور زہرہ اندام ہو اوسکو حرکت قوی سریع دیر تک لازم ہے تاکہ تحلیل اور تسخین ہر دو حاصل ہوں۔ اور گرم مزاج واسطہ بدن میں کہ مواد بھرا ہوا ہو حرکت آہستہ دیر تک لازم ہے تاکہ گرمی بافراط حاصل نہ ہو۔ اور معتدل مزاج کو حرکت معتدل لازم ہے۔ فصل دوم جماع کے بیان میں۔ پوشیدہ نہ ہے کہ حرکت جماع بھی جملہ حرکات بدنہ سے ہے اور اوسکو حرکت نفسانی بباعث فرح اور لذت کے بھی لازم ہے اور استفرغ رطوبات بسبب خروج منی کے اور تحلیل رطوبات اور استفرغ اوج اور روح کا بھی لازم ہے۔ یہ حرکت بدن کو خشک اور حرارت غریزی کو کم اور عضا کو سرد کرتی ہے۔ باعث اوسکا یہ ہے کہ جماع سے اکثر رطوبات قریبہ اہل بالانفعاد (جنگا ذکر ابھی آتا ہے) مستفرغ ہوتے ہیں اور چونکہ ہمراہ منی کی جو ہر روح کا مسبب لذت کے نکلتا ہے اسلئے حرارت غریزی میں بھی نقصان ہوتا ہے اسی واسطہ جو شخص لذت جماع کی بیشتر اٹھاتا ہے کثرت جماع سے اوسکو ضعف زیادہ ہو جاتا ہے چنانچہ بعض آدمی بعد از ازال کے بسبب ضعف کی بیوش ہو جاتے ہیں۔ پس جب روح میں نقصان ہوگا بالضرور سردی غالب ہوگی۔ الخرض جماع مضر ترین اشیا ہے خصوصاً اگر مقرون بائزوال ہو لیکن اگر حسب تقاضای طبیعت وقت معتدل میں محبوب مرغوب الطبع سے جماع کیا جاوے اور اوس میں رنج اور تعب نمودار نہ تو موجب تقویت روح اور انتعاش حرارت غریزی کا ہے اور تسخین معتدل بدن میں کرتا ہے اور فرحت پیدا کرتا ہے اور غم اور دوسوئوں کو دور اور

۴
یعنی
بابت لازم
کرتی ہے
ملاقات
سرخالی
تسکین
۵
معین
یونین جو
عقربہ مستقیم
ہو کہ عضلات
نہ ہو نہ لانی ہو
۶
معدن
۷
دو فوہن

[illegible][illegible]

مجلس

مجلسه ششم
مجلس شورای اسلامی

۵۰
تاریخ
۱۳۰۲

فائل میں درج ہے

جیہا اللہ تعالیٰ

پہلے سے

دقیقہ کی چیز
سے پیدا کی ہے

یانی او جینے والے
کے ساتھ

مختار

پیشکش کنندہ

دیکھنا جماعت انسانوں کا اور فطر کرنا جماع حیوانات کی طرف ہے۔ اور پڑھنا اون کتب ابون کا جو کہ
 باہ میں تصنیف ہوئی ہیں۔ اور نیز وہ کتابیں جنہیں مضامین عشقیہ شوقیہ ہوں و علیٰ ہذا القیاس اور کتابوں
 میں اسباب انتفاع مفصل لکھی ہیں انشاء فلیرج الیہا۔ اور استنباط الیہ جسکو عوام مشت زنی کہتے ہیں بالجمیع
 موجب قسم اور ضعف انتشار اور شہوت ہی اور ادون فرج میں طے کرنا بھی دجسے ران اور ناک اور کان اور نہ
 اوزان اور وہاں میں بھی حکم رکھتا ہے۔ اور یہاں جماع کرنا بھی ایسا ہی ہے بلکہ اسکی وہی ترکیب کہ اسکی
 نامردی و علت بنیہ پیدا ہوتی ہے۔ اور علاوہ بران استنباط الیہ شرعاً بھی ممنوع اور حرام ہے جیسا فتاویٰ پنجاب میں
 واقع ہے اور جو کہ اباحت اس فعل کی فتاویٰ قاضی خان میں مذکور ہے وہ وقت ضرورت اور خوف صدور زنا پر ہی ہے
 لانا غلطی منہ حرمہ و مقتدا اور روایت ابن عباس کی بھی اسکی تائید کرتی ہے جیسا مذکور اس سلسلہ میں استفسار کیا گیا
 تو فرمایا ہو خیر من الزنا و کاح الامۃ خیر منہ ذکرہ اللہ ہی۔ سوا اسکی اور نافع اور مضار جماع کی بہت ہیں لیکن اسکی عجیب
 مصلحت کی ذکر گزشتہ کی گئی ہیں۔ غرض دوسری جماع سے وہی کہ بقای نسل اور تسلسل اولاد جاری ہے اور قوت
 اس جماع کا وہ ہے جس میں یہ مدعا حاصل ہو پس اس شرط یہ ہے کہ جماع کمال خواہش اور نہایت استادگی کی قوت واقع ہو جو
 یہ امر مختلف اور بدولت تصور زحینہ اور بغیر کچھ شکل مفعولہ اور بدولت لحاظ اسباب مانعت کی صرف غلبہ شہوت اور
 کثرت معنی اور شدت خواہش سے ہو۔ کیونکہ حکماء نے لکھا ہے کہ قطرہ معنی اب حیوان ہے کہ اس سے انسان
 پیدا ہوتا ہے اور جس قدر یہاں قوت اور بیجا جدا نکرنا چاہیے۔ اور اگر کسی شخص کو حالت جماع میں پشت میں
 سردی ظہر ہو یا وقت شروع جماع کے بدن میں لرزہ بدن اسباب ظاہری کے ہو مثل شوکت اور
 دبدبہ مفعولہ یا خوف اور ڈر وغیرہ وغیرہ۔ بالذات دماغی سے اسکو کسی نوع کارنج اور تکلیف عائد ہو یا انداموں
 سے بوی بد آتی ہو تو یہ تمام علامات اجتماع اخلاط فاسد کی ہیں ایسی صورت میں احتراز وظی اور جماع سے
 کریں اور بدن کا تنقیہ لازم جائیگا۔ اور اگر قوت باہ کم ہو تو وہ ادویہ اور غذیہ استعمال کر جی جنسی قوت
 باہ حاصل ہوتی ہے اور ضعف دوسرے ہو جائے۔ لکھا ہے کہ بعد جماع کے جو شخص چند نغمہ چرب اور شیرین تناول کرے
 ضرر ضعف جماع سے محفوظ رہتا ہے۔ اور ہمیشہ دودہ بنیاد ستور حافظ قوت باہ ہے۔ اور حکیم ارزانی لکھتا ہے کہ خورد
 خود پانی میں تر کر کے صبح او کو مشرکہ کر حسب ہر پشت با صنفہ کو دین تو کہ کھانی اور پانی اسکا قدری شدید پابنات
 ملا کر نوش کرنا باہ یا توسین کو اللہ کا رہا ہے اور حافظ اور معاون قوت پیر مردوں کا ہو اور نہایت ہی مفید ہے۔ غرض
 کہ ادویہ معذہ سے کوئی دوا اس کے مرتبہ کو نہیں پہونچتی۔ اور یہ دوا مجرب ہے۔ سوا اسکی اس قسم
 کی بہت سی ترکیب اور معاجین وغیرہ عملیات اور قرابادینوں میں مذکور ہیں وہاں سے مطالعہ
 کر لیں۔ یہ مختصر اسکا تحمل نہیں ہو سکتا۔ **فصل سوم** ریاضت کے بیان میں جو کہ ریاضت

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

نفا اس پر شدہ اسکا دوا نا اسکا بڑا شہت

فصل کار ریاضت سے بہتر اور کوئی نہیں کیونکہ وہ بلا انداز محض فضول اور حسب اللدعی معین طبیعت ہے
 اسی لیے شیخ نے ریاضت کے بابت لکھا ہے ^{بہر کیف} الموافق لاستعمالها علی حجت اعتماد الہامی و فہما بہ غمار
 عن کل علاج اور اسی نے کہا ہے کہ تارک ریاضت کو اکثر اوقات وق پیدا ہوتی ہے مگر قرشی رح
 نے لکھا ہے کہ مراد اس جگہ وق سے وق ضعیف اور رخافت ہے کما ذکر فی وق امشاج۔ اور بعض اہل
 مثل قرشی وغیرہ کے لکھا ہے کہ شراب اور حام بھی قائم مقام ریاضت کے ہو سکتی ہیں مگر عند ایت
 یہ بات کچھ محققی نہیں معلوم ہوتی کیونکہ شراب تو بہت تبرطیب کے اعضا کو سست کرتی ہے
 اور حام ظاہر کو گرم اور باطن کو سرد کرتا ہے۔ پس کوئی ایسے ریاضت کی برابری نہیں کر سکتا
 اور مطلق ریاضت کے فوائد بہت ہیں از انجملہ چند بیان بھی مذکور ہوتے ہیں۔ واضح ہو کہ ریاضت
 تمام امراض مادیہ اور اکثر امراض مزاجیہ کو دفع کرتی ہے اور تلوذ فضلات کو منع اور بدن کو
 قابل غدا اور حرارت غریزی کو روشن اور لغو و خستہ کرتی ہے۔ اور اعضا کو سخت اور
 اوتار اور رباطات اور اعصاب کو قوی کرتی ہے۔ اور فضلہ بقایا ہضم اربعہ کو تحلیل اور سام کو
 فراخ اور بدن کو سبک اور خفیف کرتی ہے اور علاوہ بران نشا ط اور ہے۔ مگر یہ منافع ریاضت
 کے جو مذکور ہوئے ہیں حصول انکا اس بات سے مشروط ہے کہ ریاضت معتدلہ اپنی اوقات
 میں کیجاء سے اور باقی تدبیریں مستہ ضروریہ کی بھی موافق اور باصواب ہوں۔ ورنہ ظاہر ہے
 کہ جب ایک طرف سے اصلاح کیجاو گی تو دوسری طرف سے فساد ہوگا پھر نفع ریاضت کا کچھ
 حاصل نہیں ہوگا کمالاً بخفی۔ اور ریاضت دو قسم پر ہے ایک ریاضت عامہ جسکو ریاضت
 کلیہ بھی کہتے ہیں دوسری ریاضت خاصہ جسکو ریاضت جزئیہ بھی کہتے ہیں۔ ریاضت عامہ
 وہ ہے جسکا اثر تمام بدن میں یکساں ہو اور سب اعضا بدن کے متحرک ہوں یہ ریاضت
 کیمیاء بدن ہے اعضا کو ہئیت کو درست کرتی ہے اور موجب قوت مزاج اور حافظہ صحت
 بدن ہے۔ اور یہ دو قسم پر ہے بعض ریاضتیں سخت ہوتی ہیں اور بعض نرم۔ سخت ریاضتیں
 وہ ہیں کہ قوی مزاجوں کو درکار ہیں جیسے کشتی اٹھانا اور دوڑنا اور گھوڑا دوڑانا اور پیرنا اور تیر
 چلانا اور کمان سخت کو کھینچنا اور گیند پھینکنا اور نیزہ بازی اور تیغ بازی اور آہنگری اور
 آب کشی وغیرہ امور کدائی۔ اور نرم ریاضتیں وہ ہیں جو کہ نافواں اور ضعیف مزاجوں کو لیے
 مناسب ہوں جیسے سواری اسب یا ہستکی اور سواری کشتی اور آہستہ پیادہ روی۔
 چونکہ ہستہ چلنی میں اثر حرکت کا تمام بدن میں یکساں پہنچتا ہے بخلاف مشور سیر کے

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اور انفعال سے ملکہ قویہ راخسہ پیدا ہوتا ہے اور یہی سبب ہے کہ جب بنابر اہتمام شدید کہ طبیعت
اوسط سے متوجہ ہوتی ہے اور روح مع حرارت غریزی کے اسکی متابعت سے اوسے طرف مائل
ہوتی ہے پس باضرور اوس قوت میں باذن خالق ہما ملکہ راخسہ پیدا ہوتا ہے۔ اور ہر ایک عضو کو لیے
ریاضت علیحدہ ہے جو عضو سے مخصوص ہے چنانچہ سننا نغمہ ہائے لطیف اور لذت کار یا صحت قوت
سامعہ کی ہے۔ اور آواز خفیف سننا بھی ریاضت سامعہ کی ہے اور گاہ ہی آواز بلند بھی بہستور
ریاضت اسکی ہے۔ اور کبھی کبھی خطوط باریک کو طہر ہزار یا صحت قوت البصرہ کی ہے۔ لیکن اکثر باریک
خطوط پڑھنے سے ضعف بصر لاحق ہوتا ہے۔ اور دیکھنا اشیاء جمیلہ کا بھی ریاضت قوت باہرہ
اور نافع بصارت ہے۔ اور گویہ بصارت کے لیے سود مند ہے۔ اور طہر ہزار یا صحت
سینہ کی ہی مگر چاہئے کہ بالتدريج قدرت خفیفہ سے قرارت جبر کہ میطرف ترقی کیجائے۔ اور ایسی ہی
بلند بولنا بھی سینہ کی ریاضت ہے اور اسی ریاضت موہنہ اور لہذا اور زبان اور گردن کے
جو قوتی ہے اور رنگ چہرہ کا عمدہ اور سینہ کو مواد سے صاف کرتا ہے اور نفس کو بند کرتا بھی
سبب ہے کی ریاضت ہے اور فی النہجہ تمام بدن کی بھی۔ اور آواز دراز کرنا ریاضت گلو ہے لکن
فی اعظام الصوت زمانا طویلا جہداً مضطرّاً۔ اور سواری اسٹینڈنگ اگر باعتدال ہو تو تحلیل
اوسکی بہت تسخین کے زیادہ ہے۔ اور لاغزون کے لیے سبب تحلیل فقائے امراض کو سبب
ہر شخص صاف اوتکے لیے جو سواری کے معتاد ہوں۔ اور ایسی ہی جھو لا کرنا آہستہ آہستہ بھی لاغر
برقون کے لیے مفید ہے اور ریاضت خفیفہ ہے۔ اور ہنڈ بے اور محمد میں ہونے سے بھی اسی قسم
کا مفید ہے۔ اور جیسا ترجیح بالرفق لاغزون کے لیے سود مند ہے ویسا ہی اوس شخص کو مفید ہے
جو حجاب میں مرض رکھتا ہے علاوہ بران خواب اور اوچل ریاچ اور نافع بقیہ امراض سیدہ ہے
مثل غفلت اور نسیان کے۔ اور محرک شہوات اور شہہ حرارت غریزی ہے۔ اور سخت چروٹا
اونکو لیے بہت مفید گنا جاتا ہے جبکو حمیات مرکبہ اور بلغمیہ اور شہہ اغیب ہو۔ اور ماسوا اسکے
صاحب نفس اور صاحب اشتقاق اور امراض کلیہ کو مفید ہے فان التریج ہی المواد الی الانطلاق
پس اگر ترجیح ہو تو مواد رقیقہ کی بیج گنتی کرتا ہے اور اگر قوی ہو تو مواد غلیظہ کو دفع کرتا
ہے اور بہت ریاضت خفیفہ قوی الاثر سے کشی کی سواری ہے اسلئے کہ وہ محرک اخلاط اور بن کن
امراض مزمنہ ہے مثل جذام اور اشتقاق کے اور مقوی عمدہ اور مضمم ہے۔ مگر سواری شکی کی
مستثنیٰ کو ملاحظہ اس شرط سے مفید ہے کہ سیر دریا سے شور ہو کیونکہ بخار اوسکا مخفف رطوبات سے

۱۵۹
۱۵۸
۱۵۷
۱۵۶
۱۵۵
۱۵۴
۱۵۳
۱۵۲
۱۵۱
۱۵۰
۱۴۹
۱۴۸
۱۴۷
۱۴۶
۱۴۵
۱۴۴
۱۴۳
۱۴۲
۱۴۱
۱۴۰
۱۳۹
۱۳۸
۱۳۷
۱۳۶
۱۳۵
۱۳۴
۱۳۳
۱۳۲
۱۳۱
۱۳۰
۱۲۹
۱۲۸
۱۲۷
۱۲۶
۱۲۵
۱۲۴
۱۲۳
۱۲۲
۱۲۱
۱۲۰
۱۱۹
۱۱۸
۱۱۷
۱۱۶
۱۱۵
۱۱۴
۱۱۳
۱۱۲
۱۱۱
۱۱۰
۱۰۹
۱۰۸
۱۰۷
۱۰۶
۱۰۵
۱۰۴
۱۰۳
۱۰۲
۱۰۱
۱۰۰
۹۹
۹۸
۹۷
۹۶
۹۵
۹۴
۹۳
۹۲
۹۱
۹۰
۸۹
۸۸
۸۷
۸۶
۸۵
۸۴
۸۳
۸۲
۸۱
۸۰
۷۹
۷۸
۷۷
۷۶
۷۵
۷۴
۷۳
۷۲
۷۱
۷۰
۶۹
۶۸
۶۷
۶۶
۶۵
۶۴
۶۳
۶۲
۶۱
۶۰
۵۹
۵۸
۵۷
۵۶
۵۵
۵۴
۵۳
۵۲
۵۱
۵۰
۴۹
۴۸
۴۷
۴۶
۴۵
۴۴
۴۳
۴۲
۴۱
۴۰
۳۹
۳۸
۳۷
۳۶
۳۵
۳۴
۳۳
۳۲
۳۱
۳۰
۲۹
۲۸
۲۷
۲۶
۲۵
۲۴
۲۳
۲۲
۲۱
۲۰
۱۹
۱۸
۱۷
۱۶
۱۵
۱۴
۱۳
۱۲
۱۱
۱۰
۹
۸
۷
۶
۵
۴
۳
۲
۱

نشاہت سے ترک ریاضت واجب ہے یہ لکھتی ہیں کہ بعد سیلان عرق ابتدائی کے اوپر چھے تعب اور ریاضت کثیر کے واقع ہوتا ہے اور ٹھور ماندگی اور تھکان اوسکو لازم ہے ایسے وقت میں مریض کو لازم اور ضرور ہے کہ ریاضت سے پرہیز کرے تاکہ رطوبات ضروریہ عضویہ تحلیل نہو جاوین اور بدن خشکی اور دبلاہے عارض نہو۔ اسی لئے اطباء نے احتیاطاً حکم کیا ہے کہ بعد ریاضت کے بدن کو روغن سے مالش کریں تاکہ اعضا نرم ہو جاوین اور بہ سبب ترطیب روغن کے جھات اور خشکی حاصل نہ کرے۔

تذکرہ کیا جاوے۔ اور اسوار اسکو اگر کوئی مادہ قلیلہ جلد کے آس پاس باقی رہا ہوگا تو سبب دھماکے کے تحلیل ہو جائیگا۔ یا ونگ۔ کہ بیان میں آتا ہے فائدہ عضواً و تن کی ریاضت کے بیان میں۔ جب کوئی عجز یافتہ رسیدہ اور ضعیف ہو اور مجاز ریاضت بھی اوس عضو کی ضروری نہ ہو تو ایسے عضو کے ریاضت میں لازم اور مناسب ہے کہ ریاضت ایسے ڈھنگ سے کیجاوے کہ تکلیف اوسکو نہ پہونچے اور بتااجت حرکت اعضا دیگر کے نفع ریاضت کا عجز یا وقت تک بھی پہونچ جاوے۔ مثلاً جو شخص کہ پاؤں میں مرض دو آگئی رکھتا ہو اوسکو مناسب ہے کہ ریاضت ایسے طور پر کرے کہ پاؤں میں زیادہ جنبش نہو۔ علیٰ ہذا القیاس ہر عضو وقت کی ریاضت مریض پر واجب ہے۔ اور جانا چاہیے کہ ریاضت ابدان ضعیفہ کی ضعیف اور ابدان قویہ کی قوی ہو جاتی ہے کیونکہ حصول منافع ریاضت اسی پر موقوف ہے اور چونکہ عجز کو ہر ایک امر میں دخل تمام ہے اسلئے افراط عرق اور شدت ریاضت بھی موفقی اوسکو مختلف احوال ہوگی۔ دیکھو جو ریاضت کشتی لڑنے والے کرتے ہیں اور باوجود کثرت عرق کے ایذا نہیں پاتے بلکہ دن بدن قوی تر اور موٹے تر ہوتے جاتے ہیں اوسکا اور کوئی سبب نہیں مگر چونکہ عادت اونکی یہی ہو گئی ہے اسلئے انکے حق میں یہ ریاضت مفرط شمار نہیں کیجاتی اور اونکی حق میں افراط عرق بہتور موجب انقطاع ریاضت نہیں ہو سکتا ہاں اگر اپنی عادت مقررہ سے دفعہ کسی قدر تجاوز کریں تو البتہ خالی ضرر سے نہیں ہوگا تاہم بحث ریاضت دلائل کے بیان میں چونکہ قبل اور بعد ریاضت کو دلائل لازم ہے اسلئے احکام دلائل کے علاوہ لکھے جاتے ہیں۔

جاننا چاہئے کہ دلائل عربی لفظ ہے ترجمہ اوسکا فارسی زبان میں مالیدن اور مالش اور نہی میں ملنا ہے۔ اور دلائل بھی ایک قسم کی ریاضت ہے کیونکہ یہ بھی مثل ریاضت مذکورہ کے فضول کی تحلیل اور رطوبات کی ترقیق اور اعصاب اور اوتار کو سخت اور حرکت لطیفہ کو کثرت کر دیتی ہے۔ اسکو دو قسم میں دلائل متقدم اور متاخر صیانت نام مختلف ہے ویسا ہی انکے احکام

مالش کرنا
بہت زیادہ
عرق پڑنا
سازد عرق
کی لڑائی
بیس بار
طرح و تفسیر
باقی ہوگا
بایں مریض
اور دلائل

در ضعیف
و قوی
کثرت
بیش
نہی
کو زیادہ
ریشہ
مستعد
روغن
بغیر حال
نفاذ
حاصل

مختلف ہیں۔ جو دھک کہ قبل از ریاضت کھاتی ہے اس کا نام دھک الاستقامت کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ عضلات کو حرکت اور ریاضت کے لیے مستعد کرتی ہے۔ اس میں مناسب ہے کہ ابتدا میں نرمی سے کریں یہاں تک کہ حالت دھک اور عزم دھک میں امتیاز نہ ہو اور جب وقت ریاضت کا قریب آ جاوے تب شدت اور زور سے ہاش کریں اس کے بعد ریاضت کی طرف میل کریں۔ اور جو دھک بعد ریاضت کرتے ہیں اس کا نام دھک الاستعداد اور دھک المسکن ہے یعنی رطوبت نہ لگے کہ وہ پسلی کی ہڈی اور پیوست کو دور کرتی ہے۔ اور یہ ہاش مفید راحت اور نافع تحلیل رطوبات ہے۔ علاوہ بران روح اور خون کو عضلات کی طرف جذب کرتی ہے اور ان مواد کو جو کہ عضلات اور قریب جلد میں باقی رہ کر تحلیل نہیں ہوتے انہیں تحلیل کرتی ہے۔ اور مقصود اس دھک سے دو چیزیں ہیں ایک یہ کہ رطوبات کو تحلیل سے نفع ہوتی ہے۔ دوسرا یہ کہ تحلیل اور فضول کی کرتی ہے جو کہ عضلات میں باقی رہو ہیں۔ پس جس جگہ غرض پہلی مقصود ہو چاہیے کہ ہاش ایسے روغنون سے کریں جو مرطب بدن اور سست و منہام ہوں۔ اور اگر تحلیل فضول باقیہ مقصود ہو تو صرف ہاش ہاتھوں سے ہی کافی ہے۔ اور اگر روغنون سے ہاش کرنی ہو تو ایسے روغنون سے کریں جو مفتوح مسام اور تحلیل فضول ہوں۔ روغنون کے نسخہ عملیات میں دیکھ لیں۔ اور اس ریاضت میں خواہ جس رطوبات مقصود ہو تو خواہ تحلیل فضول مطلوب۔ اعتدال اور رفق ضروری ہے کیونکہ ریاضت کو بعد بدن ضعیف اور کم زور ہو جاتا ہے اور حالت ضعف میں ہاش بالا اعتدال ہونی چاہیے۔ اور مناسب ہے کہ دھک کو شدت اور صلاحیت پر نہ ختم کیا جاوے کیونکہ اس سے اعضا صلب اور خشک ہو جاتی ہیں اور اطفال میں عمیل نافع نہ ہوتا ہے اور بالغوں میں ضرر اور سکتا بہ نسبت اطفال کے کمتر ہے۔ اور اگر سہت کہ یہ ہاش ایدی کثیرہ سے ہو۔ مگر اس لفظ سے کثرت مراد نہیں کما مو ظاہر بلکہ مراد یہ ہے کہ ہاتھ کو بدن پر ایک ہی طرف اور وضع پر نہ پھیریں بلکہ اوضاع مختلفہ اور جہات متعوبہ پر ہونا چاہیے تاکہ اعضاء مختلفہ اور جہات مختلفہ کے اثر و دھک کا تمام اجزاء بدن میں دھل ہو۔ فائدہ مخفی نہ ہے کہ اس واسطے اقسام مذکورہ بالا کے نئی تقسیم سے دھک دو قسم پر تقسیم ہے۔ ایک حسب الکلیفیتہ۔ دوم حسب الکلیتہ اول کی چھ قسم ہیں۔ اہلس۔ خشن۔ معتدل۔ صلب لیکن معتدل۔ اور دوسری کی تین قسم ہیں کثیرہ۔ قلیل۔ معتدل۔ پس قسم اول میں جب تین کو تین میں ضرب دیں۔ تو نو قسم چھل ہوتی ہیں۔ جنکی اسمی درج ذیل ہیں۔ اہلس صلب۔ اہلس لیکن۔ اہلس معتدل۔ خشن صلب۔ خشن لیکن۔ خشن معتدل۔ معتدل صلب۔ معتدل لیکن۔ معتدل معتدل۔ پس جب نو قسم اول کو تین قسم

دھک الاستقامت
دھک الاستعداد
دھک المسکن
دھک الاستقامت
دھک الاستعداد
دھک المسکن
دھک الاستقامت
دھک الاستعداد
دھک المسکن
دھک الاستقامت
دھک الاستعداد
دھک المسکن

روغجات محلہ سے ایش کیا و سے۔ دوم یہ کہ جب کوئی عضو اصل پیدائش میں اپنی مقدار طبعی سے چھوٹا ہو یا کسی عارضہ سے لاغری اور دبلا پن اور سین لاحق ہو اور ہم چاہیں کہ عضو موصوف کو مقدار اصلی پر لاوین یا عضو لاغر کو فربہ کرین تو اس کے لیے کوئی علاج سوائے دلک کی بہترین کیونکہ بزرگی اور موٹاپہ کسی عضو کا بجز مفقود غذا کو اور سین ہو نہیں سکتا اور نفوذ غذا کے لیے سوائے تشویر حرارت کے اور کوئی صورت نہیں کیونکہ افعال تغذیہ کے سوائے تشویر حرارت اور توسیع مجاری و تمام نہیں ہوتے اور یہ کام سوائے دلک کے حاصل نہیں ہوتے کیونکہ حرکت اور ریاضت بلا دلک چاہو عام ہو چاہے خاص محصل غرض مقصود کو نہیں ہو سکتے کیونکہ حرکت میں اعضا سے مجاورہ بھی شہ یک ہوتے ہیں۔ بخلاف دلک کے کہ اثر ذاتی اور سکا عضو مد کو سے تجاوز نہیں کرتا۔ اور اظہار سلف اور خلعت اسے شفیق القول ہیں کہ جو عضو اصل پیدائش میں صغیر ہو اور ہم چاہیں کہ اس کو بزرگ کرین۔ یا ایک عضو لاغر ہو اور ہم چاہیں کہ اس کو فربہ کرین تو چاہیے کہ اول اس کو کسی موٹے کپڑے سے سخت ہاش کرین کہ سرخ ہو اور آب گرم اوپر لٹول کرین۔ پس زفت ردی اوپر طلا کرین چند روزین بزرگ اور فربہ ہو جاتا ہے مگر اصل یہ ہے کہ بزرگی عضو کی لڑا کین میں ہو سکتی ہے۔ اور فربہ ہی ہر وقت اور بہتر میں حاصل ہو سکتی ہے اور بعد انتفاخ اور بھولنے کے ہاتھ اس تدبیر سے باز کرہیں تاکہ جقدر مادہ عضو کیطرت منجذب ہوا ہے تحلیل نہو جاوے۔ نال جائینوس عالی شماسی علما ناقص الالبہ

بہذا الحلاج یوادیو بالاسمنت الیہ دلت فی زبان مسیر۔ سوم یہ کہ گاہے ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بعض اعضاء میں سردی سوادہ منجم ہو جاتا ہے۔ یا آدہ ریجی اوپر غالب ہو جاتا ہے اور وہ ہائے اوہ منجمہ یاریح مستقرہ کل نہیں سکتی مگر اگر ہاش کثیر کیا و سے تو البتہ وہ مادہ عضو سے تخرج ہو جاتا ہے۔ چہارم یہ کہ گاہے ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ہم موضع عالی سے اسفل کیطرت جذب مادہ کی محتاج ہوتی ہیں اور محل مجذوب الیہ پرینگی وغیرہ لگانا مستحسن ہوتا ہے پس ایسے موقع پر سوائے دلک کے اور کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی۔ تحقیق نہ ہے کہ اگرچہ غمز اور کس جسکو فارسی زبان میں بخش اعضاء اور ہندی زبان میں ہاتھ پاؤں دہانا بولتے ہیں اگرچہ فی الحقیقت غیر دلک ہیں۔ لیکن اکثر امور میں منافع اس کو قریب منافع دلک ہیں کیونکہ دلک اور کسین اور ربطت اس امر میں مساوی الاقدام ہیں کہ ابتدا الونی اصل عضو کو کرین اور خارج بدن اور اطراف کیطرت ترقی و جلاوین تاجا بدن پر صوبہ کرین

باب پنجم حرکت اور سکون نفسانی کے بیان میں۔ اور اس میں فیضول ہیں فصل اول

۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

انکی نسبت دیگر اسباب ضروری کے کم ہے کذا ذکرہ انفاضل الاقسرائی فی شجرہ لاموجزہ۔ فصل دوم
اعراض نفسانی کے اقسام اور اوکی معانی کے بیان میں۔ جانا چاہیے کہ اعراض نفسانی جنہیں حرکت
روح کی ظاہر ہوتی ہے بموجب قول مسئلہ کے چہ قسم پر ہیں اور انکے اسامی یہ ہیں۔ غضب۔ فرح۔
فرع۔ غم۔ ہم۔ تحس۔ مگر صاحب بحر المحاور کا قول ہے کہ اعراض نفسانی صرف چہری میں مختصرت
کیونکہ حزن بھی او میں سے ہے حالانکہ اقسام مذکورہ میں داخل نہیں۔ قتال۔ اولہ ہر ایک کی معنی
لغوی اور اصطلاحی لکے جاتے ہیں بعد ازان باقی امور متعلقہ قائم بند کئے جائینگے۔ واضح ہو کہ
کے لغوی معنی غصہ اور خشم ہے اور اصطلاح میں ایک حالت نفسانی ہے کہ اوکی مصاحبت سے
روح خارج کو حرکت کرتی ہے تاکہ مودی سے انتقام لے۔ اور غضب مفرد میں حرکت روح کی خارج
کو دفعہ ہوگی۔ اور فرح کے معنی لغوی خوشی اور راحت کے ہیں۔ اور اصطلاح میں فرح وہ کیفیت
نفسانی ہے کہ اوکی متابعت سے روح اور حرارت غریزی خارج کو حرکت کرتی ہے تاکہ اپنی
لموذا اور محبوب کو ملجاوے۔ پس فرح مہلک میں حرکت دفعی ہوگی اور غیر مہلک میں تدریجی۔
اور فرع کے لغوی معنی خوف اور ڈرنا ہے اور اصطلاح میں وہ کیفیت نفسانی ہے کہ اوکی
مصاحبت میں روح داخل بدن کو حرکت کرتی ہے اور باعث اس حرکت کا خوف مودی
ہے۔ خواہ مودی واقعی ہو خواہ تخیلی۔ پس فرع مہلک میں حرکت دفعی ہوگی اور غیر مہلک
میں تدریجی۔ اور غم کے معنی لغوی اندوہ ہے اوکو حزن بھی کہتے ہیں۔ اور اصطلاح
میں غم وہ کیفیت نفسانی ہے کہ اوکی مصاحبت میں روح مودی واقعی اور نفس الامری
کی خوف سے داخل بدن کو حرکت کرتی ہے پس غم مہلک میں حرکت دفعی ہوگی اور غیر مہلک میں
تدریجی۔ ہم کے معنی لغوی نعت میں بھی اندوہ کے ہیں لیکن اصطلاحاً ہم اور غم میں فرق ہے۔
اصطلاحاً ہم وہ کیفیت نفسانی ہے کہ اوکی متابعت سے روح اور حرارت غریزی خارج اور داخل
کو حرکت کرتی ہیں۔ باعث اوکسا یہ ہے کہ نفس کو کوئی ایسا امر حادث ہوتا ہے کہ خیر او سے
متوقع ہوتی ہے اور شہ کی بھی انتظار کیجاتی ہے کو کیفیت ہم رجا اور خوف سے مرکب ہوتی ہے
ان دونوں سے جو نفس امر فکر غیبیہ کرتا ہے نفس او کے طرف مائل ہوتا ہے۔ پس اگر حبت وقوع
خیر کے غالب ہو تو روح خارج کی طرف میل کرتی ہے۔ اور اگر بشر کی حبت غالب ہووے تو
روح داخل کو حرکت کرتی ہے اسی لیے ہم کو جہاد الفکر بولتے ہیں اور کبھی ہم باعث عقلت اور
حزن ہوتا ہے۔ اگرچہ ہم اور غم میں فرق بیان ہوا ہے لیکن اس میں بھی زیادہ واضح کرتا ہوں

مفرد علوم
فصل دوم
اعراض نفسانی
کے اقسام اور
معانی کے بیان
میں
۱۶۷

متحرک ہوتا ہو اسی باعث سے حرکات نفسانی کو قوت حیوانی سے منسوب کرتے ہیں کثارت الاشارة الیہ۔ اگرچہ مبدا حرکات مذکورہ کا قوت نفسانی سے ہے۔ انقباض اور پربیان ہو چکا ہے کہ عوارض نفسانی چار قسم پر ہیں اور اسامی انکی بھی مذکور ہوئی ہیں۔ پس بعض تو اومنین سے ایسے ہیں جسے حرارت غریزی اور روح خارج بدن کو حرکت کرتی ہیں یہ حرکت دو قسم پر ہے یا دفعہ ہوگی یا تدریجاً۔ جسمین حرکت دفعہ ہوگی وہ غضب شدید اور مفطر ہے۔ اور جسمین حرکت تدریجاً ہوگی وہ فرح اور لذت غیر مفطر ہے۔ غضب اور غصہ سے بدن گرم ہو جاتا ہے جسکے غالب ہونے سے تب اور صفرا غالب ہوتے ہیں ہاں جسکا مزاج سرد ہو او سکون غصہ سے بہت فائدہ ہوتے ہیں۔ اور لذت سے دل اور دماغ کو قوت ہوتی ہے اور خون بدن کا زیادہ اور بدن فربہ اور تازہ ہو جاتا ہے اور امراض سوداوی دور ہوتے ہیں دل کو قوت تمام حاصل ہوتی ہے مگر زیادہ خوشی سے آدمی کا بے مرجا تہے اور بعض اومنین سے ایسے ہیں جسے حرکت روح کی داخل بدن میں حاصل ہوتی ہے وہ بھی دو قسم پر ہے یا دفعہ ہوگی یا تدریجاً ہوگی۔ فزع اور خوف شدید سے حرکت روح کی داخل بدن کو دفعہ ہوگی اور غم اور الم غیر مفطر سے حرکت روح کی داخل بدن کو تدریجاً ہوگی۔ غم اور الم سے بدن ملال اور دل ضعیف ہو جاتا ہے خصوصاً جسکا مزاج سرد ہو او سکون غم اور الم سے بہت ہی نقصان ہوتا ہے اور جسکا مزاج گرم ہو او سکون کثرت غم سے تب و دق بھی ہو جاتی ہے۔ بہت غم سے دماغ طاقت ہو جاتا ہے اور وطن جلیا تہے امراض سوداوی پیدا ہوتے ہیں۔ قوت گھٹی ہے بھوکھ جاتی ہے۔ ہرچہ کہتے ہی اسباب عیش و نشاط موجود ہوں لیکن حالت غم اور الم میں بدن کو ایسی چیزوں سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا ہے اور فزع اور خوف بھی موجب آفات کثیرہ ہے اس سے بڑے ضرر اور مضار پیدا ہوتے ہیں خدا اونسے محفوظ رکھے۔ اور بعض اومنین سے ایسے ہیں جسے حرارت غریزی اور روح کبھی داخل بدن کو حرکت کرتی ہیں۔ اور کبھی خارج بدن کو متحرک ہوتی ہیں مثل خجالت اور زدامت کے کہ فزع اور فرح سے مشتمل ہے۔ علیٰ ہذا القیاس غضب مع الخوف کہ اس میں بھی حرکت روح کی مختلف ہوتی ہے۔ اور ایسا ہی ہم کہ رجا اور خوف پر متضمن ہے۔ پس اگر توجہ روح کا خارج کو ہوگا تو ظاہر بدن گرم اور باطن سرد ہوگا اور اگر توجہ روح کا باطن کو ہوگا تو باطن گرم اور ظاہر سرد ہوگا چنانچہ فائدہ آئندہ میں بیان کیا جائیگا۔ فائدہ مخفی نہ رہے کہ اعراض نفسانی مذکورہ میں بموجب بیان صدر کے حرکت روح کی یا بطرف خارج یا بطرف داخل ہوگی اور او سکون حرکت خون بھی کہ موجب حرارت بدن ہے اور او سکون۔ پس جسطرف روح متحرک ہوگی او سکون متابعت سے خون بھی اوسی سمت کو روانہ ہوگا۔

۴
چند چیزیں
حرارت
خوف
الم

یا قبیح منہ و رکھا دیو اکثر جو فرزند اوس منی سے تشکیل دے مخلوق ہوتا ہے وہ صورت اور رنگ میں مشابہ
 مشکل خلیہ عند الانزال کے ہوتا ہے۔ مگر مشابہت فقط حسن اور قبح میں ہوگی نہ نوعیت میں کیونکہ قصو
 اور تحیل نفسی تغیر اور تبدل نوع میں تصرف نہیں کرتا کما بین فی موضعہ۔ اور عقلاً بھی یہ امر طبعاً
 چنانچہ علامہ مرج نے امام فخر الدین رازی کے باپ سے حکایت کی ہے کہ اوسنے صورت حسنہ کو غنیام
 خیال میں رکھا پس امام فخر الدین رازی اوسکو بیان پیدا ہوئے اور وہ اپنے وقت کے اکثر آدمیوں
 سے حسین تھے۔ اور ایسا ہی منقول ہے کہ کسی عورت کی ایک لڑکا پیدا ہوا کہ اپنے والدین سے
 بالکل صورت مشکل سے۔ مشابہ اور مانند نہ تھا بلکہ کسی انسان جمیل مشکل اور عجیب بہادر سے مشابہت
 رکھتا تھا۔ پس وقوع اس حادثہ سے قاضی نے سبب زن کے عورت پر رجم کا حکم دیا۔ اور یہ
 باہر کسی حکیم صاحب تدبیر کے گوش زد ہوا اوسنے کہا کہ شاید قریب محل جماع کو وقت حمل کے کوئی
 آدمی اوس صورت کا ہوگا۔ لوگوں نے جب تلاش کی تب جیسا حکیم صاحب نے فرمایا تھا ایسا
 ملہو میں آیا۔ اور پھر غامض میں معلوم اول سے منقول ہے کہ ایک عورت کی دو بچے پیدا ہوئے ایک اوسکے
 خاوند کے مشابہ تھا اور دوسرا اوسکے عاشق کے ہم شکل تھا۔ اور ایسا ہی جب کوئی شے قریب یا
 کھاتی جاوے تو دیکھنے والے کے منہ میں پانی بہر جاتا ہے اور دانت اوسکی بھی کند ہوجاتے ہیں
 ۔ اور ایسا ہی جس کسی کو مرض مدہو اور دوسرا آدمی صحیح المزاج اوسمیں بہت دیکھو تو اوسکی کھ
 میں بھی مدہو جاتی ہے۔ اور علی ہذا القیاس جسکے مزاج میں خون کا غلبہ ہو اور میلان خون کا
 سرکھٹ ہو تو شیا ی سرخ دیکھنے سے خون کا غلبہ ہوتا ہے اسی لیے اطباء نے مغرورین کو اشیاء
 سرخ دیکھنے سے ممانعت کی ہے۔ اور مدہو نہ ہونا کسی عضو میں جو کہ دوسرے شخص میں دردمند رہا
 جب اوس سے خوف کیا جاوے اسی قبیل سے ہے۔ چنانچہ فاضل جیلانی نے کہا ہے کہ اکثر اوقات
 انسان رقیق القلب رحم دل شلکا جب کسی حیوان کو دیکھتا ہے کہ اوسکو جا بک وغیرہ سے مثلاً
 یہ ٹیٹھہ پرار رہے ہیں اور وہ اوس سے خوف کرتا ہے اور حیوان پر رحم ٹاتا ہے۔ پس آدمی کو
 اپنی پیٹھ پر اشد درد کا برابر دریافت بلکہ اوسکی پیٹھ پر نشان ضرب کا بھی ظاہر ہوجاتا ہے۔ ایسا
 جیسا ثعلبی سے منقول ہے کہ اونسے رو بر کسی شخص نے حیوان کو قہمی سے مارا پس سبب رحم دلی
 کے نشان ضرب کا اوسکے بدن میں پایا گیا۔ اور تبدل مزاج کا عجیب تصور غوغات اور عفرات
 کی بھی اسی باب سے ہے چنانچہ قرشی رح نے ایک جماعت دہوی مزاج سے حکایت کی ہے
 کہ اونہر حالت سفر میں ڈاکہ پڑا پس اونہیں سے بعض مقتول ہوئے اور بعض قید اور حبی

۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰

باقی رہی تھی سبب خوف کے اور مزاج دموئی سے سوداوی ہو گئے۔ اور جب فرح اور سرور بہت ہو تو بدن میں خون زائد ہو جاتا ہے اور حرارت اور رطوبت میں مزاج معتدل ہو جاتا ہے اور جب غضب زیادہ ہوتا ہے تو مزاج میں حرارت مفرط پیدا ہوتی ہے اور کثرت صفرار کا موجب ہوتا ہے اور جب غم زیادہ ہو تو مزاج خشک ہو جاتا ہے اور موجب برودت کثیرہ بلکہ سودا کا ہوتا ہے۔ اور جب خوف زیادہ ہو جاوے تو رطوبات بہت ہو جاتی ہیں۔ وعلیہ تمیاس حال سائر الاعراض واثرائہا۔ اور علاج محمد بن زکریا رازی کا ایضاً اسان کو بھی اسی قبیل سے ہے وہ یہ ہے کہ امیر خراسان کو بعد آفرغانہ کثیرہ کے مرض زائد کا حق ہو کر آپس حکما وقت فکری ایک علاج کیے گا کوئی مفید دیندہ حکیم موصوف نے حکمت علیہ سے یہ علاج کیا کہ جب امیر صاحب حمام میں تھے اور اونکے پاس کوئی آدمی نہ تھا شمشیر بھنہ لیکر داخل حمام ہوا تاکہ اس کو قتل کرے۔ پس امیر صاحب خوف سے گریبان ہو کر حمام کے دیواروں پر چڑھنے لگے اور اسی حیلہ سے مرض متعسر العلاج سے نجات پائی۔ اور ایسا ہی علاج حکیم جبرئیل بن غشیو کا کینزک ہارون رشید کے لیے مشہور ہے کہ دونوں ہاتھ کینزک کے کشادہ رہ گئے تھے یہاں تک کہ اس کے جمع کرنے پر قادر نہ تھی۔ پس حکیم موصوف کو بعد معالجات عہدہ کے طلب کیا گیا حکیم صاحب نے اس کو ہارون رشید کو حضور میں کئی آدمیوں میں بولایا اور حکم دیا کہ آسان کی طرف نظر کرے۔ حکیم نے خبر اوسکا اڑا کھولنا چاہا مگر ہاتھ لگنے کے سبب جیسا کہ فرقہ عورتوں کو لازم ہے دونوں ہاتھوں کو شرمگاہ پر رکھ دیا۔ اس حکمت عملی سے مرض اوسکا دفعہ زائل ہو گیا۔ ایسا ہی ایک شخص مرض زمانہ میں کئی برسوں سے مبتلا تھا اتفاقاً اس کو سانپ نے کاٹنے کا قصد کیا اور مرض اس کے خوف سے دوڑا اور دفعہ مرض مذکورہ سے صحت یاب ہوا۔ اور وہ شمال حسین کسی نوع کا شک اور ریب نہوا اور تغیر عظیم مزاج میں دفعہ ظاہر حال عشاق ہے کہ ظلم اور جفا سے معشوق سے درجہ سقوط تک پہنچ گئے ہوں اور رتبت بھلاکت ہو گئی ہو۔ پس جب اس کو لکھا دیدار محبوب حاصل ہو دفعہ اصلی حالت پر عود کرتی ہیں اور فوراً اس کے مزاج میں اتفاقت نمودار ہو جاتی ہے۔ اور اکثر عاشق ناگمانی حضور معشوق سے سبب کثرت خوشی کے ہاک ہو جاتی ہیں و شہادنا من ہذا الباب اموراً منتزجاً بنفس من الازمان ہا۔ اور ایسا ہی زیادہ اور غیاب سبب کثرت خوشی کے مر جاتے ہیں۔ اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ بدن کو نفس سے کبھی ایسی تاثیر حاصل ہوتی ہے کہ تابع مزاج اور خلط کے نہیں ہوتے چنانچہ بعض آدمی

مہر پروردگار
 ہر حال نام
 اعراق اور
 اور بنام
 کامرستہ
 ملکہ در مرقم
 جس کو کی
 جگہ کو ملکہ
 نیرا یادوں
 سے چسپاں
 مانتوں کر
 راہ سے ہر
 ملکہ یعنی
 مرقم جلا
 علامہ
 شہزادہ
 ملکہ اور
 چسپاں
 سے کتا
 نفس اور
 از ملک
 بکثرت
 اس

اس قسم کے ہیں کہ جب جلال خدا میں تامل اور تفکر کرتے ہیں تو ان کے بدن میں قشعریرہ اور لرزہ سا ہو جاتا ہے۔ اور قرشی وغیرہ علماء سے منقول ہے کہ بعض زہاد اور عباد اکثر اوقات غلبہ خوشی اور طرب میں آکر اپنی آپ کو تنور گرم میں ڈال دیتے ہیں مگر ان کو سبب غلبہ خوشی کی حرارت آگ کی بالکل تاثیر نہیں کرتی یہاں تک کہ تنور بالکل سرد ہو جاتا ہے اور وہ ویسے کی ویسی ہی زندہ رہ جاتے ہیں۔ الغرض جب قدر نفس قوی ہوگا تاثیر اوسکی بدن میں بھی اوسی قدر قوی ہوگی چنانچہ بعض نفوس قویہ طاہرہ کو استفادہ قوت حاصل ہوتی ہے کہ اجسام عالم سفلی میں کسی قدر تصرف کر سکتے ہیں پس جب نفس سی بدن منفعیل ہوتا ہے ویسے ہی اجسام سفلی بھی اوس سے متاثر ہو سکتے ہیں چنانچہ ان کی دعا اور توجہ کی تاثیر سے مارا ہر جسم ہو جاتا ہے اور ہوا پانی سے بدل جاتی ہے۔ اور کبھی نفس خسیہ کو سبب تاثیر نفس کے ایسی قوت حاصل ہوتی ہے۔ اور اصابت بالعين یعنی چشم بدہی اسی قبیل سے ہے کیونکہ نفس دیکھنے والا کا چونکہ حد میں قوی ہوگا اسلئے وہ اپنی قوت حاسہ سے شے مرئی میں اثر کرے گا۔ اور کئی امور عجیبہ مضرہ بالابدان ہر ہونگے۔ و ہذا امر مشاہد مراراً۔ اور اسی قبیل سے ہے جو شخص کہ تصور صحت یا مرض کرے یہاں تک کہ یہ تصور اوسکے مزاج پر غالب اور متکمل ہو جاوے پس موافق اوسکی صحت یا مرض حقیقی منہ دکھاتا ہے۔ کیونکہ جب تاثیر نفس کی بدن میں مراتب مذکورہ صدر تک پہنچ گئی تو ایسے امور یعنی صحت و مرض کے ظاہر ہونے سے کونسا منہ ہو سکتا ہے اور اس قسم کی وارداتیں بہت دیکھی اور سنی گئی ہیں چنانچہ قصہ اطفال مکتب اور ملا کا جو کہ میلا نا درم رح نے اپنی مشنوی میں قلم بند کیا ہے اس باب میں مشہور اور معروف ہے کہ حکایت ایک مسلم مکتب لڑکوں کو تعلیم کرتا اور ان کو حاضر باشی میں سعی بجا لاتا تھا۔ ایک دفعہ لڑکے ہر روزہ حاضری مدرسہ سے تنگ ہو کر باہم مشورہ کنان ہوئے کہ بھائیوں کوئی ایسی تجویز نکالو جس سے چند روزہ مدرسہ سے رہائی ملے اس استاد کو نہ کبھی بیماری آتی ہے اور نہ کہین جاتا ہے ہمیشہ تندرست اور حاضر مکتب ہی رہتا ہے۔ اوہنیں سے جو ایک لڑکا دانا اور ہوشیار تھا یوں لب کشا ہوا کہ میں تم کو اس باب میں ایک عمدہ تدبیر بتاتا ہوں جس سے استاد فوراً بیمار ہو جائیگا اور میں چند روزہ رہائی لجاؤں گی۔ اور وہ یہ ہے کہ ایک لڑکا مکتب میں جا کر بعد بجا آوری تسلیات کے یہ عرض کرے کہ جناب کا مزاج آج بخیریت ہے کہ چھوڑ دیا کہ کچھ زور سا معلوم ہوتا ہے خدا جانے ہوازدگی کا باعث ہے یا بخار سے سرزد ہوا ہے۔ اس میں اکتبہ کسی قدر اوسی خیال پیدا ہو جائیگا۔ دوسرا اور تیسرا لڑکا علی ہذا اقیاس سبب بطرح کرے

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

اور ان سوس ظاہر کرین امید کامل ہے کہ گمان اوسکا یقین سے بدل جائیگا کیونکہ خیال جو قبل بھی دیوانہ ہو جاتا ہے۔ سب فی اوسکی اس نیک۔ ای پتہ افسرین اور شاہباش کی۔ اور تمام فی متفق ہو کر کہا کہ تو ہم سے ایک بڑا دانا اور ہوشیار لڑکا ہے بہتر ہے کہ اس کا رخیہ کو ذمہ لیکر تو ہی شروع کر دے اور سب کو سو گند اور قسم دی کہ کوئی اس راز نہ فتنہ کو ظاہر نہ کرے۔ علی الصباح سب طلبہ مکتب کے دروازے کے نزدیک اس امید پر جمع ہوئے کہ وہ دانا لڑکا مجوز اس تدبیر کا اگر ابتدا کرے۔ غرض کہ وہ لڑکا آیا اور مکتب میں داخل ہوا اور آداب شاگردانہ بجا لکھ کر دواؤں بیٹھ کر حال پرسان ہو کہ مزاج عالی کا کیا حال ہے آج چہرہ جناب کا کچھ زرد سا معلوم ہوتا ہے۔ استاد نے جواب دیا کہ بھائی میں تو ہر طرح راضی اور خوش ہوں مجھے کسی نوع کی تکلیف نہیں تو جا کر اپنا سبق یاد کر۔ استاد نے اگرچہ مرضی ہو نیکی نفی تھی لیکن اوسکے اس بیان سے کہہ قدر بغیر غم کا اوسکے دریای دل میں طہور لایا تھوڑی دیر گزری تھی کہ دوسرا طالب علم آیا اور آتے ہی مثل اول کے زبان پر لایا اس سے گمان استاد کا فی الجملہ زیادہ ہوا۔ ایسا ہی سب فی متفق ہو کر بے ہم اور متواتر وہی کہا جو اول نے کہا تھا اوس سے گمان اوسکا بہ نسبت سابق زیادہ ہوتا گیا یہاں تک کہ آخر اوس یقین ہو گیا کہ نہیں بھلا قیامت کبھی نہیں ہوگا کیا میرے شاگرد سب بھوٹے ہیں ایسا کبھی نہیں ہو سکتا ایک نہ سہی دوسہی۔ آوردل میں کہا کہ میری عورت کو مجھ سے محبت کامل نہیں کیونکہ میرا یہ حال اور اوسنے مجھے اطلاع تک نہیں کی اور نہ کچھ حال پوچھا ہے اپنے حسن کے غرور میں مست ہے اور میری کچھ پرواہ نہیں رکھتی اوس سے تو ہزار درجہ میرے طالب علم ہی اچھے اور خیر خواہ ہیں فوراً غصہ میں آکر گھر کو روانہ ہوا اور دروازہ زور سے کھولا لڑکے بھی آکر پیچھے جاتے تھے۔ عورت نے کہا میان خیر ہے آپ بہت جلد ہی تشریف لائے ہو خدا آپ کو سلامت رکھے بیان نے جواب دیا کہ شاید تو اندہی ہے مجھ کچھ نظر نہیں آتا میرے چہرہ کا حال دیکھ کہ کیسا ہو گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ تجھے دل میں مجھے کچھ نفاق اور بغض ہے ورنہ میں بخار بخار بر حال پڑا ہوں اور تو کہتی ہے کہ خیر ہے کیا میں اپنی حال سے ناواقف ہوں تجھے تو میری لڑکے ہی زیادہ تر خیر خواہ ہیں سچ ہے کہ عورتوں کی دوستی پر کیا بھروسہ ہے بیت بود بیوفائی سرشت زنانہ میاں موز کر دار زشت زنانہ آخر میان نے کہا کہ اگر تو اندہی اور بھڑکی گئی ہے تو تیرا اس میں کیا تصور میں تو اپنے حال میں لاچار ہوں۔ عورت نے کہا میان خفہ مست ہو جیسے میں آئندہ لاتی ہوں آپ اوس سے اپنے چہرہ کا حال ملاحظہ فرماؤں گا

۷۷
رہنمی
۷۸

بالکل خیر و عافیت ہے صرف اپکا وہم اور وسوسا ہے میان نے خفہ ہو کر کہا کہ اس قدر چالاکی کیوں کرتی ہے اور مجھے باتوں میں بہلاتی ہے میں تو جانتا ہوں کہ تجھ کو مجھے قدیم سے بغض اور عناد ہے۔ غرض کہ میان اور بی بی کے درمیان اس امر میں بہت گفتگو ہوئی آخر میان بسبب غلبہ مرض موہومہ کے بسترہ بچھو کر بیماروں کو طہرح پڑ گئے اور کہا کہ سر میرا گر ان ہو گیا ہے اور میں غلبہ کرتا جاتا ہے۔ آخر اسی وہم اور وسوسا میں بیماری کے خوف سے آہ و نالہ کرنا مثل حقیقی بیماروں کے شروع کیا اور مرض وہم میں سخت مبتلا ہوئی۔ طر فیکہ چون کا یہ افسوس تھا پیر کارگر ہو گیا اور استاد نے اپنی ایکو حقیقی بیمار تصور کر کے بچوں کو چپ دروزہ رخصت دیدی اور اوں کا مقصد دلی حاصل ہوا۔ اور قرشی نے اسی باب میں ایک اپنی حکایت بیان کی کہ مجھو درمیان سنی صبا کے استیقا طبعی لاشی ہوا اور تمام اطباء میری زندگی سے بائوس ہو گئے۔ اور میں نے بھی اپنے دل میں سمجھ لیا کہ یہ مرض عساج پذیر نہیں اب میں ضرور مر جاؤنگا اس لیے بکا علاج معالجہ چھوڑ کر زیادہ اور عباد کے خدمت میں حاضر ہونا شروع کیا وہ حضرت جمع ہو کر میرے پاس قرآن شریف پڑھا کرتے تھے اور اشعار اور آیات کو نعمات لذیذہ سے ادا کرتے تھے۔ اس سے مرض مذکورہ میں مجھی کچھ خفت معلوم ہوئی اور اطباء پر میرا ظن فاسد ہوا اور میں نے پرہیز تمام چھوڑ دئے۔ اطمینان اور میوجات وغیرہ سے جو کچھ بلجاتا کسیکو سنجھوڑتا تھا کہ میں نے اس سے اول ہی مجھے شفا ہو گئی۔ اور منقول ہے کہ اوسکے طبیب ہونے پر بھی حادثہ باعث ہوا تھا ورنہ اس سے پہلی اوسے طب کا مطلق شوق تھا کیونکہ اطباء پر ظن اوسکا فاسد ہوا تھا۔ اور اسی قبیل سے ہے کہ مکان تنگ پر چلنے سے وہ آدمی گر جاتا ہے کہ خیال میں گرنا منظور ہو ورنہ معنای دین کو جو رشن ہوا میں باندھ کر اوس پر چلتے ہیں مجھے خوف اور لذت نہیں خیاںچہ بازگیرکون اور نطون میں یہ امر مشہور ہے۔ باعث اوسکا فقط یہی کہ سبب مشق ہر روزہ کے گردناؤ کو ذہن میں متصور نہیں بخلاف فریق اول کے۔ الخرض تاثیر امور نفسی کو جو سو امور مذکورہ بالا کے ہیں یقیناً ثابت اور مستحق ہے اور تصورات اور ہوتا کو احداث حوادث مختلفہ میں دخل تمام ہے۔ غایۃ الامر یہ ہے کہ جب تقاضاے مقام اور مقصد خاطر محل کے صدور آثار کا درجوں میں متفاوت ہوتا ہے اور یہ بات ظاہر بلکہ اظہر ہے سمین کسی مع کا خفانہیں۔ اور نیز واضح ہو کہ جیسا بدن نفس سے منقل ہوتا ہے ویسا ہی نفس بھی بدن سے منقل ہوتا ہے فان کل من نفس والبدن تاثیر فی الآخر۔ اس لیے کہ جو مزاج او خلط بدن پر

۱۷۵
باب پنجم فصل سوم تصور انسانیہ کے بیان میں
مقرر معلوم
بالکل خیر و عافیت ہے صرف اپکا وہم اور وسوسا ہے میان نے خفہ ہو کر کہا کہ اس قدر چالاکی کیوں کرتی ہے اور مجھے باتوں میں بہلاتی ہے میں تو جانتا ہوں کہ تجھ کو مجھے قدیم سے بغض اور عناد ہے۔ غرض کہ میان اور بی بی کے درمیان اس امر میں بہت گفتگو ہوئی آخر میان بسبب غلبہ مرض موہومہ کے بسترہ بچھو کر بیماروں کو طہرح پڑ گئے اور کہا کہ سر میرا گر ان ہو گیا ہے اور میں غلبہ کرتا جاتا ہے۔ آخر اسی وہم اور وسوسا میں بیماری کے خوف سے آہ و نالہ کرنا مثل حقیقی بیماروں کے شروع کیا اور مرض وہم میں سخت مبتلا ہوئی۔ طر فیکہ چون کا یہ افسوس تھا پیر کارگر ہو گیا اور استاد نے اپنی ایکو حقیقی بیمار تصور کر کے بچوں کو چپ دروزہ رخصت دیدی اور اوں کا مقصد دلی حاصل ہوا۔ اور قرشی نے اسی باب میں ایک اپنی حکایت بیان کی کہ مجھو درمیان سنی صبا کے استیقا طبعی لاشی ہوا اور تمام اطباء میری زندگی سے بائوس ہو گئے۔ اور میں نے بھی اپنے دل میں سمجھ لیا کہ یہ مرض عساج پذیر نہیں اب میں ضرور مر جاؤنگا اس لیے بکا علاج معالجہ چھوڑ کر زیادہ اور عباد کے خدمت میں حاضر ہونا شروع کیا وہ حضرت جمع ہو کر میرے پاس قرآن شریف پڑھا کرتے تھے اور اشعار اور آیات کو نعمات لذیذہ سے ادا کرتے تھے۔ اس سے مرض مذکورہ میں مجھی کچھ خفت معلوم ہوئی اور اطباء پر میرا ظن فاسد ہوا اور میں نے پرہیز تمام چھوڑ دئے۔ اطمینان اور میوجات وغیرہ سے جو کچھ بلجاتا کسیکو سنجھوڑتا تھا کہ میں نے اس سے اول ہی مجھے شفا ہو گئی۔ اور منقول ہے کہ اوسکے طبیب ہونے پر بھی حادثہ باعث ہوا تھا ورنہ اس سے پہلی اوسے طب کا مطلق شوق تھا کیونکہ اطباء پر ظن اوسکا فاسد ہوا تھا۔ اور اسی قبیل سے ہے کہ مکان تنگ پر چلنے سے وہ آدمی گر جاتا ہے کہ خیال میں گرنا منظور ہو ورنہ معنای دین کو جو رشن ہوا میں باندھ کر اوس پر چلتے ہیں مجھے خوف اور لذت نہیں خیاںچہ بازگیرکون اور نطون میں یہ امر مشہور ہے۔ باعث اوسکا فقط یہی کہ سبب مشق ہر روزہ کے گردناؤ کو ذہن میں متصور نہیں بخلاف فریق اول کے۔ الخرض تاثیر امور نفسی کو جو سو امور مذکورہ بالا کے ہیں یقیناً ثابت اور مستحق ہے اور تصورات اور ہوتا کو احداث حوادث مختلفہ میں دخل تمام ہے۔ غایۃ الامر یہ ہے کہ جب تقاضاے مقام اور مقصد خاطر محل کے صدور آثار کا درجوں میں متفاوت ہوتا ہے اور یہ بات ظاہر بلکہ اظہر ہے سمین کسی مع کا خفانہیں۔ اور نیز واضح ہو کہ جیسا بدن نفس سے منقل ہوتا ہے ویسا ہی نفس بھی بدن سے منقل ہوتا ہے فان کل من نفس والبدن تاثیر فی الآخر۔ اس لیے کہ جو مزاج او خلط بدن پر

غالب ہوتی ہے اوس سے اخلاق مناسبہ نفس میں پیدا ہو جاتا ہے میں تمنا کہ جب جو یہ تمام سوداوی
بدن پر غالب ہوتی ہے تو نفس میں خوف اور وحش اور فکرا فاسد وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور جب خون
رقیق اور صاف بدن میں زیادہ ہو جاتا ہے تو خوشی اور زور و تندرستی اور طولِ اُسل وغیرہ ظاہر ہوتے ہیں۔ اور
جب حرارت مزاج یا صفراء غالب ہوتا ہے تو نفس شجاعت اور دلیری اور حرکت کی طرف مائل ہوتا ہے۔
اور جب طوبت یا بلغم بدن پر غالب ہوتی ہے تو نامردی اور کوئی غیر امور مناسبہ نفس میں سرزد ہوتی ہیں
باب ستم احتباس اور استفراغ کے بیان میں۔ پوشیدہ نہت کہ چٹھا قسم تہ
ضروریہ کا احتباس اور استفراغ ہے۔ یعنی مواد صالح کو بدن میں روکنا اور موادِ دیہ کو بدن سے
لگانا۔ کیونکہ جیسا بعض چیزوں کا بدن سے نکالنا ضروری ہے ویسا ہی بعض چیزوں کا بدن
رکھنا پھر لازم ہے اور اس میں دو فصلیں ہیں فصل اول وجہ ضرورت احتباس اور استفراغ میں
وجہ ضرورت استفراغ کی یہ ہے کہ بقاے بدن سواری غذا کے محال ہے اور یہ ظاہر ہی محتاج
بدلیل نہیں اور وجود ایسی غذا کا کہ تمام جوہر عنوسے تشکیل ہو جاوے بھی ناممکن۔ کیونکہ ہر قسم
میں کچھ نہ کچھ فضلہ باقی رہ جاتا ہے۔ چنانچہ فضلہ ہضم اول کا برازا اور فضلہ ہضم ثانی کا بول اور فضلہ
ہضم ثالث اور رابع کا عرق اور میل اور مٹی وغیرہ ہے۔ پس یہ فضلہ اگر بدن اور روح میں باقی
رہے اور اپنے وقت مقررہ پر خارج معین سے خارج نہ ہو تو باضرر و بدن میں فاسد ہو جاتا ہے
اور غذا سے جدید کہ اوس سے لپٹی وہ بھی بسبب فساد غذا سے اول کے فاسد ہو جائیگی اور آدمی
اوس سے ہلاک ہو جائیگا۔ پس جب تک کہ استفراغ نہ ہو اور کوئی صورت خلاصی کی نہیں۔
اس سے صاف ظاہر ہے کہ استفراغ کو حفظ صحت کے لیے از بس ضرورت ہے۔ اور وجہ خطر
احتباس کی یہ ہے کہ بدن میں ہمیشہ تخلیل ہوتی رہتی ہے۔ اس لیے جسم عوض یا تحلیل کا یہ وقت محتاج
رہتا ہے چونکہ استعمال غذا کا ہر وقت اور ہر آن میں غیر ممکن ہے اس لیے ضرور ہو کہ کسی قدر غذا
اعضا کے پاس بطور ذخیرہ کے رہے تاکہ جب تک غذا سے چیدہ وارد بدن نہ ہو تب تک غذا ذخیرہ
عوض یا تحلیل ہوتی رہے۔ پس اس سے صاف ثابت ہوا کہ احتباس مثل استفراغ کو منجملہ ضروریات
ہے۔ اس لیے حکیم علی الاطلاق نے استفراغ اور احتباس کو لیکر یہی سبب خلقت انسانی میں
و دیقت رکھیں اور ان کے حصول کے لیے قوی مختلفہ جنکا ذکر عنقریب آتا ہے فرمایا ہے۔
چنانچہ ہر ایک قوت اپنی اپنے کام میں شب و روز مشغول ہے جب کسی قوت میں کسی نوع کا قصور
سرزد ہوتا ہے تو خارج بدن سے واسطے احتباس یا استفراغ کے قوی کی اعانت کی جاتی ہے تاکہ

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰

اسباب بھی تشریحاً لکھے جاتے ہیں۔ محضی نرسہ کہ کبھی استفرغ کر لے ضعف قوت ماسکے باعث ہوتا ہے
 کیونکہ جب قوت ماسکے میں ضعف ہوگا فضلہ بند نہ کر سکے گا۔ اور کبھی شریعت قوت ماسکے اور دفعہ کر لے
 ہوتا ہے۔ باعث اسکایہ معلوم ہوتا ہے کہ جب ہضم قوی ہوگا تو فضلہ جلدی ہضم ہو کر استفرغ ہو جائیگا
 مگر یہ استفرغ بشرط عدم ضعف قوت دفعہ کے وقوع میں آتا ہے ورنہ در ضرورت ضعف دفعہ
 کے فضلہ باوصف تجویذ ہضم کے بند اور محتسب رہیگا۔ اور ایسا ہی جب دفعہ قوی ہوگا تو فضلہ
 سہولت دفع ہو جائیگا۔ اور کبھی باعث استفرغ کا عدم سدہ مجاری خروج فضلہ کا ہوتا ہے
 اسلئے فضلہ رقیقہ اور غلیظہ سہولت نکل جائیگا۔ اور کبھی موجب اوسکا رقت مادہ مستفرغہ کے
 ہوتی ہے اسلئے مادہ سبب قوت توام کے جلدی خارج ہو جائیگا۔ اور کبھی باعث اوسکا عدم
 لزوجت مادہ مستفرغہ کی ہے کیونکہ فضلہ سبب عدم لزوجت کے خلل اعضا میں تثبیت اور تسکین
 نہوگا۔ اور کبھی باعث اوسکا وجود جس حاجت براز ہے باعث عدم سدہ کو در بیان مراد
 اور امعا کے۔ کیونکہ جب صفرا اپنی اوجیہ سے گر کر امعا کو نذر کر دیکھا فوراً حاجت براز کی آجی
 کو محسوس ہو جائیگی اور فضلہ دفع ہو جائیگا۔ اور کبھی موجب اوسکا توجہ طبیعت کا سمت
 دفع فضلہ کے ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جب توجہ طبیعت کا طرف دفع فضلہ کے ہوگا اور غیر سمت طبیعت
 راغب ہوگی تو فضلہ کو ضرور جلدی نکال دے گی اور احتباس نہیں ہوگا۔ اور استفرغ مفروط
 بدن کو سرد اور خشک کرتا ہے کیونکہ خروج رطوبت کا افراط سے موجب تحفیف جرم ہوتا ہے
 اور چونکہ مادہ حرارت (یعنی رطوبت) مستفرغ ہو جائیگا اسلئے برودت بھی غالب ہو جائیگی
 ہاں اگر استفرغ مفروط نہ ہو اور معدلہ مستفرغہ بنم ہو تو استفرغ مفروط موجب تسکین ہوگا اور
 باعث تبرید۔ اور ایسا ہی اگر مادہ مستفرغہ سودا ہو تو موجب ترطیب بالعرض ہوگا کیونکہ فاعل مستفرغ
 ایک ضد سے دوسری ضد غالب ہوگی شگلا سودا جب کم ہو جائیگا خون غالب ہو جائیگا پس
 قلمت سودا سے غیر مفروط رطب بدن ہے محض نہیں ہو سکتی۔ اور نیز استفرغ مفروط موجب
 ضعف دل ہوتا ہے۔ اور کبھی استفرغ مفروط سے امراض الکلیہ مثل سدہ اور تشنچ اور کثرت از
 عارض ہوتے ہیں کیونکہ عروق کو بیوست مفروط حاصل ہوتی ہے۔ اور ایسا ہے احتباس مفروط
 باعث سدون اور عفونت اور تولد حیات اور قتل بدن اور کھوس اور سقوط خواہش طعام ہوتا ہے
 اور نیز احتباس مفروط سے استفراغ اور تشنچ رطب وغیرہ امراض کذا تیبہ عارض ہوتی ہیں اور یہاں
 حرارت غریزی نید ہو کر ناریہ کی طرف مسخیل ہو جاتی ہے۔ اور گا ہے سبب انقطاع حرارت غریزی کے

۱۷۹
 اسباب بھی تشریحاً لکھے جاتے ہیں۔ محضی نرسہ کہ کبھی استفرغ کر لے ضعف قوت ماسکے باعث ہوتا ہے
 کیونکہ جب قوت ماسکے میں ضعف ہوگا فضلہ بند نہ کر سکے گا۔ اور کبھی شریعت قوت ماسکے اور دفعہ کر لے
 ہوتا ہے۔ باعث اسکایہ معلوم ہوتا ہے کہ جب ہضم قوی ہوگا تو فضلہ جلدی ہضم ہو کر استفرغ ہو جائیگا
 مگر یہ استفرغ بشرط عدم ضعف قوت دفعہ کے وقوع میں آتا ہے ورنہ در ضرورت ضعف دفعہ
 کے فضلہ باوصف تجویذ ہضم کے بند اور محتسب رہیگا۔ اور ایسا ہی جب دفعہ قوی ہوگا تو فضلہ
 سہولت دفع ہو جائیگا۔ اور کبھی باعث استفرغ کا عدم سدہ مجاری خروج فضلہ کا ہوتا ہے
 اسلئے فضلہ رقیقہ اور غلیظہ سہولت نکل جائیگا۔ اور کبھی موجب اوسکا رقت مادہ مستفرغہ کے
 ہوتی ہے اسلئے مادہ سبب قوت توام کے جلدی خارج ہو جائیگا۔ اور کبھی باعث اوسکا عدم
 لزوجت مادہ مستفرغہ کی ہے کیونکہ فضلہ سبب عدم لزوجت کے خلل اعضا میں تثبیت اور تسکین
 نہوگا۔ اور کبھی باعث اوسکا وجود جس حاجت براز ہے باعث عدم سدہ کو در بیان مراد
 اور امعا کے۔ کیونکہ جب صفرا اپنی اوجیہ سے گر کر امعا کو نذر کر دیکھا فوراً حاجت براز کی آجی
 کو محسوس ہو جائیگی اور فضلہ دفع ہو جائیگا۔ اور کبھی موجب اوسکا توجہ طبیعت کا سمت
 دفع فضلہ کے ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جب توجہ طبیعت کا طرف دفع فضلہ کے ہوگا اور غیر سمت طبیعت
 راغب ہوگی تو فضلہ کو ضرور جلدی نکال دے گی اور احتباس نہیں ہوگا۔ اور استفرغ مفروط
 بدن کو سرد اور خشک کرتا ہے کیونکہ خروج رطوبت کا افراط سے موجب تحفیف جرم ہوتا ہے
 اور چونکہ مادہ حرارت (یعنی رطوبت) مستفرغ ہو جائیگا اسلئے برودت بھی غالب ہو جائیگی
 ہاں اگر استفرغ مفروط نہ ہو اور معدلہ مستفرغہ بنم ہو تو استفرغ مفروط موجب تسکین ہوگا اور
 باعث تبرید۔ اور ایسا ہی اگر مادہ مستفرغہ سودا ہو تو موجب ترطیب بالعرض ہوگا کیونکہ فاعل مستفرغ
 ایک ضد سے دوسری ضد غالب ہوگی شگلا سودا جب کم ہو جائیگا خون غالب ہو جائیگا پس
 قلمت سودا سے غیر مفروط رطب بدن ہے محض نہیں ہو سکتی۔ اور نیز استفرغ مفروط موجب
 ضعف دل ہوتا ہے۔ اور کبھی استفرغ مفروط سے امراض الکلیہ مثل سدہ اور تشنچ اور کثرت از
 عارض ہوتے ہیں کیونکہ عروق کو بیوست مفروط حاصل ہوتی ہے۔ اور ایسا ہے احتباس مفروط
 باعث سدون اور عفونت اور تولد حیات اور قتل بدن اور کھوس اور سقوط خواہش طعام ہوتا ہے
 اور نیز احتباس مفروط سے استفراغ اور تشنچ رطب وغیرہ امراض کذا تیبہ عارض ہوتی ہیں اور یہاں
 حرارت غریزی نید ہو کر ناریہ کی طرف مسخیل ہو جاتی ہے۔ اور گا ہے سبب انقطاع حرارت غریزی کے

مور مزاج بالو بدن پر غالب ہوتی ہے۔ اور کبھی احتباس مفرط سے بدن پر رطوبت غالب ہوتی ہے۔
 اور کبھی اس سبب خود یہ مواد یا حدت مادہ کے قفرق اتصال عارض ہوتا ہے اور بہ ہنسی بھی اس سے ظاہر
 ہوتی ہے۔ اور اورام اور شور کا بھی موجب بناتا ہے۔ اور عتال دونوں میں کہ ہر ایک اپنے وقت،
 حاجت میں واقع ہو طبعاً، اما اختیاراً موجب حفظ صحت بدن ہے۔ فصل دوم اقسام استفراغ کو بیان میں
 اور اس میں کئی انواع ہیں۔ چونکہ اس فصل میں اقسام استفراغ کے تشریح کو چاہیے۔ اس لیے اول طبعاً
 ہتید کے چند امور معتبرہ فی الابد استفراغ جو کہ علامت قد میں نے لکھے ہیں اور استفراغ میں اذکو ملحوظ
 رکھنا از بس ضروری ہے بیان کیے جاتے ہیں تمہید۔ مخفی نہ ہے کہ شروط مذکورہ ذیل کو ہر ایک
 استفراغ میں ملحوظ خاطر کرنا ضروری ہے اگر ایک بھی تفہود ہوگا تو استفراغ ممنوع ہوگا۔ امر اول
 امثالہ بدن مواد موزیہ سے ہے خواہ بحسب الکلیت ہو خواہ بحسب الکلیفہ۔ پس خلا بدن مواد موزیہ
 سے مانع استفراغ ہے تاکہ مواد صالح بدن سے خارج نہ ہو۔ امر دوم قوت جمیع قوی کی ہے
 یعنی حیوانی۔ نفسانی۔ طبعی۔ پس ضعف قوی مذکورہ کا مانع استفراغ ہے۔ مگر بعض اوقات میں
 خوف ترک استفراغ کا یہ نسبت ضعف قوت کے زائد ہوتا ہے لہذا اس صورت میں استفراغ
 ضروری ہے بعدہ تقویت معدہ کی مقویات مناسبہ اغذیہ اور ادویہ سے کرنی چاہیے۔ امر سوم
 لحاظ مزاج ہے۔ پس افراط حرارت اور یسوست اور افراط برودت اور قلت خون مانع استفراغ ہے
 ۔ امر چہارم۔ لحاظ سخیوہ ہے پس افراط لاغری اور خلل کما۔ اور ایسا ہی افراط موٹاپہ کا مانع
 استفراغ ہے۔ امر پنجم اعراض لازمہ ہیں پس بتعداد اسہال معدنی کی اور ایسا ہی قوت معیار
 کا مانع استفراغ ہے۔ امر ششم سن سال استفراغ ہے پس سن شیخوخت یعنی پیری اور سن طفولیت
 میں استفراغ ممنوع ہے۔ امر ہفتم وقت ہے۔ پس ایام نہایت سرد اور نہایت گرم میں استفراغ
 پنہا ہے۔ امر ہشتم۔ بلد اور مکان ہے پس نہایت سرد اور نہایت گرم شہروں میں استفراغ
 ناجائز ہے۔ امر نہم۔ پیشہ اور صناعیت استفراغ ہے پس جسکا پیشہ شدید تحلیل اور کثیر السعی
 ہو اسکو استفراغ ممنوع ہے جیسے مزدور حمام اور بانڈی اور کاری کش وغیرہ۔ امر دہم
 لحاظ عادت ہے پس جسکو عادت استفراغ کی ہو اسکو دوا قوی نہ کرنی چاہیے۔ اور جانا چاہیے
 کہ علاوہ امور مذکورہ بالا کے ہر ایک استفراغ میں پانچ امور مقصود ہوتے ہیں۔ امر اول یہ کہ بدن
 سے وہ خلط نکالی جاوے جو کہ کیفیت پاکیزہ سے اسکو اندیشی ہے یعنی حتی الوسع خلط غیر موزیہ
 بدن سے نہ نکالا جاوے۔ امر دوم یہ کہ اخراج مواد موزیہ کا مدد اور مقدرہ موجبہ بدن شدہ کرے

کشتی
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اور منفع اور غشی اور سین طاری نہو۔ لیکن طبیب اس امر میں حجت اور چالاک ہونا چاہیے ایسا نہو کہ
کثرت استفراغ سے ڈر کر استفراغ کو بند کر دے بلکہ جب تک استفراغ خلط ردیہ اور مادہ موزیکہ کا ہونا
اور مرض بھی برداشت اور تحمل کر سکتا ہے وہاں تک افراط سے ہرگز خوف نہ کرے۔ اور سوم یہ کہ
استفراغ اس وجہ سے ہونا چاہیے جس طرف مادہ کو میل ہو پس مادہ غشیان کاتے سے نکالاجاوے
اور مادہ مخص اور یخیش کا اسہال سے دفعہ کیا جاوے و علیٰ ہذا القیاس۔ امر چارم یہ ہے کہ مادہ
مستفرغہ مخرج طبعی سے نکالاجاوے چنانچہ اگر مادہ معدیہ کبد میں ہو تو اس کو اعضا مریہ بول سے
خارج کرنا چاہیے اور اگر مفرغہ کبد میں ہو تو اس کو امعاء سے نکالنا مناسب ہے۔ پس اگر اس کا خلاف کیا جاوے
تو امر طبعی کے مخالف ہوگا اور طبیعت اور دوامین باہم معارضہ دافع ہوگا۔ اور نیز مناسب یہ کہ جس عضو
کو طرف مادہ کو منتقل کیا جاوے اس سے خش اور ارزل ہو شکلاً اگر نزلہ ہو تو اس کو مادہ کوناک کی طرف انتقال
کر کے استفراغ کرنا مناسب ہے۔ یہ نہیں چاہیے کہ مواد نزلہ کو شش کی طرف مانگی کیا جاوے تاکہ نفث
اور تھوک سے استفراغ ہو کیونکہ اس میں شش کو خطر عظیم ہے۔ اور ضرور ہے کہ عضو منقول الیہ عضو
ماؤف کا شراک قریب ہونا کہ خروج مادہ کا سہل طور پر کیا جاوے مثلاً مادہ امعاء کا شانہ سے نہ خارج
کیا جاوے، جیسے باسلیق و امین ہاتھ کی امراض کبد کے لیے پس مادہ کبد کا قیصال کے راستہ
نہ نکالنا چاہیے۔ اور نیز اس امر کا لحاظ ضروری ہے کہ عضو منقول الیہ مادہ منتقلہ پر صابر اور تحمل ہو
اسی لیے مادہ نزلہ کو ریہ کی طرف انتقال نہ کرنا چاہیے ایسا نہو کہ مادہ چادہ نزلہ سے ریہ میں قسبح
ہو جاوے۔ امر پنجم یہ ہے کہ استفراغ بعد النفع ہو۔ پس نفع امراض مزمنہ طویلہ میں تو واجب ہے
اور امراض حادہ میں مستحب ہے ضروری نہیں ہاں اگر مادہ خبیثہ خروج پر مستعد ہو اور یہیں خوف ہے
کہ اعضا شریفہ اور رئیس پر گر کر اذیت کو فاسد کر لگا تو اس وقت مواد غیر نفعیہ کو استفراغ کریں۔
اس لیے کہ ضرر استفراغ مواد غیر نفعیہ کا بہ نسبت ضرر ترک استفراغ کے کمتر ہے۔ اور کبھی مادہ موزیکہ کو
عضو شریف سے عضو خفیس کی طرف منتقل کرتے ہیں اگرچہ عضو مجذب الیہ سے مادہ موزیکہ استفراغ
نہ کیا جاوے حصول الغرض المطلوب۔ جب محاجم بلا شرط اور ایلا م میں مادہ کو فوق سطح کی طرف
جذب کرتے ہیں یا دایم سے بائیں کو یا آگے سے پیچھے کو اور اس کا عکس ہے۔ اور جذب مادہ کا کبھی خلاف
جہت بعیدہ کی طرف ہوتا ہے اور کبھی خلاف جہت قریبہ کے جانب۔ مثلاً جبکہ صفحہ سے خون کثرت
سے جاری ہو پس ناکیر سے خون اس کا جاری کرنا جذب خلاف جہت قریبہ میں ہے۔ اور عروہ میں
بدن سے خون نکالنا خلاف جہت بعیدہ کی طرف جذب ہے کذا فی مختصر الکلیات اور جذب مادہ میں

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷

مفصل ہو جاتا ہے اور پانی کبد سے کلیتہً کو اور وہاں سے شانہ کو جاتا ہے لیکن قدری مائتہ خون میں پانی رہتی ہے جو کہ ساتھ خون کے اعضا میں جاتی ہی یہاں تک کہ خون اعتدال میں ملتا ہے۔ پس قدری پانی بزرگیہ عرق براہ مسلم تحلیل ہو جاتا ہے۔ اور پانی ریح افسقہ کرتا ہے یعنی پھر کبد میں اگر کلیہ میں پسونچتا ہے اور وہاں سے شانہ تک وصل ہوتا ہے اسلئے بول ہندی والدہ کارنگ وار ہوتا ہے اور کثرت عرق سے بول کم اور قلت عرق سے بول زیادہ ہوتا ہے۔ اور جب ہضم عروقی یعنی ہضم ثالث میں استحلا خون کا رطوبات ثانیہ سے ہوتا ہے تب رسوبات پیدا ہوتے ہیں اور یہ رسوبات مائتہ مصاحہ خون کے ہمراہ لگا کر وہ کیطرف مندرج ہوتے ہیں۔ پس بول سے مخلص ہو کر طہا ہوتے ہیں۔ اور سچی نزدیک رسوب فضلہ ہضم رابع کے ہیں لیکن یہ امر خلاف راستہ ہے۔ اور چونکہ اکثر بول کبد سے جا ہوتا ہے اور شانہ میں مدت دراز تک توقف کرتا ہے لہذا اولالت اسکی کبد اور اخلاط متولدہ فیہا اور شانہ پر نسبت اعضا باقیہ کے جیسے وہ عبور کرتا ہے اوصح ہے اور امراض سینہ اور دماغ اور جماع مفصل اور دل اور معدہ اور طحال پر منفی ہے۔ اور مزاج بول کا حسب مزاج حیوانات کو مختلف ہوتا ہے۔ اور رنگت بھی حسب طبع انکو کے متفاوت چنانچہ بیان تفاوت کا عنقریب فائدہ مستفاد میں آتا ہے۔ انسانوں میں بول کو صحت کی علامت یہ ہے کہ انسان جوان معتدل مزاج میں رنگت پیشاب کی زرد مائل بسرخی ہوتی ہے اور بہت رقیق مانند پانی کے اور بہت غلیظ مانند بول گدھ کے اور زیادہ بوداؤنیں ہوتا مگر ہمیں شرط یہ ہے کہ رنگ دار چیز نہ کھائی ہو چنانچہ بقولات اور ترکیاری کما فی سے فارورہ میں سبزی بوداؤں ہوتی ہے۔ اور عفران یا سنا یا خیار شبنہ یا شرب کہ استعمال سے زردی یا سرخی مثل اجڑا سے ناکولہ کے ظہر ہو جاتی ہے اور جماع خواہ مقرون یا نزال ہو یا نہو مغیر لون بول ہے۔ اور سقے اور اسہال بھی بدستور ہیں۔ اور خواہ وغیرہ رنگ دار چیزوں کا استعمال نہ کیا گیا ہو۔ اور خواب کے بعد پانی نہ پیا ہو۔ اور صبح کو پیشاب کیا ہو یعنی تمام رات کا بول ہو اور جس بول نہ واقع ہو اچھا اور بیماری اور بھوکھ اور سقے اور غصہ اور جماع اور دیگر حکایت متعبہ اور شرباب وغیرہ امور مغیر لون بول سرد و نہو سے ہوں۔ اور پانی پئی ہو مگر سے بہت کم اور بہت زیادہ نہو۔ اور تھوڑی دیر قبل بول کے کچھ پیا کھایا نہو۔ اور مداریت کا بھی استعمال نہ کیا گیا ہو۔ پس اگر بول آدمی خلوات صفات مذکورہ بالا کے ہو بغیر مزاج صحیح کی علامت ہے۔ عورتوں کا بول نسبت مردوں کے غلیظ اور سفید ہوتا ہے۔ اور بول مردوں کا ہلانے سے مکدومین ہوتا خلوات عورتوں کے۔ اور ابتدائے حمل میں پیشاب پتلا ہوتا ہے۔ اور آخر ایام میں سرخی لاتا ہے اور ہلانے سے مکد ہوتا ہے۔ اور

[illegible]

نفاس کے اکثر اوقات بول مائل بسیا ہی ہوتا ہے۔ اور بول اطفال شیرخوارہ قدر مائل سفیدی ہوتا ہے۔ اور بول اطفال نابالغ جوانوں سے غلیظ تر ہوتا ہے مگر اطفال شیرخوارہ کا بول قابل اعتبار نہیں کیونکہ اس کے بول میں مائیت دودھ کی بیشتر ہوتی ہے۔ ہاں بعد ایک برس کے اعتبار کے لائق ہے۔ اور سائرس کے بعد بخوبی ممکن الاعتبار ہے۔ اور بول ضعیف شخصوں کا سفید اور رقیق ہوتا ہے فائدہ اس بیان میں کہ بول انسان کو اور بولوں سے جو کہ اس کے مشابہ ہیں کس طرح سے تمیز کیا جاوے اور معرفت آدمی کے سبب ظہور انسانی کے طبیب کو نافع اور سودمند ہے۔ واضح رہے کہ جن چیزوں کی آدمی کو بول سے اشتباہ پڑتی ہے دو قسم ہیں۔ قسم اول اشیاء سیالہ ہیں جیسے مار لٹل اور کنبجین اور آب وغیرہ اور مار انہیں اور آب کا نام وغیرہ اشیاء سائلہ متکوہ۔ فرق کلی بول آدمی اور اشیاء مذکورہ میں یہ ہے کہ بول آدمی کو جب نزدیک لاوین غلیظ تر معلوم ہوتا ہے اور جب دور لیجاوین صفا معلوم ہوتا ہے بخلاف دیگر اشیاء سیالہ کے کہ وہ اس کے برخلاف ہیں۔ ماسوائے اس کے کنبجین اور مار لٹل کو لازم ہے کہ جب شیشہ بول کو اونچا کرین تو شیشہ کے مانند اونکاتہ نشین معلوم ہوتا ہے اور درمیان شیشہ کے کچھ بادل سا معلوم ہوتا ہے اور جگہ مار لٹل کی زر معلوم ہوتی ہے۔ اور ایک ایک کا خاصہ ہے کہ نفل اس کا شیشہ کے ایک جانب میں معلوم ہوتا ہے اور نفل بول کا درمیان شیشہ کے ہوتا ہے قسم دوم بول اور حیوانوں کا ہے مگر فرق درمیان بولوں کے جب معلوم ہو سکتا ہے کہ بول حیوانوں کی صفات اول معلوم ہو جاوین اسے سمجھ سکے صفات بول اون حیوانوں کے قلم بند کئے جاتے ہیں جو کہ ہمارے شہرون میں پائے جاتے ہیں۔ اگرچہ بعض بول انسان کے بول سے شدید الاشتباہ ہیں اور امتیاز اس کے درمیان مشکل ہے لیکن اگر کوئی زیادہ تجربہ کرے تو غور اور مائل سے فرق دریافت ہو سکتا ہے۔ جانتا چاہیے کہ بول گدھے کا فارورہ میں غلیظ تر اور سفید تر معلوم ہوتا ہے گویا چربی پگھلی ہوئی ہے۔ اور بول دواب اور گھوڑے کا گدھے سے مشابہت رکھتا ہے لیکن اس سے رقیق ہوتا ہے اور خیال میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نصف بالاسے اس کا صاف اور نصف زیریں اس کا گدلا ہے۔ اور بول اسٹیر کا زرد مائل بسیا ہی ہوتا ہے اور درمیان اس کے روئی کو مانند کچھ نظر آتا ہے اور کھٹ دار نہیں ہوتا۔ اور بول گوسفند زردی مائل ہوتا ہے اور آدمی کے بول سے قریب ہوتا ہے لیکن اس میں قوام نہیں ہوتا اور رسوب اس کا مثل روغن یا نفل روغن کے ہوتا ہے۔ اور بول ہرن کا مشابہ بول گوسفند اور آدمی کے ہوتا ہے لیکن اس میں قوام اور نفل نہیں ہوتا اور بول گوسفند سے صاف تر ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ اگر فارورہ دیر تک پڑا رہے گا تو اس کا کچھا

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

معتبر نہیں۔ لکھا ہے کہ چھ گہری کے بعد بول اعتبار سے گزر جاتا ہے۔ اور شیخ کو نزدیک تو صرف ایک گہری کے بعد قابل اعتبار نہیں رہتا۔ اور بول ایام کرما میں قوی اور ایام سردا میں غلیظ ہوتا ہے۔ طبیب کو لازم ہے کہ امور متذکرہ صدر کو ملحوظ رکھے۔ اور جو صاحب غذا رات کو کھائوین اور ذکو فائدہ کریں اور ذکو یہ وقت شام حکم صبح کا رکھتا ہے اور نکا بول شام کو ملاحظہ کریں۔ اور کم سے کم فاصلہ درمیان بول اور تناول غذا کے بارہ ساعت یعنی چار پھر قریب ہونا چاہیے۔ اور قارورہ فراخ ہونا ضرور ہے تاکہ تمام بول اوسمین سما جاوے۔ اور کسی قدر خالی بھی رہے تاکہ حرکت دینے سے بول خارج نہو۔ اور بول سے اول قارورہ کو دھونا اور صاف کرنا مناسب ہے۔ اور بول اول قارورہ ہی میں کرنا چاہیے یعنی کسی اور برتن میں بول کر کے بعد قارورہ میں نہ ڈالا جاوے جیسا عوام کی عادت ہے انتباہ جب حاجت بول کی محسوس ہو تو اوس سے جلد فارغ ہونا چاہیے کہ جس فضلاست کا بہت ضرر رکھتا ہے اور قرشی نے لکھا ہے کہ بعض فقہائوں نے سبب اشتغال بحبث اور مشاغلہ کے جس بول کیا تھا اسلیں عانہ اور ران سے بول اور نکا خارج ہوا اور اوسے روز ہلاک ہوئے۔ اور ایک شخص نے جس بول کیا تھا اوسے فطن سے کئی جگہ سے بول نکلا اور بعد کچھ مدت دراز تک زندہ رہا جب اوسکو حیات بول کی ہوتی تو اول فطن سے خارج ہوتا بعد بھر بھی مقاد سے باہر آتا۔ اور شناخت حال بدن کے بول سے شیخ اور تمام متاخرین کے نزدیک سات قسم پر ہے۔ اول رنگ دوم قوام سوم مقدار کدورت۔ چہارم رایجہ۔ پنجم تہلہ۔ ششم رسوب۔ ہفتم مقدار۔ یہ ساتوں بول کے اجناس ہیں۔ اور بعض اطباء نے دو جنین اور بھی زائد کی ہیں۔ جنین لمس۔ اور جنین طعم۔ وقال الشيخ قدس سرہ الشافعی علی الاطباء اور بعضوں نے جنین سہولہ اور عسر خروج بول کو بھی انہیں شمار کیا ہے و لکن مذکرہ اشیعہ رح قسم اول۔ رنگ کے بیان میں۔ معلوم کرنا چاہیے کہ نزدیک اطباء کی رنگ بول کے پانچ ہیں۔ اول زرد۔ دوسرا سرخ۔ تیسرا سبز۔ چوتھا سیاہ۔ پانچواں سفید۔ لیکن مسیحی لکھتا ہے کہ اصول انوان بول کے حسب تعداد اخلاط کے چار ہیں۔ زرد۔ سرخ۔ سفید۔ سیاہ۔ اور سبز چونکہ فی الحقیقہ مرکب ہے اسلیں اصول میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اور یہ رنگ اصلی ہیں باقی اونسکے درجات اور طبقات ہیں چنانچہ رنگ لؤل کے چار درج ہیں اول اصفر جبکہ کو بتنی کہتے ہیں۔ ایسا بول بردت مزاج پر دلالت کرتا ہے۔ دوم اترجی درجہ اول سوسمین زردی زائد ہوتی ہے ایسا قارورہ صحت اور اعتدالی بدن کی علامت ہے۔ سوم اشقر اسمین زردی بسرخی مائل ہوتی ہے ایسا قارورہ حرارت مزاج پر دلالت ہے۔ چہارم نارنجی اسمین نسبت

بہرانی سا
یکہ دہا
بختا اور کو
نکلیہ فطن
عہ اور شیخ
سے نکلیہ فطن
بختا اور کو
یکہ دہا
بہرانی سا

بہرانی سا
یکہ دہا
بختا اور کو
نکلیہ فطن
عہ اور شیخ
سے نکلیہ فطن
بختا اور کو
یکہ دہا
بہرانی سا

اشقر کی حرارت اور سرخی زائد ہوتی ہے۔ پتہ نارسی زردی اوسکی مشابہ رنگ اش کی ہوتی ہے۔ لیو
 قارورہ میں بہ نسبت نارنجی کے حرارت اور سرخی زیادہ ہوتی ہے۔ ششم احمد ناصع اس میں سرخی اور حرارت
 بہ نسبت نارسی کے زائد ہوتی ہے۔ اور رنگ دوم کے تین درجہ ہیں۔ درجہ اول مائیت اس میں سرخی تھوڑی ہوتی
 اور قریب سفیدی ہوتا ہے۔ دوم دردی یہ رنگ اوسکا گل سرخ کی ہر رنگ ہوتا ہے اس میں بہ نسبت اول کے
 سرخی زیادہ ہوتی ہے۔ سوم احمر قافی وا قتم ان دونوں میں فرق اس قدر ہے کہ احمر قافی میں سرخی زیادہ
 ہوتی ہے اور احمر قتم میں سرخی مائل سیاہی ہوتی ہے۔ اور یہ تمام رنگ غلبہ حرارت اور خون پر ولایت
 کرتے ہیں الا نارسی میں بہ نسبت احمر کے حرارت زیادہ ہوتی ہے لان الصفر اشد حرارۃ من الدم۔
 اور کبھی رنگ بول کا باوصف برودت کے سرخ ہوتا ہے جیسے فالج اور سوء القیئہ میں یا بسبب درود کے
 کہ آلات بول میں ہو جیسے تولنج میں۔ سوم رنگ کے چار درجہ ہیں۔ اول فستقی۔ اوسکی سبزی مائل
 رنگ پستہ کے ہوتی ہے۔ ایسا قارورہ صفر اور سودہ کی آمیزش پر دال ہے۔ اور درستی کے
 نزدیک احراق صفر اور کی دلیل ہے۔ دوم نلنجی اس میں رنگ مشابہ نیل کے ہوتا ہے۔ اور سبزی
 بہ نسبت فستقی کے زائد ہوتی ہے۔ اور یہ دونوں رنگ برودت مزاج پر دال ہیں۔ اور جب بول
 فستقی اور نلنجی لڑ کون کو آوے تو فالج اور تشنج کی خبر دیتا ہے۔ سوم زنجاری اس میں لگ قارورہ
 کا زنجاری ہوتا ہے اور سبزی اوسکی مائل سفیدی ہوتی ہے۔ چہارم کراشی یہ رنگ مشابہ
 گندنا کے ہوتا ہے۔ اور یہ دونوں رنگ کثرت حرارت محرقہ پر دلالت کرتے ہیں۔ ان دونوں
 فوق یہ ہے کہ زنجاری بسبب شدت حرارت کے مائل سفیدی ہوتا ہے بخلاف کراشی کے۔ اور یہ حالت
 ہلاکت مرض پر دلالت کرتی ہے۔ اور چونکہ رنگ کا یہ حال ہے کہ اگر اس میں زردی مع راتھ قویہ
 کے ہوگی تو موجب اوسکا احراق صفر ہوگا۔ اور اگر اس میں سیاہی ہوگی اور راتھ نہ ہوگا تو باعث
 اوسکا جمود ہوگا۔ اور تشیل اوسکی یہ ہے کہ جب کسی پھل کو سردی زیادہ پہنچتی ہے تب وہ سیاہ
 ہو جاتا ہے۔ اور کبھی مباحث خروج مادہ سوداویہ کے مخرج بول سے بول سیاہ ہوگا جیسا بحر
 امراض سوداویہ اور اعلاطی طحال میں ہوتا ہے بشرطیکہ روز بجران ہو اور معند ابول کثیر لمقدار
 ہو۔ اور مراتب اس کے چار ہیں۔ اول زعفرانی ہوتا ہے کہ سیاہی مائل ہو اور یہ احراق اور تشیل
 صفر اور یورقان پر دلالت کرتا ہے۔ دوم احمر قتم یعنی نہایت سرخ کہ سیاہی مائل ہو دلیل
 غلبہ خون اور اوسکی احراق کی ہے سوم وہ ہے کہ سبزی سے حاصل ہو اور یہ صرف سودا
 کی علامت ہے۔ چہارم وہ کہ سفیدی سی ماخوذ ہو اور یہ غلبہ بلغم پر دال ہے۔ اور بول سوداویہ

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

و غلطی میں آجیان۔ اور بول غلیظ کثرت اخلاط اور عدم نفع پر دل ہے یا افراط نفع یا افکار ورم یا انفضال۔ سد و ن
کی دلیل ہے اور اگر غلظت بول کی بتدریج کم ہو تو علامت حسن ہے۔ اور اگر تھادی ہو خصوصاً حییات حادہ میں تو
علامت بد ہے۔ بول صحت بل انعام تھادی نفع کی دلیل ہے اور یہ علامت محمود ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ مادہ کثیر زیاد
احیاء نامی۔ اور کم نامی بول کا علامت رورہ ہے قسم سوم صاف اور گد سل بول کے بیان میں۔ بول صاف
وہ ہے کہ تشابہ الاضرب ہو اور نگاہ او کی بار جاتی ہے۔ یہ نفع مواد اور سکون اخلاط پر دلالت کرتا ہے۔ اور
کہ لا اسکوتیک کہ صاف کو بخلاف ہو۔ اور یہ عدم نفع ازبہ اخلاط کی دلیل ہے اور نیز سقوط قوت اور عدم
بالطبیعی علامت ہے۔ اور در بیان گدرا و غلیظ کے فرق یہ ہے کہ غلیظ میں برابر ہی توام کی ہوتی ہے بخلاف گدرا
اور کثیر غلیظ غلیظ مثل سفیدی تشبہ کے صفا ہوتا ہے۔ اور اکثر صداع یعنی میں بول گدرا ہوتا ہے۔ آجیا بول اگر
ہمیشہ آوے تو نوبت وجود وغیرہ یعنی سرسام یعنی کما ہوتا ہے۔ اور جو بول گدرا چند روز تک ایسا آوے کہ
اوسمین کسی عضو کا رنگ پایا جاوے تو دریافت کرنا چاہیے کہ اوس عضو میں ذوبان ہے۔ اور اگر قارورہ میں
بول بار چوٹان سا نظر آوے تو دلیل زیادتی مرض کی اور علامت بد ہے قسم چارم بول اور نہ بد ہو بول
بیان میں۔ اسکی متن قسم ہیں۔ ایک ذی الرائحہ اور وہ یہ ہے کہ حسین بولانی جاوے دوم عظیم الرائحہ حسین بول نہ پانی
جاوے سوم معتدل الرائحہ حسین رائحہ اور عدم رائحہ مساوی ہوں۔ بول ذی رائحہ کی چار قسمیں ہیں اول قلیل الرائحہ
دوم تامض الرائحہ سوم حلو الرائحہ۔ چارم شتن الرائحہ۔ اور شتن الرائحہ دو طور پر ہے اول یکہ لیسند ریادی
عقونیت اخلاط کے ہو پس یہ بد ہو اگر ہمیشہ رہے تو امراض عقنہ پر مثل حییات کے دلیل ہے۔ دوم کثیر غشا قروح
یا خارش الکات بول کے ظاہر ہو۔ اور یہ اکثر تشابہ میں ہوتا ہے اور ان دونوں میں امتیاز یہ ہے کہ جب بول
سبب قروح یا خارش تشابہ کے ہوگی عضو منفرد میں درد ہوگا۔ اور بول کے ساتھ ریم اور چھلکے سے خارج
ہونگے۔ اور اگر عقونیت اخلاط سے بول میں بد ہوگی تو حسب قوت اور ضعف مرض بد ہو کم پیش ہوتی جاتی
بخلاف اوسکو جو سبب قروح یا خارش کے ہوگی۔ اور تیرش رائحہ غلبہ حرارت غریبہ پر اور شیرین رائحہ
غلبہ رخن پر دلالت کرتا ہے۔ اور قلیل الرائحہ ضعف حرارت غریبی اور ہر دت مزاج کی علامت ہے۔
اور بول عظیم الرائحہ محمود اور ضامی اخلاط پر دل ہے اور یہ اکثر سبب سقوط قوت کے ہوتا ہے۔ اور معتدل الرائحہ
نفع مادہ کی علامت ہے اور یہ حالت صحت میں ہوتا ہے۔ سوا اسکو اور بھی اقسام ہیں جیسے حریف الرائحہ
اور ذمیم الرائحہ۔ حریف الرائحہ وہ جسکی بوتیز ہو اور وہ دلیل فساد صفرائی کی ہے اور ذمیم الرائحہ وہ ہے
حسین گوشت کیسی ہو ہو اور وہ فساد رطوبات کی علامت ہے قسم پنجم زبد یعنی جھاگ بول کے بیان میں
قارورہ پر اگر گھٹ ہو تو تصور کرنا چاہیے کہ مادہ اوسکا رطوبت کثر اخلاط سے ہے اور فاعل اوسکا

۷

چونکہ

مخفی

اور عسلہ

مطالعہ کر کے

یعنی

جگہ

جگہ

جگہ

جگہ

جگہ

جگہ

جگہ

جگہ

جگہ

جگہ

جگہ

جگہ

جگہ

جگہ

جگہ

و غلطی میں آجیان۔ اور بول غلیظ کثرت اخلاط اور عدم نفع پر دل ہے یا افراط نفع یا افکار ورم یا انفضال۔ سد و ن
کی دلیل ہے اور اگر غلظت بول کی بتدریج کم ہو تو علامت حسن ہے۔ اور اگر تھادی ہو خصوصاً حییات حادہ میں تو
علامت بد ہے۔ بول صحت بل انعام تھادی نفع کی دلیل ہے اور یہ علامت محمود ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ مادہ کثیر زیاد
احیاء نامی۔ اور کم نامی بول کا علامت رورہ ہے قسم سوم صاف اور گد سل بول کے بیان میں۔ بول صاف
وہ ہے کہ تشابہ الاضرب ہو اور رنگاد او سکی بار جاتی ہے۔ یہ نفع مواد اور سکون اخلاط پر دلالت کرتا ہے۔ اور
کہ لا اسکوتیکہ کہ صاف کو خطا نہ ہو۔ اور یہ عدم نفع ازبہ اخلاط کی دلیل ہے اور نیز سقوط قوت اور نرم
یا مٹی کی علامت ہے۔ اور در بیان گدرا و غلیظ کے فرق یہ ہے کہ غلیظ میں برابر ی توام کی کہ جاتی ہے بخلاف گدرا
اور کثیر غلیظ مثل سفیدی تشبہ کے صفا ہوتا ہے۔ اور اکثر صداع یعنی میں بول گدرا ہوتا ہے۔ آجیا بول اگر
ہمیشہ آوے تو نوبت وجود وغیرہ یعنی سرسام یعنی کا ہوتا ہے۔ اور جو بول گدرا چند روز تک ایسا آوے کہ
اوسمین کسی عضو کا رنگ پایا جاوے تو دریافت کرنا چاہیے کہ اوس عضو میں ذوبان ہے۔ اور اگر قارورہ میں
بول بار چوٹان سا نظر آوے تو دلیل زیادتی مرض کی اور علامت بد ہے قسم چارم بول اور نہ بد ہو بول
بیان میں۔ اسکی متن قسم ہیں۔ ایک ذی الرائحة اور وہ یہ ہے کہ حسین بولانی جاوے دوم عظیم الرائحة حسین بولہ پانی
جاوے سوم معتدل الرائحة حسین رائحة اور عدم رائحة مساوی ہوں۔ بول ذی رائحة کی چار قسمیں ہیں اول قلیل الرائحة
دوم تامض الرائحة سوم حلو الرائحة چارم شتن الرائحة اور شتن الرائحة دو طور پر ہے اول یکہ لیسند ریادی
عقوننت اخلاط کے ہو پس یہ بد ہو اگر ہمیشہ رہے تو امراض عفنہ پر مثل حییات کے دلیل ہے۔ دوم کثیر غشا قروح
یا خارش الکات بول کے ظاہر ہو۔ اور یہ اکثر تشابہ میں ہوتا ہے اور ان دونوں میں امتیاز یہ ہے کہ جب بول
سبب قروح یا خارش تشابہ کے ہوگی عضو منفرد میں درد ہوگا۔ اور بول کے ساتھ ریم اور چھلکے سے خارج
ہونگے۔ اور اگر عفنہ تشابہ اخلاط سے بول میں بد ہوگی تو حسب قوت اور ضعف مرض بد ہو کم پیش ہوتی جاتی
بخلاف اوسکو جو سبب قروح یا خارش کے ہوگی۔ اور تیرش رائحة غلبہ حرارت غریبہ پر اور شیرین رائحة
غلبہ رخن پر دلالت کرتا ہے۔ اور قلیل الرائحة ضعف حرارت غریبی اور ہر دت مزاج کی علامت ہے۔
اور بول عظیم الرائحة محمود اور ضامی اخلاط پر دل ہے اور یہ اکثر سبب سقوط قوت کے ہوتا ہے۔ اور معتدل الرائحة
نفع مادہ کی علامت ہے اور یہ حالت صحت میں ہوتا ہے۔ سوا اسکو اور بھی اقسام ہیں جیسے حرف الرائحة
اور ذمیم الرائحة۔ حرف الرائحة وہ جسکی بوتیز ہوا درودہ دلیل فساد صفرائی کی ہے اور ذمیم الرائحة وہ ہے
حسین گوشت کیسی ہو ہوا درودہ فساد رطوبات کی علامت ہے قسم پنجم زبد یعنی جھاگ بول کے بیان میں
قارورہ پر اگر گھٹ ہو تو تصور کرنا چاہیے کہ مادہ اوسکا رطوبت کثر اخلاط سے ہے اور فاعل اوسکا

۷

چونکہ

مخفی

اور عمدہ

مطالعہ کرنا

یعنی

جگہ اختیار کرنا

یہ ہے

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

ہیں وہ یا حسب اللون ہونگے جیسے اشقر یا اسود۔ اور یا بموجب توام جیسے صفائی۔ قشوری۔ شیشی۔
 کرینی۔ نخیلی۔ پسی۔ مدی۔ مخاطی۔ رملی۔ اور اعلیٰ نے شرح قانون میں لکھا ہے کہ سوب غیر طبعی کے
 جوہر قسم میں اور تفصیل مع فوائد قانون میں ہے قدرے اڑان اسلکھ بیان ہوا ہے۔ انہیں سے زحلا
 رسوب طبعی کے تمام سے راسب بدر بعد متعلق بعد غمام ہیں۔ مگر اگر تعلق بسبب ریح کے ہو پس ثبوت
 غمام تمام سے ردی تر ہے بعد اوشک متعلق ردی ہے۔ اور رسوب غیر طبعی یا فضلاء اخلاط غیر طبعی سے ہونگے اجزا
 اعضا سے مفصل ہو کر پس اگر سرخ ہو وین تو گردہ اور جگر سے ہونگے اور اگر سفید ہو وین تو شانہ سی ہونگے۔
 یا ٹیکلئے اعضا۔ اصلہ سے۔ اور دسمی گھلنے شحم اور سین سے اور ردی پوٹھنی قرح اور دم سے اور مخاطی خلط
 غلیظ سے اور رملی اگر سرخ ہو وین تو گردہ سے اور اگر زرد اور سفید ہو وین تو شانہ سے ہونگے۔ اور رسوب
 استدلال کسی طرح کیجاتی ہے۔ اول اوسکی جوہر سے ایزیدہ قسم پر ہے طبعی اور غیر طبعی جیسا بیان
 ہو چکا ہے۔ دوم اوسکے مکان سے اسکی تین قسم ہیں۔ غمام متعلق راسب۔ غمام قلت نفع اور کثرت ریح
 پردالامت کرتا ہے اور متعلق نفع متوسط پردال ہے۔ اور راسب بیان ہوا ہے کہ اگر طبعی ہوگا علامت نیک
 اور اگر غیر طبعی ہوگا علامت بد ہے کیونکہ یہ استحکام سب پردال ہے۔ سوم اوسکی وضع سے پس علامت
 اور استواء رسوب محمود کا دلیل نیک ہے اور رسوب مذموم اسکا عکس ہے۔ اور پرگندہ ہونا اوزلکا ضعف
 ہضم اور کثرت ہضم پردال ہے۔ چہارم اوسکی ہیئت سے۔ پس شدت امتزاج اوسکا بول سے اسپردال
 کرتا ہے کہ رسوب مذکورہ کبد اور اوسکے حوالی سے ہیں اور اگر بول سے متمیز اور غیر متمیز ہوں تو اسکی
 علامت ہے کہ شانہ اور اوسکی حوالی سے ہیں۔ پنجم اوسکی زمان سے کیونکہ اگر بول کچھ دیر تک پڑا رہے
 تو اوسمیں رسوب پیدا ہوتے ہیں پس اگر جلد ظاہر ہوں تو دلیل ہضم جدید کی ہے۔ اور اگر جلدی ظاہر نہ ہوں
 تو دلیل اوسکے خلاف کی ہے۔ اور عدم رسوب یا بسبب عدم نفع کے ہو کر یا باعث سد وں مجاری بول کے
 یا بموجب قلت ادہ کے ہونگی۔ علاوہ یہ ہے کہ رسوب ندرستون اور لاغزون میں خصوصاً اوسین جزیت
 کرین کم ہوتے ہیں۔ اور رضون اور فریدہ لون اور شمعین میں زیادہ ہوتے ہیں۔ اور رسوب مدی اور
 لغم میں مابہ الامتیزا بہ ہے کہ رسوب مدی میں بدبو ہوتی ہے اور قرح دم ورم اور سہولت اجتماع اور تفرق
 کا بھی اسکی علامت ہے۔ ہند کے طریقہ پر بول دیکھنے کے مجمل طور یہ ہے کہ پیشاب پیالہ میں ڈال کر کے اوسپر
 ایک قطرہ تیل کا پٹکائیں اگر قطرہ بول پر پھیلا جاوے تو خون اور صفرا کا فساد ہے اور اگر تیل اوسپر سرخ
 باقی رہے تو علامت بد ہے اور اگر قطرہ نیچے پیشاب کے چلا جاوے موت کی علامت ہے۔ اور اگر قطرہ
 میں سوراخ ہو جاوے وہ بھی علامت موت ہے۔ اور اگر قطرہ پیشاب میں چڑا ہو جاوے صحت کی نشانی ہے

بغیر رنگ

مفہوم

مفہوم

مفہوم

مفہوم

مفہوم

مفہوم

مفہوم

مفہوم

مفہوم

مفہوم

مفہوم

مفہوم

مفہوم

مفہوم

مفہوم

اور اگر قطرہ مگرہ ٹکڑ ہو جاوے تو بیماری طول پکڑیگی۔ اور اگر بوائے ہو تو وہ جانبہ خیر کے اثر کی۔
صحت کی علامت ہے اور اگر جانبہ غرب اثر کرے طول مابین کی رہا۔ اور اگر ٹکڑ سے شمال اور
جنوب کو سرایت کرے بری علامت ہے نوع سوم اسی طرح کہ بیان میں۔ اور ہمیں ان میں
ہیں صنف اول۔ قویہ اور حکام مہل اور تھنہ اور پتھارے اور ہاڈوریا کہ بیان میں
اور نہ چار فوائد پر مشتمل ہے۔ علامتہ اول قویہ اور حکام مہل میں۔ صنف دوم کہ ہاڈوریا سے
مراد ہے کہ مادہ کو عروق اور اعصاب مجیدہ۔ خارج کرے بخلاف ملین کہ اس سے صفت صمدہ
اور امعا اور اسکو نواحی کا مادہ خارج ہوتا ہے اور قبل مہل کے استعمال منہج کا ضروری ہے
بخلاف ملین کے۔ کیونکہ نفع سے بہت قابل خروج ہو جاتے ہیں۔ اور نفع خالص سے بہت زیادہ
کہ خلط رقیق غلیظ اور غلیظ رقیق ہو جاوے اور بول کا قوام بھی بدلتا رہتا ہو۔ مدت نفعیہ خلط کی
مختلف ہو چنانچہ صفرا و خالص تین روز میں۔ اور غیر خالص پانچ روز یا زیادہ میں بموجب خلط
مخلوط کے نفع پاتا ہے۔ اور باقی خالص نوروز میں اور غیر خالص حسب حیثیت خلط مخلوط کے
کم و بیش میں اور سودا و خالص پندرہ روز میں اور غیر خالص مدت کم و بیش میں نفع پاتا ہے۔
اور منہجات اخلاط مفردہ اور مرکبہ عملیات میں مذکور ہیں وہاں مطالعہ کر لین کہ یہ کس میں
بلا نفع نچا ہے اور ملین میں ضرورت نہیں اور اگر رعایت نفع ملین میں بھی کی جاوے۔ تو بہتر ہے
۔ اور تلین اکثر امراض ظاہری کو باطنی کے لیے مفید ہے اور دمان حاملہ اور مرجمیٹ اور
اطفال کو تلین دیتے ہیں نسخہ تلین کے (جو حکو مہل مبارک کہتے ہیں) حقیقت یہ ہے کہ یہ ماکو
بقدر حاجت لیکر کلاب یا آب گرم میں ملا کر صاف کریں اور پلاویں۔ اور اگر ضرورت ہو تو حسب
اورادویہ کو اس کے ساتھ ملا کر استعمال کریں مثلاً اگر حرارت ہو تو آب کا سنی اور شیرہ نمکھاسے
باردہ میں ملا کر دیویں۔ اور اگر ورم احشاء میں یعنی جگر اور تلی اور رودہ وغیرہ میں ہو تو عرق
کموں صاف کر کے پلاویں۔ اور اگر نفع ہو تو شیرہ بادیان اور گھنڈہ میں دیویں۔ اور جب
چاہیں کہ ملین غسل میں قوی ہو تو شیر خشت اور ترچمین ملاویں۔ اور اگر عذاب۔ بہستان۔
نخل بنفشہ۔ موزر منقی۔ گاوریان گیلانی وغیرہ ادویہ حسب حاجت جوش دیکر الماس میں
ملا کر دیویں تو اسے ہے مگر حرارت قوی میں دوائی مطبوخ مذہنی چاہیے الغرض امراض مختلفہ
میں تراکیب متعددہ سے اسکی استعمال کیجاتی ہے۔ اور مغز فلوس کو سوا سے روغن بادام
ہرگز دیویں اس لیے کہ بدون روغن یا د ام کے مولد پچیش ہے لیکن اطفال کے لیے چند ان روغن

ملہ

نصف ۱۲

نصف ۱۳

نصف ۱۴

نصف ۱۵

نصف ۱۶

نصف ۱۷

نصف ۱۸

نصف ۱۹

نصف ۲۰

نصف ۲۱

نصف ۲۲

نصف ۲۳

نصف ۲۴

نصف ۲۵

نصف ۲۶

نصف ۲۷

نصف ۲۸

نصف ۲۹

اسپنول دیون اور بعد ایک ساعت کے غذای ملائم مثل مارشمال اور کچڑی سوگ کی دیون۔ اور اگر
اسہال حد سے زیادہ گزری اور تشنگی غالب ہو اور رنگ مریض متغیر و تاجاوسے تو معدہ پترافضات
لگا کر اسہال بند کریں۔ اور بعد وقت عدم موجودگی تب اور حرارت کے خشک اور جزالت دیون۔ اور بخت
موجودگی تب کے تخم ریحان اور اسپنول بریان کر کے شیر خرقہ اور بار تنگ مین پکا کر دیون۔
اور اگر بار تنگ دودھ مین پکا کر کھاویں سود مند ہے اور شربت ریواس اور غورہ برف سے سرد
کر کے نوش کریں اور حمام مین جا کر غرق لیویں اور اگر جب اللہ شاد کو بریان کر کے چھا چھ سے کھاویں
نافع ہے۔ اور اطراف کو اوپر سے نیچے کو باندھنا اور ہش اعضا کی کر کے اونکی تسخین کرنا اور درمیان
شانوں کے مجھ ناری لگانا اور تے کرنا اسہال کو بند کرتا ہے۔ اور اطراف کو گرم پانی مین رکھنا
بیس تو مفید ہے۔ اور سونا قطع اسہال کے لیے بغایت نافع ہے وقہ جہ بناہ مراگا۔ اور علاوہ
بریان کئی ایک تدبیریں مفیدہ مطولات علیہ مین مذکور مین اونکو عمل مین لاویں۔ اور اگر کثرت اسہال
سے ہچکی عارض ہو تو تنگی کو روغن گل مین چرب کر کے سرد پانی سے کھاویں اور چسکین دلاویں
اور اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو تربطیب معدہ کی کریں فائدہ جبکہ مسهل بضرورت قوی تو بخ
وغیرہ مین دیون تو حاجت نفع کی نہیں اور نہ خیال ہو اور اوپر وغیرہ کبھی بخلاف مسهل غیر ضروری
کہ اوس مین لحاظ نفع وغیرہ امور مذکورہ کا ضروری ہے۔ اور اگر مریض قوی ہو تو اوسکو دوسری روز
بھی مسهل دیون تاکہ مادہ تمامہ خارج ہو جاوے۔ اسلیو کہ مسهل ناقص مثل فصد ناقص کے ضرر تمام
رکھتا ہے۔ اور اگر مریض مین ضعف زیادہ ہو تو بغا صلا ایک۔ دو روز کے مسهل خفیف دیون
تاکہ ضعف نہو۔ اور خشک مزاج اور لڑکے اور بوڑھے کو مسهل قوی نذیر۔ محض نہ ہو کہ مسهل
مین رعایت چند امور کی لازم ہے۔ اول یہ کہ ادویہ مسهلہ کل مضر معدہ مین مگر ہلکے اور سنا مین
اختلاف ہے عند البعض بقوی سعدہ اور عند البعض مضعف معده مین اسلیو مناسب ہے
کہ ادویہ مسهلہ مین ادویہ مقویہ قلب ملاویں۔ دوم یہ کہ دو کو بہت شیریں نکرین کہ احتمال غذا
ہے۔ سوم یہ کہ دوسریہ عمل ساتھ طبی عمل کے جمع نکرین تاکہ متعارض نہون۔ چہاں یہ کہ
اکثر دوائیں ایسی ہیں کہ بے آمیزش دوسری دواؤں کے جلد عمل نہیں کرتیں اسکا بھی لحاظ
ضروری ہے چہاں آمیزش کچھ نیک کی ساتھ تریب کی ضروری ہے۔ چہاں یہ کہ ادویہ مسهلہ مین
ادویہ مدہ بہت داخل نکرین۔ لان الادارہ منقص الاسہال لانصراف المواد علی الممانہ
مشکم یہ کہ ادویہ لزجہ اور قاضیہ کو باہم ترکیب نہ دیون۔ ہفتم یہ کہ حسب قدر ادویہ مسهلہ مین

لہ
دہی ۱۲
عہ اور غرق
انوان پاکہ
بخت ہا
بخت دنفہ
۱۲ است
عہ دوائی
دل کو دیون
دینے و لیت
عہ زود
عہ دہی
عہ کو اور
اسک کو
کے کچھ
نفع نہ ہو
۱۲

وہ منقوص عمل دواہن پس جبکہ رکم داخل کیجا بین بہتر ہے۔ سوا اسکی اور ضروریات اور ممنوعات کا
 بھی لحاظ رکھیں۔ اور سہل میں اخراج مادہ ایک خط کا ہین ہوتا بلکہ دوسری خط بھی خارج ہوتی ہے
 لیکن زیادہ مادہ اس خط کا کھٹا ہے جسکے لیے سہل دیا گیا ہو لیکن اگر دوسری خط بعد خروج
 خط مقصود کے خارج ہو تو نقصان تمام اور عمدگی سہل پر دال ہے۔ اور ایسا ہی اگر بعد سہال ورنے
 کے پیاس اور خواب کوست تو وہ بھی علامت سہل محمود کی ہے۔ کما قیل واذ اسقیت سہلا للصفیر
 فانتهی الی البلقم فقبل فکیف الی السواد واما الدم فامرہ خطیر لان الطبیعة ترضن بہ واطش
 والنفس عقیب الاسہال اوائی یلان علی النقا۔ جاننا چاہیے کہ بعض صحیح المزاج حفظ صحت
 کے لیے سہال کے یوں اور بعض ہر جہہ عینے کے بعد سہل لینے کی عادت کرتے ہیں عند الاطباء یہ
 عادت اپنی نہیں ہاں وقت ضرورت دفع مرض کے لیے سہل سے ناگزیر ہے اگر ایسی عادت
 ہو تو لازم ہے کہ فیت فریت ترک کریں دفعہ پھوڑن لان العادة طبیعة ثانیة۔ اور ترکیب سہل
 میں خللات ہے بعض اطباء ادویہ منصفہ میں ادویہ مسہلہ ملا کر دیتے ہیں۔ اور بعض برذر سہل منفر
 ادویہ مسہلہ پر کفایت کرتے ہیں یہ دونوں صورتیں درست ہیں طاقت مرض پر لحاظ کر لیں۔
 اور اگر چند اخلاط کا کھانا منظور ہو تو ادویہ منصفہ اور سہل بھی مناسب اخلاط کے ملا کر دیوں۔
 متصفحات اور سہلات اخلاط مفردہ اور مرکبہ عملیات میں مذکور ہیں۔ اور ہلیدہ زرد کو تپ میں قبل
 دو ہفتہ کے استعمال کریں بشرط ضرورت ربو عن بادام سے اصلاح کر کے دیوں۔ واضح ہو کہ دوا
 معطل میں قوت منصفہ بھی ہے اور دوا منصفہ میں قوت مسہلہ بھی ہے لیکن ظہور آثار کا تفاوت وزن
 اور تعدد ایام پر منحصر ہے اور دوا مسہلہ بانخاصیت اپنی قوت جاذبہ سے اسہال کرتی ہے اسلیں جاری ہیں
 نفوذ دوا کی حاجت نہیں۔ اور جاننا چاہیے کہ ادویہ مسہلہ میں سے بعض تمہین سے عمل کرتے ہیں مثل الجوز
 اور بنفشہ اور تربخمین کے۔ اور بعض ازللاق سے مثل سیستان اور خطمی کے اور بعض بسبب عصیر یعنی مخمور
 کے مثل ہلیدہ اور ہلیدہ کے۔ اور بعض قوت مسہلہ سے بانخاصیت موثر ہیں مثل شحم خنظل اور قنویا کے
 اور سہل حقیقی ہی ہے ہذا ذکر اشخ فی کتاب الامانہ والفاضل انقیس فی الحاشیہ البہیہ علی انقیس
 شرح الموجز فائدہ دوم حقہ کے بیان میں۔ جبکو عمل طایر اور عمل اور دستور بھی کہتے ہیں
 اور وہ یہ عمل ہے کہ دیر کے رستہ دو کو امعا تک پہنچا دیں یا قرح کی رستہ رجم تک وصول کریں
 حکایت ہے کہ ایک طبییب نے دو کامیاب مشور کے کنارے پر دیکھا کہ ایک سوار غنایت ٹولیدہ اور پڑشردہ کمر
 بیٹھ گیا سہلہ دوسرے حوزارغ نے چند قطرات آب مشور کے منقار سے لیکر اسکی مقعد میں ڈال دیا غنایت

۴
 تا قی کے بیٹوں
 معہ دو بیٹوں
 علی حیا

سبب اس وجہ
 اور بعض صحت کے
 اور بعض صحت کے
 اور بعض صحت کے

سبب اس وجہ
 اور بعض صحت کے
 اور بعض صحت کے
 اور بعض صحت کے

سبب اس وجہ
 اور بعض صحت کے
 اور بعض صحت کے
 اور بعض صحت کے

حمیات اور اولیٰم اخشا اور یہ بہت ثقل میں حقہ نرم کیا جاتا ہے اور بعض امراض میں مثل قولنج بارے کے حقہ سخت کیا جاتا ہے۔ اور ترکیب مختلفہ حقہات کے عملیات میں مذکور ہیں فائدہ سوم۔ طبعی چھکائی میں جسکو عربی زبان میں زروق کہتے ہیں۔ واضح ہو کہ طریق اوسکا مثل دستور حقہ کر ہے کہ ادویہ دیرات کو اوس میں بہر کر اعلیٰ میں داخل کریں فائدہ چہارم شافہ کے طریق میں چونکہ بعض اوقات میں تحریک سہل کے لیے شافہ کی ضرورت ہوتی ہے لہذا شافہ کی چند ترکیبیں آجگاہ لکھی جاتی ہیں۔ اول یہ کہ شافہ میں بعض اجزاء سے سہلہ کو باریک سفوف کر کے صابون ملا کر لبنی تہی مستحکم ایک طرف پتلی اور ایک طرف سوٹی بنا کر اوسپر تیل لگا کر پتلی طرف مقعد میں رکھ کر آہستہ آہستہ داخل کریں اگر مقدار چھہ انگشت کو داخل ہوتی ہے تو اسکا معاقو لون تک پہنچتا ہے اور مواد خارج ہو جاتا ہے ورنہ طبیعت کو برابر کی طرف مائل کرتی ہے۔ دوم یہ کہ صابون چھہ لکھ لکھ لکھ لکھ بنا کر سفوف رانی اور نمک کا اوسپر چھہ کر تیل لگا کر استعمال کریں۔ سوم یہ کہ صرف صابون کو نو لکھ لکھ تراش کر روغن گل میں چرب کر کے شافہ کریں۔ سوا اسکے اور کئی ترکیبیں مطلقات سے معلوم ہو سکتی ہیں صنف دوم براز کی بیان میں۔ چونکہ بحث براز سے سہل کے متعلق تھی اور وضو اسکی استفرغ کا یہ بھی ایک قسم ہے اور کسی ایک امور میں معرفت اسکی از بس ضروری ہے کیونکہ اوس سے حال سہال اور امراض بطن پر بھی استدلال کیجاتی ہے لہذا اسکو بھی بطور مختصر لکھا جاتا ہے یعنی نہ کہ فیصلہ ہضم اول کا ہے اور براز محمود طبعی جو کہ سلاستی مزاج اعضا پر دال ہو وہ ہی جسکے اجزاء رکیان ہوں اور رقت او غلیظت میں متوسط اور قراقر اور فہاق سے خالی ہو یعنی وقت رفع حاجت کو شکم میں آواز رچ اور وقت خروج کے بھی آواز نہ ہو۔ اور حقیقت الثناریۃ اوس قدر لہ مقدار اور معتدل الرتخ اور وقت معتاد یہ خارج ہو اور جب قدر معتد لکھائی ہو وزن میں غذا سے نصف قدر سے زائد ہو اور حجم اور کمیت میں ماکول کو قریب ہو کیونکہ جب قدر اجزاء سے غذائیہ جگر کی طرقت نافذ ہونگے اوسی قدر طبع او جوش سے فصک پھو کر قریب حجم ماکول کے ہو جائیگا۔ اور آسانی سے نکالا جاوے۔ نکالنے میں زور نہ لگایا جاوے۔ اور باخیار نکالا جاوے خود بخود نہ نکلے۔ اور خروج کی وقت سقعد میں جن اور سورش نہ ہو۔ اور بارہ گنٹے بخومی کے بعد خارج ہو یعنی ایک رات دن میں بارہ و بار ہو لیکن صبح المزاج ایک رات دن میں صرف ایک ہی بار ضرورت کو جاتی ہیں۔ غرض کہ اندازہ اوقات دفعہ فضکہ کا قوت ہاضمہ پر موقوف جانیں لیکن زیادہ و بار سے جانا البتہ ضعف ہاضمہ کا یا زیادہ کھانے کا موجب ہوگا اس سے پہلے لازم ہے۔ مگر حق یہ ہے کہ مقدار وقت مذکورہ کا عادیہ موقوف ہے کیونکہ احوالی تندرستوں کے کیسان نہیں ہوتے کمالاً بخفی براز سے بھی مزاج پر کئی طرح سے

سلف جنی
جین نازک کلا
سلہ ۱۲

سلہ صابون
۱۲

مفسر ہضم اور بروہوت کی علامت ہے۔ شیخ نے قانون میں لکھا ہے کہ اگر براز میں ناریہ بدرجہ غایت ہو اور اس میں
مرض میں ایسی علامت ظاہر ہو تو اکثر اوقات میں دلیل نفع کی ہوتی ہے اور اغلب روایت مرض کا بھی نشان ہوتا ہے
زنجار کے خون میں تطبیق کی ہے کہ اگر سبب ناریہ کا کثرت صفر سے تو اغلب اوقات مجموعہ وہ کلا
اسی لیے کہ اکثر سبب ناریہ اور انہی علت کی ہوتا ہے اور اگر سبب اسکا حدت اور حراق صفر ہو تو لاحقہ
دہتا ہو گا کیونکہ یہ علامت اکثر مرض کی ہے۔ اور اگر براز سفید ہو تو بلغم اور سدہ بخاری مرارہ پر دلیل ہے
اور نیزہ مندر بہ برقان اور قوی ہے۔ اور براز زردی اور قہی اس پر دلیل ہے کہ دیکھ جائے اس میں اس میں ٹوٹ گیا ہے
۔ اور اگر براز سبز ہو تو دلیل کثرت اجترار کی ہے جیسے زنجاری اور کرائی میں ہوتی ہے۔ باقی باریک برار کے
مثال نہ لکے ہوئے ہیں۔ چچا رام ہیئت خروج۔ اصل یہ ہے کہ خروج براز نسبت ہو یعنی متدل تقویم
اور اگر بیشک کہ بگاؤ کے او میں پینا لین ہو تو دلیل کثرت ریح کی ہے۔ پنجسم یہ کہ اگر براز کو خروج کے لیے
بیش اوقات تھکا دنا ہو اور بعد از خروج جلدی کے ساتھ ہو تو دلیل کثرت صفر کی مع صنف ماسک کی ہے
آو اگر وقت تندرہ سے تاخیر ہو اور بعد از طبی الخروج ہو تو ضعف یا ضمیر یا دفعہ کا باعث ہے۔ یا بروہوت
مزاج اسباب تناول اشیاء سے قابضہ کی علامت ہے۔ ششم بوسے براز بھی۔ اگر زیادہ عتدال
یعنی معتاد سے زائد ہو تو دلیل عفونت اخلاط مع ذوبان اعضاء کے ہے۔ اور باقی رول مع مثل
روایت ہوئے ہیں۔ ہفتم یہ کہ اگر براز میں کثرت ریح اور غشیان
کی ہے۔ اور تا کہ سنگہ اور زائس نہ ہوں موت پر دلالت کرتے ہیں۔ اور بھی کئی امور متعلق بحث براز
میں بخوف تھوڑے قلم انداز ہوئے ہیں۔ نوع چام فصد اور حجامت اور علق اور توڑی کی بیان میں
اور آئین بھی دو صنف ہیں صنف اول فصد کے بیان میں اور آئین دو قاعدہ ہیں قاعدہ اول حکام
تخلفہ فصد کہ بیان میں۔ بآسا چاہیے کہ فصد تین قسم پر ہے واجب اور ممنوع اور جائز۔ واجب
جیسے نزاح خون کافی نفہ فاسد ہو جاوے اور بقدر طبی سے زائد ہو۔ یا خلل جہت کی طرف
جذب کیا جاوے۔ اور ممنوع جیسے لڑکے اور شیخ اور حائض اور حاملہ کے لیے۔ اور جائز جیسے فساد خون
کا سبب امتزاج غلط دوسرے ہو کیونکہ مسلسل سے بھی اسکا تدارک کر سکتے ہیں۔ اب معلوم کرنا چاہیے
کہ مطلق فصد دو قسم پر ہے۔ اختیاری۔ اضطراری۔ اختیاری میں لحاظ وقت اور موسم اور دن
اور رات وغیرہ احکام کذا یم کیا جائیگا لیکن اضطراری میں کسی امر کا لحاظ نہیں کیا جاتا جب ضرورت ہو
فصد لیون الارزہ بحران میں فصد بخا جیے۔ فصد کو کئی جہت سے بہترین استغناءات مقرر کیا گیا ہے۔
اول یہ ہے کہ فصد اضطرار کی ہے کیونکہ خون اور اخلاط سے مرکب ہو یعنی جسطرح خون عروق میں رہتا ہے

رہی ہوتا ہے
علقہ قانون
صلحہ وقت
صلحہ ضرورت
صلحہ زائید
صلحہ ریشہ
صلحہ اور غشیان
صلحہ ریح
صلحہ بخوف
صلحہ بنجی
ایسا ہوتا ہے
حاج ہو تو لگا
علقہ جگہ
علقہ دی جا
علقہ شریک
علقہ فصد
علقہ ذائقہ
علقہ ارادہ
علقہ حکم

بہت کم ہو جاوے گی۔ اور سوہا بھی مین اور نیز جب تک غذا ہضم نہ ہو کہ فصدہ لیون ایسی صورت میں فساد و
 کا جانب عروق جگر اکل ہو کر باعث درد و دیگر ہوتا ہے۔ اور ایام شدت گرامین احتمال احتراق خون اور زیادتی
 بہت کما ہے اگر ضرورت ہو حتی المقدار بعد زوال آفتاب کے فصدہ لجاوے۔ اور ایام سر میں خون منجمد
 ہوتا ہے چونکہ مراد فصدہ سے یہ ہے کہ خون فاسد و فاسد ہو جاوے سے سبب باعث انجماد کے دفع او سکنا غیر ممکن ہے
 اگر رو پھر کے وقت بعد زوال آفتاب فصدہ لیون فساد المراد اگر گرا کر فراج کھولیں۔ اور پندرہویں تاریخ کو
 بعد فصدہ لینا مناسب ہے کیونکہ ایام عروج میں بالخاصیت تولید خون زیادہ ہوتی ہے اگر اس میں فصدہ لگتی تو
 خون ضائع خارج ہوگا اگر سخت ضرورت ہو تو یہ اور بات ہے۔ اور طاعون یعنی ورم شمی کہ باہم و باطن ہوتا ہے
 اور رنگ او سکنا سرخ یا زرد یا سیاہ ہوتا ہے فصدہ نچا ہے۔ اور وقت شب کے خون بدن کے اندر ہوتا ہے
 اگر رات میں فصدہ لگتی تو خون فاسد کا اخراج ہوگا مادہ فاسد بدن میں باقی رہے گا۔ اور جب زہر کھایا ہو یا
 جانور زہر دار کا ہو فصدہ نچا ہے مگر جب عقرب جوارہ کاٹے اور اثر سمیت کا اعضا و تہ تک پہنچ جاوے
 تو فی الفور فصدہ لیون۔ اور او سکنا کاٹنے کی شناخت یہ ہے کہ او سکنا زہر کے باعث ہرین گھونسے خون جاری
 ہوگا۔ یہ عقرب وقت زہار کے دم اپنی کوز میں پکھینچ کر چلتا ہے اسی لیے او سکنا جڑا دیتے ہیں۔ ایام سر
 میں اور زہر آدمی اور بلغمی اور سوہاوی مزاج کی رگ فراج کھولیں۔ اور ایام گرا اور صفراوی مزاج کی رگ باریک
 کھولیں۔ آجیں مریض کو کسی ایک جانب عضو میں مرض ہو تو تین روز تک ابتدا ہی مرض سے طرف مخالفت
 کر رگ کھولیں۔ مثلاً اگر جانب راست میں مرض ہو تو طرف مخالفت میں جانب کے فصدہ لیون۔ اور
 اگر جانب چپ میں مرض ہو تو جانب راست کی فصدہ کھولیں۔ اسکو اطباء کی اصطلاح میں اماکہ تہی ہیں
 یعنی موا کو ایک طرف سے دوسری طرف مائل کرنا اور جب عرصہ تین روز کا مرض میں نقضی ہو جاوے
 تو جانب موافق مرض سے فصدہ لیون۔ اور جب کوئی خاص طرف مقصود نہ ہو اور فصدہ ہاتھ سے کھولیں
 تو دھنے ہاتھ کی فصدہ لیون کیونکہ متصل چپ کو دل ہے۔ اور جس روز فصدہ لجاوے سے غذا اور غلیظ مناسب
 نہیں اکثر علوم الناس حذیرہ اور برگ پان ہر ایک شخص کو دیتے ہیں ایسا نچا ہے اور ایسا ہی چلا
 اطباء بعد فصدہ کے ہر ایک شخص کو تیرید دیتے ہیں یہ بھی خوب نہیں بلکہ حسب مزاج ہر ایک شخص کے غذا
 دیون مثلاً اگر سرد مزاج ہے تو غذا سے گرم چاہیے تاکہ قوت کو مدد دے اور اگر گرم مزاج ہے تو غذا
 سرد مناسب ہو کیونکہ حالت فصدہ میں حروری مزاج میں صفراء زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور غذا اسکو
 صفراء فرو ہو جائیگا اور بلا ضرورت کچھ نہ پویرا۔ اور بعد فصدہ کے اوس روز شکم سیری سونہ کھاوین
 بلکہ دو تین روز کے بعد بالقد ریح شکم سیری تک نوبت پہنچاویں اور قاعدہ کلیہ ہے کہ اخراج خون

۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰

۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰

صفراء غالب ہو جاتا ہے اور حیرہ اور شیرینی منہ اندر رہیں۔ اور اکثر بعد فصد کے تے ہو جا کر کئی
مناسب ہو کہ اول سے کراوین۔ اور قبل فصد کے شرب عذیرہ اور شربت انار ترش وغیرہ ملا ورنہ
اور جبکو فصد سے خوف غش کا ہو لازماً ہے کہ او سکھایاں فصد کے تے کراوین۔ اور بلغمی مزاج
کو دفع غشی کے لیے شراب پودینہ اور میوہ اور مرزوقہ مناسب ہے۔ اور وہ غراوی مزاج کے لیے چنہ
گھونٹ شربت سیب تیش یا بہ اور غورہ عرق بنہ شک۔ یا کلاب ملا کہ تخم ریحان یا تخم انار چکر کر
ملا وین۔ اور لیٹ کر رگ کو تنگ کھولیں اور خون بکبار کی نہ لیوین بلکہ ہر فعات لینا چاہیے۔ اور
جب تھوڑا سا خون رگ سے برآمد ہو زخم پر ہاتھ کہیں کہ خون بند ہو بعد پھر ہاتھ کو حرکت دینا
اسی طرح دوتین بار کر کے خون آہستہ آہستہ لیوین تو غشی نہوگی۔ اور اگر غلط فصد ہو
میں بہ نسبت خون کے زائد ہو تو حب بھی قدر و قدر سے خون بہت باز رکالیں۔ اور اگر
اس خون لینے میں ایک گھنٹہ خیال کریں اگر دو یا تین روز کا فاصلہ ہو تو بہت مناسب ہو۔
اور بلغمی مزاج کی فصد بلا ضرورت جائز نہیں کیونکہ او میں خون کم ہوتا ہے۔ اور بعد فصد
حام کرنا روا نہیں اور خواب کرنا بھی ممنوع ہے اس سے اعضا شکنج پیدا ہوتی ہے چاہے
کہ فصد کے بعد دوپہر گذر نیکی پچھو خواب کریں۔ اور اگر فصد سے وقت خواب کا قریب ہو تو سنی
اور خواب کے درمیان فاصلہ ایک پھر کا اقل درجہ ضرور ہے۔ اور بعد فصد کے چٹے ہو ناوا اسکو سکین
دیتا ہے۔ اور فصد و صورت میں روا ہوتی ہے اول یہ کہ خون مقدار طبعی سے زائد ہو جاوی اور میں
تقلیل اسکی منظور ہو۔ دوم یہ کہ خون تغیر الکیمیہ ہو جاوی اور میں اسکی اصلاح ضرور ہو۔ یا مذکور
ہوا ہے۔ اور جب خون غلیظ ہو تو بلا نفع فصد نہ لیوین کیونکہ اخراج خون غلیظ کا بلا نفع ہونی ممکن نہیں
اور اگر فصد وسیع لی گئی تو ضرورت قوت سا قہ ہوگی۔ اور امراض مذکور ذیل میں بلا نفع فصد روا ہے
نقرس عرق النساء وجع المفاصل صرع سکنتہ مایولیا خناق ورم احشاء وچ کھنہ درم کبد
ذات الحبت وغیرہ امراض دہشیہ میں۔ اور ایسا ہی اگر ضرب یا سقط ہو تو بلا نفع اور بلا مصلحت فصد
لیوین۔ اور دلی آدمی کا ہاتھ فصد سے پہلے نہ بانڈیں اور فربہ آدمی کا ہاتھ بانڈھا ماضی فصد نہیں
اور اگر مقدار خون یا رنگ خون میں اندازہ خون مقصود کا دریافت نہ ہو تو دوسرے ہاتھ کی نبض
حالت فصد میں ملاحظہ کرتے رہیں جب نبض میں ضعف محسوس ہو فوراً بند کر دیں قاعدہ دوم
رگون مقصودہ کی اسامی اور ان کے خواص اور فوائد کے بیان میں۔ مخفی نہ رہے کہ جسم میں عروق
دو قسم کے ہیں۔ ایک قسم وہ ہے جو دل سے برآمد ہوئی ہیں انکو شریان کہتے ہیں یعنی رگ جان

۵
انک انکر ۱۲
عہ کم کوکم
عہ کم کوکم
عہ یعنی کیفیت
فون کی بدن
جادو ۱۲
عہ غیر خفیہ
عہ یعنی
نشین فرمان
عہ چوشت
عہ زیار
عہ سحر

سبب اور گاہ کہ دل مبدی روح ہے اور شریان میں روح زیادہ ہوتی ہے اور خون کم ہوتا ہے۔ دوسرے قسم
وہ ہے جو جگر سے نکلی ہیں او کو اور وہ بولتے ہیں او نہیں خون زیادہ اور روح کم ہوتی ہے اور فصہ اور وہ کی
مروح ہے اور فصہ شریان میں کار راج کمتر ہے الا ضرورت۔ باعث یہ ہے کہ فصہ شریان میں روح بکثرت
خارج ہوتی ہے اور عوارضات متعلقہ اس کے کثیر ہیں۔ اور علاوہ بران فصہ شریان میں روح ضعیف قلب عیار
ہوتا ہے لہذا جو عروق اور وہ فصہ کے لیے مستعمل ہیں اور مشہور۔ مختصر طور پر تحریر کیجاتی ہیں۔ اسامی
اونکی یہ ہیں۔ قیقل۔ اکل۔ باسلیق جبیل الذراع۔ اسیل۔ البطلی۔ صافن۔ عرق النساء۔ البض۔
عرق بے نام۔ چار رگ۔ عرق پیشانی۔ عرق تحت زبان۔ عرق زیر نفس زبان۔ انہیں چھ اول
ہاتھ میں کھولی جاتی ہیں۔ اور چار متوسط پاؤں میں فصہ کیجاتی ہیں۔ اور چار آخر میں سر اور منہ سے
متعلق رگ تھیں یہ ہیں۔ یہ ہے کہ عروق سر کی بیٹھک اور عروق ہاتھ کی لمبٹ کر اور پاؤں کی کھڑے ہو کر
کھولی جاتی ہیں۔ انہیں متعارف۔ کس تفصیل ان کے خواص کی یہ ہے کہ قیقل اس رگ کو سرد بھی
کرتے ہیں اور بالاتفاق یہ شاخ کھنکی کی ہے اور برابر زنگشت کی واقع ہے اور عوارضات سرد اور منہ کو
مثلاً مارضہ جذام اور شہر اوغیرہ کے نافع ہے اور تنقیہ خون کا مافوق گردن سے کرتی ہے اور عارضہ
دماغ کو مفید ہے۔ اکل اس کو ہفت اذام اور نحر البدن اور رگ بدن نام کرتے ہیں یہ رگ قیقل
اور باسلیق سے مرکب ہے اور برابر اس کے واقع ہے جملہ عوارضات بدن کو مفید ہے اس میں تمام
بدن کا خون خارج ہوتا ہے اس کو دراز کہ لوین اور اس کے نیچے عصب ہے نشتر وہاں تک نہ پہنچتی دیون
ہر چند یہ قیقل اور اکل کے اکثر اشخاص میں شریان نہیں ہوتی لیکن گاہے ہوتی ہے۔ چنانچہ
ذخیرہ میں ابو اسحاق نے اس سے اس باب میں ایک حکایت منقول ہے پس مناسب یہ ہے کہ ہر رگ
کو فصہ میں احتیاط کریں۔ باسلیق یہ رگ برابر زنگشت و شطی کے ہے اور کو تنور البدن کہتے ہیں عوارض
فروتر گردن کے لیے پاؤں تک مفید ہے۔ اور یہ رگ البطلی سے نکلی ہے اور فصہ اس کی بیشتر تنقیہ دم کہد
اور لہال اور پھلو اور ریه اور سینہ اور وکین اور گھٹنوں اور ساق اور قدم اور کلیہ اور جو کہ اعضا
ماتحتہ گردن سے کرتی ہے نیچے اس کی شریان ہے احتیاط سے فصہ کو لوین۔ اور نشان پہنچنے نشتر کا
شریان تک یہ ہے کہ خون سرخ رقیق اور غامض اور کو دتا ہو ابرہ ہو کا علاوہ بران ضعف فی انطواری
ہو گا اگر ایسا اتفاق ہووے تو فوراً فصہ بند کر دیں اور پٹی اوپر باندھ دیں اور ہاتھ تکمیر پر سیدھا کر کے
رکھ دیں اور اصلاً حرکت مڈین وٹس روز تک بندھا کر کہیں بعد اس کے آہستگی سے کھولیں اور پھر باندھ دیں
اور محافظت طبع کی لازم جانیں تاکہ قبض اور اسہال نہوے پاوے اور جملہ امور عتدال پر ہو دیں۔ اور

اس نام سے
موسوم ہوتی ہے
رگ نام ایک
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

جہت پر دواسے لازمی کہیں۔ یعنی دم الاخرین۔ انہ روت۔ شب یانی۔ قحطار۔ افاقا۔ گلنا۔
 صبر۔ گذر۔ ہر واحد ایک دم۔ سمع عربی دو دم۔ سکو سفوف کے پکاوین اور سفیدہ بیضہ مرغ پشم
 خرگوش اور خانہ نمکبوت میں ملا کر زخم پہ کہیں۔ اور اگر مگر پیکر سحر چوسنی زخم کے اندر ہونچاؤں
 اور پٹی سے دب۔ اما تھ اور پاؤں خوب غلبہ باند۔ این تاکون۔ اگر ہاوت ماکل ہو جاوے اور ہر نہ آئے
 پاوے۔ ایسے موقعہ پر اکثر فسادین شریان کو پوشیدہ کرتی ہیں تاکہ المٹی ہو کر گوشت اور سپر منطبق ہو جاوے
 اور خون بند ہو جاوے کمالیہ ہدفی جراحات اسپوت۔ اور اگر بندہ کے نیچے خون جمع ہو جاوے تو رنگ جلد کا
 اول سرخ بعد سیاہ ہو گا اور اس عضو سے کام طاقت کا نہو سکا گا۔ وہاں کچھ بیکر سیاہ و صندل سرخ
 اور برگ کبوسے ضدا کریں تاکہ خون بخرجہ تھیل ہووے۔ اگر اگر ضرورت ہو بشرط طاقت مریض کے کبھی
 طرف کی قصد کھولیں۔ جبل الذرع یہ رگ بعض ہاتھوں میں نایاب ہے اسی لیو ذخیرہ میں لکھا ہے کہ
 جبل الذراع اکثر آدمیوں میں باسلیق ہے اور بعضوں میں اکمل سے ملی ہوئی ہے۔ نفع اسکا عند الحدا
 اور شیخ بوعلی رح مثل رگ قیفال کے ہے اور نزدیک ماسب ذخیرہ اور بعض متاخرین کے نفع اسکا
 باسلیق کے قریب ہے۔ اور چونکہ نفع اسکا قیفال یا باسلیق سے علی اختلاف القولین حاصل ہوتا ہے
 وہاں دو عدم اسکا مساوی ہے پس اسکی فصیحہ ان ضروری نہیں۔ اسلیم وہ رگ ہے کہ میں
 خضر اور بنصرہ تھ کے واقع ہے اور موضع اسکی قصد کا بھی وہی ہے اور شیخ ابیطی کا ہے جسکا ذکر قریب
 آتا ہے۔ چونکہ خون اسکا غلیظ ہے اسلئے مناسب ہے کہ بعد قصد کے ہاتھ کو گرم پانی میں کہیں تاکہ خون
 جسقدر ضروری ہو آسانی سے نکلے اور خون اسکا خود بخود بند ہو جاتا ہے۔ قصد اسلیم رست کا اوجاع کبد کو
 اور اسلیم چپ کا اوجاع طحال اور قلب کو موہند ہے اور علاوہ شریعت قانون میں لکھا ہے۔
 والا لیسہ ایضا نفع البواسیدہ اوجاع الظفر المزمن والرقبة اور شش کے لیے ہر جانب سے مفید ہے
 اور خون اس رگ میں چونکہ جگہ اور دل سے آتا ہے اسلئے مناسب ہے کہ خون کم لیوں۔ ابیطی بغل سے
 نکلتی ہو اور شیبہ باسلیق ہے چنانچہ اسکو باسلیق ابیطی کہتے ہیں اور اسکو اسلم بھی نام رکھتے ہیں کیونکہ اور
 نیچے کوئی سہراں نہیں۔ طریق اس کے قصد کا یہ ہے کہ اول اسکی خوب ہاش کریں اور پانی گرم اوپر
 ڈالیں بعد بند دراز سے اسکو خوب باندھیں اور ہاتھ مقصود کو سیدھا کریں اور رگ کو کھینچ کر
 سے خوب دباؤں پس اسکو کھولیں۔ قصد اسکی امراض احشاء اور امراض سفلی کے لیے مفید ہے۔
 صافن یہ رگ شتائیگ کو اوپر برابر انگشت کے واقع ہے اور اجرائی حیض اور جراث اور ارام
 اور خارش ران اور خصیہ اور قنطیر کے لیے سود مند ہے اور بادہ سر کا بھی خارج ہوتا ہے اسی لیے

اسکو لازمی کہیں
 کہ انکام ہے
 کہ انکام ہے
 جیسٹ جاوے
 اور جیسٹ زخم
 یہ تمام ہونے کو
 بہت ضروری ہے
 کے قصد
 کی نولہ

اسلیم چپ کا اوجاع طحال اور قلب کو موہند ہے اور علاوہ شریعت قانون میں لکھا ہے۔ والا لیسہ ایضا نفع البواسیدہ اوجاع الظفر المزمن والرقبة اور شش کے لیے ہر جانب سے مفید ہے اور خون اس رگ میں چونکہ جگہ اور دل سے آتا ہے اسلئے مناسب ہے کہ خون کم لیوں۔ ابیطی بغل سے نکلتی ہو اور شیبہ باسلیق ہے چنانچہ اسکو باسلیق ابیطی کہتے ہیں اور اسکو اسلم بھی نام رکھتے ہیں کیونکہ اور نیچے کوئی سہراں نہیں۔ طریق اس کے قصد کا یہ ہے کہ اول اسکی خوب ہاش کریں اور پانی گرم اوپر ڈالیں بعد بند دراز سے اسکو خوب باندھیں اور ہاتھ مقصود کو سیدھا کریں اور رگ کو کھینچ کر سے خوب دباؤں پس اسکو کھولیں۔ قصد اسکی امراض احشاء اور امراض سفلی کے لیے مفید ہے۔ صافن یہ رگ شتائیگ کو اوپر برابر انگشت کے واقع ہے اور اجرائی حیض اور جراث اور ارام اور خارش ران اور خصیہ اور قنطیر کے لیے سود مند ہے اور بادہ سر کا بھی خارج ہوتا ہے اسی لیے

مطرح علوم

امراض دماغیہ و ہویہ میں اول اسکا فصد کرنا اولیٰ ہے چنانچہ قرشی لو شارح اسباب فقر منقول ہے
 و فصد اللسان اولیٰ من القیصال - اور بو اسیر کے لیے بستور نافع اور در عرق اللسان میں قلم مقام عرق لسان
 کو ہے - عرق اللسان بے رگ گردہ دار ہے پاؤں باندھو سے معلوم ہوتی ہے اگر پاؤں باندھو سے بجاوے تو ہنر و نہ
 در میان جھڑو ہنر پیش پاؤں کو اسکی شاخ کو کھولے ہیں - اور عرق اللسان خاص ایک مرض ہو اور کچھ
 فصد اسکا نہایت ہی سہولت دیکھا گیا ہے - اور ہنر و نہ اسکی قریب وجع عرق اللسان میں صافن سحر قوی تر
 ہے اور دیگرہ در بین قریب بٹنا صافن ہے اور دلی اور نقرس کے لیے نافع ہے - اور طریق اسکی فصد کا
 یہ ہے کہ بستار بانو اگر کو لیکر ایک سر اسکا محل قصود پر جو کہ قریب شانگ کہ ہے باندھیں اور باقی کو تمام ساق
 اور ران پر خوب مضبوط باندھیں اور مرض کو نشست و برخاست کا کئی بار حکم دیوین - اور اگر اول فصد سے
 مرض کو حام کر دین تو رگ کے طور پر بہت اعانت کرتا ہے اسلیو کہ یہ رگ اکثر آدمیوں میں مخفی ہوتی ہے
 - پس یہ رگ جب ظاہر ہو جاوے تو پاؤں میں صافن کا کسی اینٹ پر رکھ کر اسے پیچھے سے دراز کھولیں کیونکہ
 اسکی دونوں جانب میں عصب سحر اسکا لحاظ کریں - مابقی یہ رگ پیچھے گڑھے زانو کی ہے اور ہنر و نہ
 اسکی زیادہ تر صافن سے ہے اور درد احشا اور پشت اور در و مقعد اور بو اسیر اور آردار ملت اور رحم
 کے لیے سودمند ہے - اور اسکی فصد کا وہی طریق ہے جو عرق اللسان میں مذکور ہوا ہے - عرق بنی نام
 عرقوب کہ پیچھے واقع ہے گویا وہ ایک شعیہ صافن کا ہے اور حکم اسکا بھی حکم صافن کا ہے اور عرقوب وہ
 عصب غلیظ ہے کہ ایٹری پر گھنٹا ہو معلوم ہوتا ہے - چھار رگ یہ رگین دو اوپر کہ کب ہیں اور دلوں زیرین
 میں ہیں انکو لبون کو اندر شتر سم کھولے ہیں امراض سرور دہان اور لثہ اور دانتوں کو فصد انکی مفید ہے
 رگ پیشانی جو کہ ماہین جا جمین کی منتصب ہے اسکو صدام مزمنہ اور اگر انی سرور چشم کو لیے کھولتی ہیں اسکو
 احتیاط سے کھولیں ایسا نہ کہ اگر پیچھے سے تر جو کہ مثیل ہلک ہی کا جاوے کا وقع لا ندر و ماخس میں فصد
 بنت الملک قطع طرف الوتر بقیت عیناہ منطیقہ کذا قال شارح الاسباب فی بحث استرخاء الجفن - اور طریق
 اسکی کھولنے کا یہ ہے کہ مال گلے میں ڈالکر مردڑین تو رگ اوچل آویگی - اسکے لیے ایک قسم کا شستر
 علیحدہ ہوتا ہے اسکو ہندی میں ٹوکا بولے ہیں - عرق تحت اللسان وہ ہے کہ زبان کو پیچھے
 اور باطن ٹھڈی پر واقع ہے فصد اسکی خواہنق اور اورام لوزین کے لیے مفید ہے - عرق زیر فسن زبان
 وہ ہے کہ فصد اسکی نقل زبان کے لیے جو کہ خون سے عارض ہوتا ہے چاہے کہ اس رگ کو طویل کھولیں
 تاکہ خون بہولت جاری ہو قائمہ دانتین ہاتھ میں مرض ہو تو بائیں پاؤں کی فصد کریں کہ عرض و طول
 میں بعد ہوتا ہے بلکہ بائیں ہاتھ اور آئیں پاؤں کی فصد کر فی چاہے جیسا تہید میں بیان ہوا ہے - سولہ عرق

عرق اللسان بے رگ گردہ دار ہے پاؤں باندھو سے معلوم ہوتی ہے اگر پاؤں باندھو سے بجاوے تو ہنر و نہ در میان جھڑو ہنر پیش پاؤں کو اسکی شاخ کو کھولے ہیں - اور عرق اللسان خاص ایک مرض ہو اور کچھ فصد اسکا نہایت ہی سہولت دیکھا گیا ہے - اور ہنر و نہ اسکی قریب وجع عرق اللسان میں صافن سحر قوی تر ہے اور دیگرہ در بین قریب بٹنا صافن ہے اور دلی اور نقرس کے لیے نافع ہے - اور طریق اسکی فصد کا یہ ہے کہ بستار بانو اگر کو لیکر ایک سر اسکا محل قصود پر جو کہ قریب شانگ کہ ہے باندھیں اور باقی کو تمام ساق اور ران پر خوب مضبوط باندھیں اور مرض کو نشست و برخاست کا کئی بار حکم دیوین - اور اگر اول فصد سے مرض کو حام کر دین تو رگ کے طور پر بہت اعانت کرتا ہے اسلیو کہ یہ رگ اکثر آدمیوں میں مخفی ہوتی ہے - پس یہ رگ جب ظاہر ہو جاوے تو پاؤں میں صافن کا کسی اینٹ پر رکھ کر اسے پیچھے سے دراز کھولیں کیونکہ اسکی دونوں جانب میں عصب سحر اسکا لحاظ کریں - مابقی یہ رگ پیچھے گڑھے زانو کی ہے اور ہنر و نہ اسکی زیادہ تر صافن سے ہے اور درد احشا اور پشت اور در و مقعد اور بو اسیر اور آردار ملت اور رحم کے لیے سودمند ہے - اور اسکی فصد کا وہی طریق ہے جو عرق اللسان میں مذکور ہوا ہے - عرق بنی نام عرقوب کہ پیچھے واقع ہے گویا وہ ایک شعیہ صافن کا ہے اور حکم اسکا بھی حکم صافن کا ہے اور عرقوب وہ عصب غلیظ ہے کہ ایٹری پر گھنٹا ہو معلوم ہوتا ہے - چھار رگ یہ رگین دو اوپر کہ کب ہیں اور دلوں زیرین میں ہیں انکو لبون کو اندر شتر سم کھولے ہیں امراض سرور دہان اور لثہ اور دانتوں کو فصد انکی مفید ہے رگ پیشانی جو کہ ماہین جا جمین کی منتصب ہے اسکو صدام مزمنہ اور اگر انی سرور چشم کو لیے کھولتی ہیں اسکو احتیاط سے کھولیں ایسا نہ کہ اگر پیچھے سے تر جو کہ مثیل ہلک ہی کا جاوے کا وقع لا ندر و ماخس میں فصد بنت الملک قطع طرف الوتر بقیت عیناہ منطیقہ کذا قال شارح الاسباب فی بحث استرخاء الجفن - اور طریق اسکی کھولنے کا یہ ہے کہ مال گلے میں ڈالکر مردڑین تو رگ اوچل آویگی - اسکے لیے ایک قسم کا شستر علیحدہ ہوتا ہے اسکو ہندی میں ٹوکا بولے ہیں - عرق تحت اللسان وہ ہے کہ زبان کو پیچھے اور باطن ٹھڈی پر واقع ہے فصد اسکی خواہنق اور اورام لوزین کے لیے مفید ہے - عرق زیر فسن زبان وہ ہے کہ فصد اسکی نقل زبان کے لیے جو کہ خون سے عارض ہوتا ہے چاہے کہ اس رگ کو طویل کھولیں تاکہ خون بہولت جاری ہو قائمہ دانتین ہاتھ میں مرض ہو تو بائیں پاؤں کی فصد کریں کہ عرض و طول میں بعد ہوتا ہے بلکہ بائیں ہاتھ اور آئیں پاؤں کی فصد کر فی چاہے جیسا تہید میں بیان ہوا ہے - سولہ عرق

تو حجامت سابقین کی قصد صافن سے زیادہ مفید ہے۔ اور حجامت قطن پریشنی درمیان دونوں میں سے
 پھوڑے اور خارش ران کو اور نفرس اور بوا سیر اور وار بغیل اور ریح ثناتہ اور رحم اور خارش پشت
 کو مسوہت ہو۔ اور حجامت گھٹنے کی پیچھے ضربان گھٹنے اور خراجات ریدیہ اور قروح لہنے کو کہ ساق اور
 پاؤں میں ہوں فائدہ دیتی ہے۔ اور قروح پر حجامت کرنے سے بوا سیر دفع ہو جاتی ہے۔ اور حجامت
 بلاشرط کی تین فائدہ ہیں ایک یہ کہ استفراغ خون کا نفس عفو سے کرتی ہے۔ دوم یہ کہ ضرر اوسکا اعضاسے
 رستہ تک نہیں پہنچتا۔ سوم یہ کہ جو ہر روح کو غیر عضو مجروح سے کم استفراغ کرتی ہے۔ علاوہ بران اجسام
 فربہ کے بلے مفید ہے۔ اور بعد حجامت مع اشرطہ کے زخم کوہ اف کر کے اوزر دچوب کا سفوف کر کے
 ملنا چاہیے تاکہ زخم خشک ہو جاوے۔ اور اگر مواد کا بہانا منظور ہو تو زخم پر چٹکری خام اور نو شاہ پر مسک
 لگاویں۔ اور طریق حجامت مع اشرطہ کا گو عوام الہاس میں مشہور ہے مگر یہاں بھی لکھا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے
 کہ اول محل مقصود پر روغن کی لاش کریں پس تیرہوی سنگی بلاشرط اوسپر لگاویں۔ تھوڑی مدت سنگی
 وہاں لگی رہنے دیں بعد جدا کریں اور شہر طعمیق کریں اور پھر سنگی وہاں لگاویں اور کچھ مدت وہاں
 رکھ کر اوسکو بھی جدا کریں اور سنگی اور عضو کو خون سے صفا کریں اور پھر سنگی کو دوسری دفعہ اسی
 جگہ لگاویں۔ اور ایسا ہی تین چار دفعہ تکرار کریں تاکہ خون اندازہ مطلوبہ پر برآمد ہو۔ اور اگر خون باؤ
 نہ نکلے تو دوسری دفعہ شرط لگاویں۔ اور چاہیے کہ مرتبہ اول میں سنگی کو کم چوبیس اور جلدی جا کر تین
 اور بعدہ بالترتیب چوبیس تین توت زیادہ کرتے جاویں اور جدا کر تین دیر لگاویں۔ اور بعد فراغت کر
 جب ایک ساعت گزر جاوے تو غذا کم کھاویں۔ اور صفراوی مزاج کو بعد حجامت کے حب الرمان
 اور تار الرمان اور آب کاسنی ہر اہر شکر کے دیویں۔ بیان دوم حجامت بلاشرط کو فوائد میں۔ شیخ
 ہو کہ حجامت بلاشرط کئی فوائد پر مشتمل ہے۔ اول یہ کہ مواد اور اجزہ کو ایک عضو سے دوسرے عضو
 کی طرف کشش کرتی ہے جسے اعتبار حیض کے لیے پستانوں پر سنگیں لگاتی ہیں۔ دوم یہ کہ ورم عینی
 کو ظاہر کرنے کے لیے عضو متورم پر استعمال کی جاتی ہے۔ سوم یہ کہ نقل ورم کی عضو شریف سے طرف عضو
 خفیس کے اس سے کی جاتی ہے۔ چہاں یہ کہ تسخین عضو اور جذب خون اور تحلیل ریح کے لیے اوسکو
 استعمال کرتے ہیں۔ پنجم یہ کہ عضو محلوہ کو اپنی موضع طبعی پر اس سے رد کرتے ہیں۔ ششم یہ کہ
 تسکین درد کے لیے کارآمد ہوتے ہیں جیسا تو لہج میں۔ اور طریق اسکا بھی معروف ہے کہ محل مقصود
 پر سنگی لگا کر اوسکو چوستے ہیں تھوڑی دیر کے بعد جدا کر کے بلاشرط اسی جگہ پر یا متجاوز کر کے
 پھر سنگی لگاتے ہیں اور ایسا ہی کئی دفعہ تکرار کرتے ہیں۔ فائدہ دوم جو کہ گریبان میں واضح ہو کہ حکماء

۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

انکو بیان میں مبطل نام کیا ہے کیونکہ ہندوین استعمال اونکی بکثرت مروج ہے۔ اور ایلیا یونان سنے
 اوکر بیان میں اطلباب نہیں کیا بلکہ اکثر قدامت نے اوکو استعمال سے منع فرمایا ہے۔ لیکن بتاخرین بعض جگہ
 چونکہ لگانا وسیع وقت مناسب ہوتا ہے جبکہ فمداور بنامت کی استعمال نہ ہو سکے چنانچہ اکثر طبائع میں
 جو کہ دروجا مت مع اشراط کے تحمل نہ ہو سکیں مثلاً درتون اور بیچون اور ضعیفون کے چونکہ لگانا
 مفید سمجھا گیا ہے۔ اور بہترین چونکہ جو اس کا ہر یک یہ مقرر ہیں وہ ہیں کہ سر اوکا باریک مثل ہنہ
 موش کے ہون اور پیٹ سرخ پیٹھ سینہ دیکر زرد بشت پر ہون دریا تا تاب صاف اور شیریں اور
 عمیق سے ہاتھ آئی ہون اور اس میں ٹیکہ رہتے ہون۔ اور احوط یہ ہے کہ بعد کالنے کے نالاب سے
 ایک دن اولٹا لٹکائیں تاکہ جگر رطوبت اونکے شکم میں ہو خارج ہو جاوے۔ اور لگانے سے
 اول قدر سے خون بکری وغیرہ کا اوکو چھاپیں پھر اوکو لڑوجات وغیرہ سے صاف کریں بعدہ
 شیریں پانی میں ڈالکر دیکھیں جسکی حرکت جلد ہو اوکو لین پھر جبکہ چونکہ لگانا منطوق ہون
 اوکو نمکین پانی سے دھوین اور خوب مالش کریں تاکہ سرخ ہو پس چونکہ وہاں لگاتین۔
 اور اگر چونکہ لگے اوس جگہ قدر سے کچنی مٹی یا خون ملین کہ خوشی سے لگ جائیگی۔ اور جب
 خون سے پر شکم ہو جاوین اول تو خود بخود گر جائیگی نہیں تو نمک یا کاستریا یا فنج یا شیم جلا کر
 اوس پر چڑھیں فوراً گر جائیگی۔ پھر اوس جگہ سنگی ناری یا غیناری لگائیں تاکہ جگر خون باقی
 رہا ہو نکل جاوے اسی لیے کھا گیا ہے کہ جو کمین اوس جگہ لکاوین جان سنگی لگانا ممکن ہو۔ اور
 زخم سے جبکہ خون آوے ہرگز بند نہ کریں۔ اور ضرور ہے کہ چونکہ لگانے سے اول شہابی جابلیم
 تیار کریں تاکہ اگر خون خود بخود بند نہ ہو تو اوسکا قور انداز کر سکیں۔ اور وہ یہ ہے کہ ہلدی اور
 چوہ کی مٹی رجسٹو بیٹھکتے ہیں یا اوپٹکی رکھ کر یا کڑا یا روکی جلا کر اوس پر چڑھیں یا دلا خون
 اور سفیدہ اور مردہ سنگ وغیرہ ادویہ کذا تہ زخم پر دھوڑیں اور زخم کو کشادہ نہ کریں کہ ہوا
 لگنے سے ریم نہ لاوے۔ اور اگر ریم لاوے تو بھی خود بخود خشک ہو جائیگا و سو اس کریں اور بعض جو کمین
 زہر دار ہوتی ہیں وہ بڑی اور اوپر سہاہ سبز خطوط ہوتے ہیں اونسے احتراز کریں کیونکہ اونہیں سمیت
 ہوتی ہے اور اوکو لگانا موجب اور ادا و غشی اور زنف الدم اور تپ اور استرخار اور قروح و دیگر
 ہوتا ہے۔ اور جو شیم دار اور بزرگ سہ ہون یا مارا ہی سے مشابہ ہون یا خراب یا نیون ہو شکار
 کیجاوین اور اوپر خطوط لا جو ردی یا طاوسی ہون بستور منوع ہیں۔ یا در کہ کو کہ خوشہ انط حجامت
 میں مذکور ہونے ہیں وہ بستور سمجھ بھی لکھو ہیں لاتحاد اسباب فیما چنانچہ سمجھ بھی اول ذکر

نہ
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

انجا

آخر ماہ کے چونکہ لگوارا منوع ہیں۔ اور خطر حجامت ماقبل دو سال کے اور بعد ساٹھ سال کے منہی غنہ ہو
 ویسا ہی چونکہ لگانا بھی موقوف ہے۔ ایک ہی حکیم زانی نے کہا ہے کہ بیشہ اطفال چھ ماہ بلکہ چیل روزہ کو اجازت
 چونکہ لگانا ہی کی دے دی ہے تو اس میں نفع بلا مضرت ظاہر ہوا۔ علاوہ بران ہمارے ملک میں بھی حفظ
 صحت اطفال کے لیے انجما ہے۔ رواج ہے۔ بعض اطباء یہ نہ کہ قول ہے کہ چونکہ ماسوائے خون فاسد
 خون صلیغ کو نہیں چوستی اسی لیے خون جو اسے خارج ہوتا ہے سیاہ ہوتا ہے لان الطبیعت
 من شائنا حفظ الجسد و دفع الردي ان لم يعا وقما انفا سہ۔ اور چونکہ مثل حجامت کی خاص
 عضو سے خون کو جذب کرتی ہے مگر بہ نسبت حجامت کے اسے غنی عضو سے خون زائد آتا ہے۔ اس لیے
 اکثر وفات چونکہ اوتارنے کے بعد خون جاری رہتا ہے اور زدیہ عابسات۔ سے بند کیا جاتا ہے بخلاف
 حجامت کے کہ اس میں بھی خون شاذ و نادر جاری ہوتا ہے۔ اور چونکہ لگانا سلفہ اور قویا وغیرہ امر ضہ
 جلدیہ میں مفید ہوتا ہے۔ چونکہ ایک روز چونکہ لگانے سے تنقیہ ملی نہیں ہوتا بلکہ اس طرف اور موافقی
 رجوع کرتا ہے اس لیے دو سے روز بھی چونکہ لگانا مناسب ہے کہ بقیہ مواد کو خارج کرتا ہے
 حکما ہو المتعارف قائمہ سوم محجہ ناری کے بیان میں اس کو مہندی میں تو مڑی اور باڑیہ بولتی ہیں۔
 استعمال اس کی تحلیل مواد اور ریاح بلغمی کے لیے بہت مفید ہے لیکن اوسے عضو سے جب بگایا جاوے
 یا اس کی اعضا قریب سے سود مند ہے۔ آریق اس کا یہ ہے کہ جس جگہ تو مڑی لگانا منظور ہو اور جگہ
 کی جلد کو اول تیل وغیرہ سے چکنا کرین اور آرد کی خام گلیہ اسپر کرین۔ اور اسپر وہ طرف جو خاص
 اسی اقبال کے ہے اندر اس کی سوچہ باگھاس یا کوئی اور شے جلا کر کرین جب شعل ہو تب اس کو گلیہ خام
 لگاویں جب دھوان اس میں کشش کر لیا تو عضو کو پکڑے گا۔ بعد ایک ساعت کے اس کو جدا کرین اور
 بدفعات اسی تدبیر سے اوس مقام پر خواہ متناوز کر کے لگاویں۔ اور یہ طروف اکثر تو مڑی کی ہوتی ہیں اور
 آنجورہ کو جس کے لب باریک ہونے سے استعمال کرتے ہیں۔ اور ترکیب اس کی عوام الناس میں مشہور ہے
 نوع پنجم کے بیان میں۔ جانا چاہیے کہ سہ بھی مثل فصد کے دو قسم پر ہے۔ اختیاری۔ اور
 اضطراری۔ اختیاری کو دو قسم میں ایک حفظ صحت کے لیے ہوتی ہے۔ دوسری دفع مرض کے لیے
 جو کہ حالت صحت میں ہو اس سے حفظ صحت مفسد ہوتا ہے عند الاطباء ایسی دفع ضروریات سے ہے
 اس لیے کہ تناول اغذیہ سے ہر روز قدر سے غلیظ تر غلیظ معدہ اور اس کے نواحی میں باقی رہتا ہے خصوصاً
 اگر ریاضت نہ کی جاوے یا معدہ سرد تر ہو اور ظاہر ہے کہ مواد غلیظ تھوڑا تھوڑا جمع ہو کہ موجب
 فساد و غلیظ ہو جاتا ہے۔ پس مناسب ہے کہ اس میں کثرت مواد کی ہونے دیویں۔ اسی کو بقراط نے

منظر علوم
 حجامت کی دوسری دفع ضروریات سے ہے

منظر علوم
 حجامت کی دوسری دفع ضروریات سے ہے

کہا ہے کہ ہر ایک مادہ میں دو ذرات ہوتے ہیں جن کی ضرورت ہے تاکہ تغیر و تبدل ہو سکے۔ اور اس کو
دھوی کیا ہے کہ میں ایسے شخص کو حفظ صحت کا ضامن ہوں بشرطیکہ باقی تدابیر حفظ صحت کو مثل اغزیہ
اور اطعمہ وغیرہ کی ملحوظ رکھا جاوے۔ اور چاہیے کہ تھے کے لیے کوئی خاص تاریخ مقرر نہ کریں بلکہ
ہر ایک مادہ میں بلاناظر دورہ دو مرتبہ فرمایا وین تاکہ طبیعت تاریخ مقررہ کی متناہو جاوے۔
اور جو تھے حالت مرض میں کھاتی ہے اس کی دو قسم ہیں۔ اول یہ کہ تھے سے صرف تغیر و تبدل اور دوسرے
حوالی کا کیا جاوے۔ دوم یہ کہ جذب مواد کا اناکون مجیدہ سے بھی منظور ہو۔ قسم اول میں ادویہ قویہ
ہرگز فرمایا وین اور تھے کر نہیں ضرورت لگا وین۔ لان الدوار القوی والافحاح فی الشقیہ یعنی بان المواد
انی لمعدۃ و ذلک لیس مطلوب ہونا۔ بلکہ طبعی مزاج کو آب تراب یا آب شبت سکینجین صلی یا صر
شہرہ ملا کر پیا وین اور تھے کرادین اور صفر اوی مزاج کو سکینجین اور کلاب اور آب گرم سحر کرادین۔
اور قسم دوم میں ادویہ قویہ اور تھے میں زور لگانا کچھ مضائقہ نہیں لیکن جب تک کام آسانی سے
نکلتے ادویہ قویہ کی طرف توجہ نہ کریں مثل خربق اور جوز العقی کے۔ اور وقت تھے اختیار ہی کا موسم
صیف اور ربیع ہے طریقت اور شتا نہیں اور تھے اضطرابی کے لیے مثل فصد اضطرابی کے
کوئی وقت مقرر نہیں جب چاہیں آب نیلگرم اور نمک و دیگر ادویہ مناسبہ مزاج سے حسب حاجت
تھے کریں اس گاجہ کوئی شرط شرط مذکورہ سے نہیں۔ یاد رکھنا چاہیے کہ جب تھے کرنا منظور ہو
تو لازم ہے کہ ایک روز بیشتر غذا سے نرم کھا وین۔ اور اگر حرارت یا کوئی اور سبب مانع نہ ہو تو غنیم
خوشبودار بھی بدن پر ملین اور ہر ذرتے مونگ چاول ردیرہ کر کے پلا وین تھوڑی دیر کے بعد ادویہ
معتدی حسب حاجت مادہ کے دیکر تھے کرادین لیکن اشخاص مرطوب المزاج کو ضرورت غذا سے نرم
اور روغن ملخ کی نہیں صرف ادویہ سقیمہ پر کفایت کریں۔ اور جس شخص کو قوی یا سانی نہ ہو
تو اول تین روز تک حمام متواتر کرادین اور روغن ملین اور شوربا می حریب غذا کریں اور غذایہ
مختلفہ خوب چبا کر نہ کھا وین اور بعد حمام کے خانہ گرم میں جا کر تھے کریں۔ اور شرط خانہ گرم کی
اوسوقت ہے جب ہوا سے سرد ہو۔ اور بحالت تھے کے رمال شکم اور آنکھوں پر باندھ لیں اور
استادہ ہو کر سر فرو کر کے تھے کرنا مناسب ہے کیونکہ یہ بہت اخلاط کو مقررہ سے بر لاتی ہے
اور تھے بھی باسانی ہو جاتی ہے۔ اور بعد تھے کے اگر موسم گرم ہو اور تھے کرنا لگا مزاج بھی گرم
ہو تو سردیانی سے متنبہ اور آنکھ دھوین اور آب گرم اور سکینجین قندی یا آب گامہ سحر غرضہ کریں
تا مواد متناہو سے خلق کو پاک کرے اور طریقت سبب فرق کلاب ملا کر نوش کریں۔ اور اگر

دور کا زمانہ
شکریہ کو لکھو
قوی اور
زور لگانا
سانہ میں مواد
کو مقرر کرنا
جوابی کرنا
ادویہ قویہ
بہت مناسب
سکینجین
صفر مزاج
سحر غرضہ
آب گامہ
سحر غرضہ

صرع مادی - مایعویا - جذام - فقرس - عرق النساء - رعشہ - فالج - فردج کلیہ اور تباہ
تغیر لون - یہ قان - انتصاب نفس - قوبا - اور حبلہ اعلاال سفلی اور مایوسی - اور اکثر امراض
علوی - اور کثرت قوی کی مضر معدہ اور سینہ اور کائن اور دانت اور دوسرے نرسن اور صرع
وماغی (جو بشرکت معدہ نوم) اور جگر اور ریرہ اور عروق ہے - اور کبھی قے بحرانی ہوتی ہی بشرطیکہ
ایام بحرانی میں واقع ہو - اور علامات قے بحرانی کے یہ ہیں کہ آنکھوں کے آگے تاریکی ہو جاتی ہے
اور منہ میں کڑواہٹ اور فم معدہ میں درد ہوتی ہے - اور سستی کا ہونا اور منہ میں سے لعاب کھینچنا
اور زہن میں انصاف نہ ہو جانا اور ہونٹھ ڈیر کی چکنا اور خفقان سا ہونا اور رنگ چہرہ کا زرد ہونا اور
دل کا تڑپنا وغیرہ علامات قے بحرانی ہیں - اور بیان تفصیلی ادویہ یقیہ اخلاط مفردہ اور مرکبہ کا اس
رسالہ کے منصب سے بعید تھا لہذا متروک ہوا ہے - اور علی ہذا القیاس ادویہ مانعہ قے صفر اوسلی کو
بلغی وغیرہ بیان نہیں ہوتیں - قوع ششم عرق کے بیان میں - یاد رکھو کہ عرق بھی ایک قسم کا استفراغ
ہے اور یہ فضلہ مضم چارم کا ہے - موجب اس کو تولید کا ہے کہ غذا بجز آمیزش قدر سے پانی اور
صفر اکو عروق میں نفوذ نہیں کر سکتی - کیونکہ پانی سیالان غذا میں بد رتہ ہوتا ہے (چنانچہ باقیوم
میں مذکور ہوا ہے) اور صفران قوت گرمی اور تیزی سے تنفیذ غذا کے عروق ضیفہ میں گرتا ہے
کیس جب غذا سے اعضا تک پہنچ جاتی ہے پانی اوس سے علیحدہ ہو کر اکثر قوی مجاری بول کر
طرف میل کرتا ہے اور قدر سے باقی ماندہ جلد کمیط متوجہ ہوتا ہے - پس اگر صرف پانی ہی ہے
تو بخار ہو کر تھمیل ہوتا ہے اور اس کو ہم دیکھ نہیں سکتے اور اگر پانی فضلہ سے آمیختہ ہوا ہے
مگر زیادہ غلیظ نہیں ہوا تو اوس سے عرق پیدا ہوتا ہے - اور اگر فضلات سے ملکہ غلیظ ہوا ہے
تو اوس سے شیل بدن کی پیدا ہوتی ہے - اور اس سے چھ طرح پر استدلال کر سکتے ہیں قسم اول
قلت اور کثرت کے بیان میں - محض زہر ہے کہ سباب کثرت عرق کے علی الاطلاق چھ ہیں - بعض طبعی
اور بعض غیر طبعی - اول یہ ہے کہ رطوبت بدن میں زیادہ ہو جاوے - پس تابہ زیادتی رطوبت کے
عرق پیدا ہو - دوم یہ کہ رطوبت رقیق ہو کر سیالان کرے - سوم یہ کہ اعضا پگھلین اور قریق ہو کر
مسام کے راستہ باہر آویں - چہارم یہ کہ مسام اپنی مقدار طبعی سے وسیع تر ہو جاویں اس لیے رطوبت
زیادہ خارج ہوں - پنجم یہ کہ قوت دفعہ قوی ہو اور رطوبت زیادہ کو دفع کرے - ششم یہ کہ مسام
ضعیف ہو جاوے اس لیے رطوبت افزون تر ہو - اقراض جو عرق دفعہ قوت دفعہ یا ریاضت
معدہ یا حرارت ہو اگر گرم سے (کہ مفرط الحرارة نوم) یا معتدل سے ہو گا وہ طبعی ہی نہیں بلکہ

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

مفید بدن ہے اور اس کے اسباب کو اسباب عرق طبعی کہا جاتا ہے اور عروق اس کے برخلاف ہوں وہ غیر طبعی اور اس کے اسباب کو اسباب عرق غیر طبعی کہتے ہیں۔ اور اسباب قنطہ عرق کے علی الاطلاق چار ہیں۔
 اول قنطہ رطوبت دوم غلظت یا خامی مادہ کی رسوم قبض مسام۔ چہام ضعف دفعہ کا۔ اور کمی عرق کی باوصف امتداد کے علامت بد ہے خصوصاً جبکہ سبب ضعف فحشہ یا غلظت یا خامی مادہ کی ہو۔
 قسم دوم کون عرق کے بیان میں۔ زردی عرق کی نشان غلبہ صفرا میکا ہے اور سفیدی دلیل غلبہ بلغمی اور عرق چرگین اور غلیظ علامت سوداہ کی۔ اور عرق خون نابریا بہ سبب ضعف کہ عروق یا بسبب فساد خون کے ہوگا قسم سوم رائحہ عرق کے بیان میں۔ چنانچہ جرمیت رائحہ کی نشان بلغم حامض کا ہو اور تیزی اور تیزی اس کی علامت اخلاط صفاوی کی اور بد بوی رائحہ کی دلیل عفونت اخلاط کی ہے۔ قسم چہام طعم عرق کے بیان میں۔ حکم طعم کا مطابق حکم رائحہ کے ہے۔ قسم پنجم گرمی اور سردی عرق کے بیان میں۔ عرق سرد تپ میں علامت کثرت رطوبت خام کی ہے کیس اگر مرض حادث ہو تو عرق مذکور بہ نسبت مرض مزمن کے ردی تر ہوگا۔ اور عرق گرم تپ وغیرہ امراض میں بہ نسبت عرق سرد کے اسلم ہے۔
 قسم ششم قوام عرق کے بیان میں۔ عرق قسیق نشان رقت مادہ کا ہے اور غلیظ اور لزج نشان لکڑی اور غلظت مادہ کا ہے ایسا عرق نشان طول مرض ہے کیونکہ ایسے مادہ کے نفع کے لیے عرصہ دراز درکار ہے۔ اور کبھی عرق بحرانی بھی ہوتا ہے بشرطیکہ ایام بحران میں واقع ہو اور مادہ بہت تیز نہ ہو۔
 اور علامات عرق بحرانی یہ ہیں کہ نبض موی شدت ہوتی ہے۔ اور بدن پر ہاتھ گھوسنے پسینا آتا ہے اور جلد سرخ ہو جاتی ہے اور زیادہ دباؤ سے گرمی محسوس ہوتی ہے اور انتفاخ جلد اور بول کرکین غلیظ اور کمی بول اور برز کی اور خوب میں حمام کرنا یا نہانا یا دیا میں پیرنا وغیرہ علامات عرق بحرانی میں نوع قسم۔
 رعات کی بیان میں۔ واضح ہو کہ رعات کو ہندوی میں ناکسیر بولتے ہیں یہ بھی استفراغ کا ایک قسم ہے۔
 گاہے خود بخود روان ہوتی ہے اور گاہے بوقت ضرورت قصد اللہ جاتی ہے۔ چنانکہ امراض ماغی میں۔
 تھویر اس کی بہت کہ اس آئندہ سے جو کہ اس کی لیے مقرر ہے پنج مہنی کو خراش کریں۔ اور اگر گردش اور میرٹ اور فرقیوں کوٹ کر زہرہ گا دے گونہ کر فقیہ بناوین اور ناک میں گسائیں تو خون نوراً روان ہوتا ہے۔
 سو اس کے کئی ایک تدبیریں مطولات میں مذکور ہیں وہاں دیکھ لیں۔ اور جو ناکسیر امراض سر اور تپ میں ظاہر ہو تحقیق کریں کہ بحرانی ہے یا غیر بحرانی اگر بحرانی ہو بالکل بند کریں مگر اگر خوشی کا ہو تو مضائقہ نہیں۔
 علامت رعات بحرانی کی یہ ہے کہ آنکھوں کے آگے خط سرخ روشن ظاہر ہوں اور جگر یا حمال کے جانب میں تمدد ظاہر ہو اور منہ اور آنکھ اور ناک سرخ ہو جاوین اور نچھٹ آنکھ سے آنسو

کے کچھ

کے کچھ

کے کچھ

کے کچھ

کے کچھ

کے کچھ

کے کچھ

کے کچھ

کہ امراض ذی رطوبت میں مثل استسقا وغیرہ آب شور سے غسل کرنا اور آب شیریں سے پرہیز واجب ہے اور اندازہ حرارت حمام کا مطابق مزاج ہر شخص کے مختلف ہوتا ہے اس کی رعایت پر ضرور ہے کیونکہ اشخاص اپنی مزاج کو پانی بہت گرم چاہیے اور صفر اوی مزاج کو تھوڑا گرم۔ اور یہ بھی لائق ہے کہ حمام زیادہ گرم بھی ہو اور نہ ٹیکر کم کیونکہ زیادہ گرم پانی محل رطوبات اور مریض بدن ہے۔ اور ٹیکر کم عرق کو جذب نہیں کرتا ہے حالانکہ غرض اصلی حمام سے یہی ہے بلکہ واجب ہو کہ حمام حرارت اور برودت میں معتدل ہو جس میں توازن شائستہ میں بدن ترشح کرے اور حرارت لطیفہ حمام سے حاصل کرے۔ اور مزاج حمام کا گرم تر ہے کیونکہ ہوا اس کی گرم اور پانی تر ہے۔ پس حمام دو فائدہ مذکورہ سے مرکب ہے وارد حمام کو جو فائدہ میں سے زیادہ تر مطلوب ہو اس کو بہ نسبت دوسرے کے زیادہ تر ملحوظ رکھے مثلاً جس شخص کو تھین بدن ترطیب بدن سے زیادہ مطلوب ہو وہ شخص حمام میں بہ نسبت غسل کی زیادہ بیٹھے جیسا صاحب استسقا اور ترعیل اولیٰ۔ ہم امراض بارہ میں کیا جاتا ہے کہ افراط عرق سے رطوبات تحلیل ہو جاویں اور جس کو اس کا عکس مرغوب ہو وہ استعمال پانی کا زیادہ کرے جیسا صحابی میں کیا جاتا ہے تاکہ ترطیب بدن کی زیادہ ہو کہ ذاتان القریشی فی کتابہ السمی بالوجہ ربویدہ باقال الشیخ فی القانون والاطالی فی شرحہ من شار فلیطالع ثمہ۔ چونکہ حمام اکثر تین خانوں پر مشتمل ہوتا ہے اور مزاج ہر خانہ کا بہ نسبت مزاج دوسرے خانہ کے مختلف ہوتا ہے۔ لہذا احکام ہر ایک خانہ کے علیحدہ علیحدہ بیان کیے جاتے ہیں۔ یا رکھنا چاہیے کہ مزاج خانہ اول سرد تر ہے۔ اور دوم کا گرم تر ہے۔ اور سوم کا گرم خشک۔ مگر یہ تینوں خانہ سوائے سچ کے ہونی چاہیے نہ کہ کھڑے اور تارے کی جگہ ہوتی ہے اور کوئی تینوں خانہ سے سرد محض نہیں ہوتا۔ بخلاف تیسرے خانہ کی اثر حرارت حمام سے خالی ہوتا ہے۔ اور خانہ اول کہ سچ کے متصل ہے چونکہ حرارت او میں بہ نسبت اور خانوں کے کمتر ہوتی ہے لہذا او پر سردی کا اطلاق کرتے ہیں ورنہ شک نہیں کہ سچ کی نسبت وہ کبھی گرم ہے۔ اور مناسب ہے کہ ہر ایک خانہ میں ایسے پانی کا استعمال کیا جاوے جو کہ اس کے ہوائے متاقل اور مناسب ہو یعنی خانہ گرم میں سرد پانی کا استعمال نہ کیا جائے اور نہ اس کا بر خلاف کیا جاوے کیونکہ بموجب ادراک منافی کے روٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اسی لیے اطباء نے اس پر ایسے تاکید شدید کی ہے کہ دخول حمام میں سچ سے بالترتیب ہونا چاہیے۔ اور طریق اس کے یہ ہے کہ جب خانہ اول میں داخل ہو تو مناسب ہے کہ زمان شائستہ او میں توقف کرے تاکہ ہوائے حرارت داخل ہو۔ اس کے بعد خانہ دوسرے میں وارد ہو اور کچھ بھی نہ کرے معتد بہر کر

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

منظر علوم

واقع ہو تو لامحالہ مفید اور سودمند ہوگا لہذا اسکو جمہایم فطرت صحت اور مزلیات مرض سے شاکر کیا گیا ہے۔
 اور اگر ایسا نہ تو حمام بلا شک مضر ہے اور چونکہ حق مراعات کمتر کیا جاتا ہے لہذا بعض اطباء نے علی الاطلاق قول
 مذکور حمام کی مذمت کی ہے اور اسکی بیاشرت سے عموماً منع کیا ہے والا سلسلہ اقلہاء۔ الغرض شیخ نے
 لکھا ہے کہ حمام گرم بھی ہے اور سرد بھی ہے اور تری بھی ہے اور خشک بھی اور نافع بھی ہے اور مضر بھی۔ منافع
 اسکے یہ ہیں کہ تنویم اور تبخیر اور جلا اور تخلیل اور جذبہ غذا بظاہر تین اور ازالہ اعیاء اور حبس اسہال وغیرہ
 کرتا ہے۔ اور مضر اسکی یہ ہے کہ بشرط افراط مضعف قلب ہے اور غشی اور غثیان اور مواد کا نہ کو
 متورک اور متعفن کرتا ہے۔ اور مواد کو افضیہ اور عصارہ چنیدہ کی طبع مائل کرتا ہے فائدہ اول اور دوم
 کے بیان میں جو کہ استحمام کے متعلق ہیں اور مسئلہ اور پیر لازم ہے۔ اور یہ فائدہ کئی ایک قواعد پر مشتمل ہے
 قاعدہ اول وقت استحمام میں جو شخص اپنی حفظ صحت کا خواہاں ہو اس پر لازم ہے کہ بعد تمام ہضم معدی
 اور گہدنی کے حمام میں نہاؤں مگر جو شخص کہ محرومی مزاج ہو اور خالت خلومین غلبہ صفرار سے خوف کری
 تو ایسے شخص کو لازم ہے کہ حمام سے اول قدر سے غذائے لطیف کھاؤں۔ اور ایسا ہی محرومی مزاج کو
 خاؤں ثالث میں نہ آنا چاہیے مگر جو وقت گرمی اسکی ملائم مزاج محرومی کے ہو۔ اور عمدہ ترین غذا
 محرومی مزاج کو قبل استحمام بہ ہے کہ روٹی کو میوہ جات کہ پانی میں تر کر کے کھاؤں۔ تحقیق تر ہے کہ جیسا
 کھانا پینا حمام میں ممنوع ہے ویسا ہی بعد حمام کے پیشتر زوال حرارت تامیہ کے بھی ممنوع ہے لیکن تحقیق
 یہ ہے کہ اگر طعام شدید البرودة یا شدید الحارة ہو تو بہ ممنوع ہے والا جائز ہے جیسا ابھی بیان ہوا
 علی الخصوص اگر آب شدید البرودة یا شدید الحارة ہو تو بالکل ناجائز ہے کیونکہ پانی سبق در سرد تر
 یا گرم تر ہوگا اوستی سرد مضر تر ہوگا ہاں اگر پانی زیادہ سرد نہ ہو بلکہ معتدل ہو اور سبب غلبہ پیاس کے
 قدرے قدرے پیا جاوے تو کچھ مضائقہ نہیں بلکہ بعض محرومی چون کو باعث امن اور امان ہے۔
 اسلئے اطباء نے لکھا ہے کہ محرومی مزاج حمام میں دیر تک نہ بیٹھے تاکہ زیادہ پیاس نہ لگے اور موجب کثرت
 اور خفقان نہ ہو کیونکہ پیاس سخت پر محرومی مزاج کو صبر کرنا بہت مضر ہے۔ قاعدہ دوم اون چیزوں
 کے بیان میں جو کہ میل بدن کو دور کرتے ہیں۔ از انجملہ برگ کنار اور خطمی اور صابون وغیرہ جو کہ ہر ایک
 شہر میں استعمال اونکا مروج ہے۔ اور برگ کنار کو غسل کے پانی میں ڈالنا یا کوٹ کر پانی میں ملانا اور بدن
 کو اس سے ملنا میل کے دور کرنا خطمی سے قوی تر ہے۔ علاوہ بدن مایع سقوط موسے اور مطول
 اور مقوی اور مزیل حرارت موسے خصوصاً اگر عصارہ جعد سے مزوج کریں تو افعال مذکورہ میں قوی تر
 ہیں۔ اور خطمی سے غسل کرنا مضر ہے۔ اور صابون سے غسل کرنا اون اشخاص کے موافق ہے

۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

کیونکہ اس عمل سے سبب حرارت یا طنی کے ہضم قوی ہو جاتا۔ اور کوہ شرب کی بھی ضروری ہے تاکہ منوث میں ازواطہ اور ایسا ہی غصہ اور اذویہ گرم سے ہمہ گیر لازم ہے تدریجی مسائل تنفرہ غسل میں۔ یاد کر نیک لائق ہے کہ سرد پانی میں نہانے سے نیم گرم میں نہانا بہتر ہے۔ اور ہو این سرد پانی سے نہانا خصوصاً بمرود المزاج کو مضر ہے۔ اور ملینی مزاج کو کثرت غسل ممنوع ہے اور مطلق غسل صاحب نزلہ اور سہال اور بچوں اور خیفون کو نچا ہے خصوصاً سرد پانی سے تو بلاشبہ مضر ہے اور چشموں گرم پانی سے غسل کرنا درجیہ چشمہ کبریتی اور چشمہ برقی وغیرہ محل فصول اور دافع خارش ہے۔ اور نیز فالج اور عرشہ اور تشنج کے لیے سود مند ہے۔ اور عرق ہنار اور وجع المفاصل کے لیے بدستور مفید ہے۔ اور بہت دنوں تک غسل نہ کرنا جلد کو تکلیف کرتا ہے اور اس کی رونق اور جلا کھو دیتا ہے۔ اور جاڑوں میں نیت گرٹ کے قلت غسل واجب ہے۔ اور بعد حمل کے اگر غسل کیا جاوے تو ہاش بدن کی ضروری ہے۔ اور غسل خواہ تاب سرد ہو خواہ یہ آب گرم مضعف اعصاب ہے کیونکہ پانی سے جلد اور اعصاب ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور سرد پانی سے اعصاب میں (جو کہ بالذات بار دہین) سردی زیادہ ہو جاتی ہے۔ ایسا اکثر ہندون کو ہمیشہ نہانے سے ایام جوانی کے بعد علامات ضعف اعصاب اور گردہ کی ظاہر ہوتی ہیں یا ضعف باد کے ہمیشہ شاکل رہا کرتے ہیں۔ اگرچہ سن شباب میں سبب گرمی مزاج کی نقصان کم ہوتا ہے اور بعضے ہنود ایک روز میں کئی بار غسل کرتے ہیں حتیٰ کہ بعد فراغت باخانہ کے بھی نہاتے ہیں یہ غسل او کو حق میں طاعت ہی مضر ہے نوع فہم نفث کے بیان میں۔ واضح ہو کہ نفث اصطلاح اطباء میں وہ طوبت ہے کہ قبضہ ثلث سے سبب کھانسی کے باہر نکلے۔ اور عرف عام میں وہ طوبت ہے کہ منہ سے خارج ہو خواہ سرد سے خواہ تھوکنے سے خواہ معدہ سے خواہ دماغ سے بہر صورت نفث بھی ایک نوع کا استفرغ ہے اور امراض سینہ میں نفث اور عدم نفث مواد پر اس سے استدلال کرتے ہیں۔ اور استدلال اس سے سکتا طرح پر ہو سکتی ہے۔ قسم اول قلت اور کثرت نفث میں۔ کثرت اس کی دلیل نفث مادہ اور انتہا مرض ہے بشرطیکہ قوام اور رنگ وغیرہ میں بھی محمود ہو۔ اور قلت اس کی علامت خامی مادہ کی ہے۔ اور جب تھوڑی تھوڑی نفث آؤں شروع ہو تو دلیل ابتداء نفث اور نیز آدرمض کی ہے۔ اور استدلال اس کا نشان نفث اکثر مواد کا ہے۔ اور نفث امراض ثلثہ و مایعلق بہا میں نشان سورمزاج سازج یا خامی مادہ یا کم نرمی طبیعت کا ہے۔ قسم دوم رنگ نفث میں۔ سفیدی اس کی علامت خامی مادہ یا نیز ملینی کی ہے۔ اور سرخی اس کی نشان غلبہ خون کا ہے یا ٹوٹ جانے رگ پر حوالی ریبہ اور جگر اور آلات تنفس میں دال ہے۔

گرسا ۱۲
طہر ۱۳
تدریج ۱۴
تدریج ۱۵
تدریج ۱۶
تدریج ۱۷
تدریج ۱۸
تدریج ۱۹
تدریج ۲۰
تدریج ۲۱
تدریج ۲۲
تدریج ۲۳
تدریج ۲۴
تدریج ۲۵
تدریج ۲۶
تدریج ۲۷
تدریج ۲۸
تدریج ۲۹
تدریج ۳۰
تدریج ۳۱
تدریج ۳۲
تدریج ۳۳
تدریج ۳۴
تدریج ۳۵
تدریج ۳۶
تدریج ۳۷
تدریج ۳۸
تدریج ۳۹
تدریج ۴۰
تدریج ۴۱
تدریج ۴۲
تدریج ۴۳
تدریج ۴۴
تدریج ۴۵
تدریج ۴۶
تدریج ۴۷
تدریج ۴۸
تدریج ۴۹
تدریج ۵۰
تدریج ۵۱
تدریج ۵۲
تدریج ۵۳
تدریج ۵۴
تدریج ۵۵
تدریج ۵۶
تدریج ۵۷
تدریج ۵۸
تدریج ۵۹
تدریج ۶۰
تدریج ۶۱
تدریج ۶۲
تدریج ۶۳
تدریج ۶۴
تدریج ۶۵
تدریج ۶۶
تدریج ۶۷
تدریج ۶۸
تدریج ۶۹
تدریج ۷۰
تدریج ۷۱
تدریج ۷۲
تدریج ۷۳
تدریج ۷۴
تدریج ۷۵
تدریج ۷۶
تدریج ۷۷
تدریج ۷۸
تدریج ۷۹
تدریج ۸۰
تدریج ۸۱
تدریج ۸۲
تدریج ۸۳
تدریج ۸۴
تدریج ۸۵
تدریج ۸۶
تدریج ۸۷
تدریج ۸۸
تدریج ۸۹
تدریج ۹۰
تدریج ۹۱
تدریج ۹۲
تدریج ۹۳
تدریج ۹۴
تدریج ۹۵
تدریج ۹۶
تدریج ۹۷
تدریج ۹۸
تدریج ۹۹
تدریج ۱۰۰

وہ ہے جس میں اصل مرض میں خفت اور آرام حاصل ہو اور بعد نفع کے ہو اور خارج بدلی کی طرقت شدید المیل ہو اس غلبہ طبیعت کا دفع ہوا پر مفہوم ہوتا ہے۔ اور آرام نرم پخت اور امتخت کے بہترین اور ایسا ہی جو اسفل بدن اور غیر عضد شریف میں واقع ہوں اور اس عضو میں کہ مادہ اوس میں بالکل سما جاوے در نہ خون پلک جائے مادہ باقی کار تھا ہے۔ اور کورام لکھتہ میں اگر تب باقی رہے اور آرام تحلیل نہوں تو جینے میں کچا تھی میں اور جو مادہ میں خود حرارت ہو تو بتیں پچھیں دن میں تب حادہ میں اور آرام مغالب اور اطراف میں ظاہر ہونا بدستہ اور ان اور آرام سے بخار کا ہو جانا اگرچہ بدستہ لیکن اوس سے کمتر ہے۔ اور آرام کا کان کو پیچھے جڑ میں واقع ہونا اور نہ پکنا اور نہ استفرغ ہونا بعد اس کے ردی ہے۔ اور خارج کا نفع پاناساتھ اس کے کہ اور اخلاط غیر نفع ہوں اچھا نہیں بلکہ اکثر مہلک ہوتا ہے۔ یہاں تک اسباب ضروری کے جین بیان ہوئی ہیں اگرچہ انواع اس کے ضروری نہوں۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ اسباب مذکورہ میں ہر واحد جب ضروری ہے نہ کہ تمام انواع یا اصناف اس کے ضروری ہیں مثلاً حاجت طرف جس غذا کی تو ضروری ہے لیکن ہونا اس کا روٹی یا گوشت ضروری نہیں۔ اور ایسا ہی حاجت ہو لکی اشتیاق کے لیے ضروری ہے لیکن یہ بات کہ ہوا قلم مغنیں اور ناحیہ مقررہ کی ہو یہ امر غیر ضروری ہے۔ و بکذا فی جمیع الاسباب الضروریۃ المذكورۃ۔ کب خانہ میں اسباب غیر ضروری کے اقسام لکھے جاتے ہیں کیونکہ ہمیں ان کی معرفت کی بھی حاجت ہے بقول شیعہ مصرعہ ضد مبتین نشود جو بضرہ خانہ اسباب غیر ضروری کے تشریح میں اور اس میں فصلیں ہیں فصل اول اون اسباب کے بیان میں جو کہ مستہ ضروریہ سے ملتی ہیں۔ اور اس کے پانچ قسم ہیں۔ انسان۔ اجناس۔ عادات۔ صاعات۔ واردات خارجیہ۔ انسان اولی ہر سے ہیں کہ اولی بدن انسان میں تاثیر زیادہ ہے چنانچہ بعض اشخاص ایک سن میں ضعیف ہوتے ہیں جب دوسرے سن کی طرف انتقال کرتے ہیں تو قوی ہو جاتے ہیں۔ اور عکس اسکا بھی واقع ہوتا ہے جیسے محرومی مزاج میں سن شباب میں ضعف ہوتا ہے اور سن کمولت میں قوی ہو جاتا ہے۔ اور ہرودی مزاج کا حال اس کے برخلاف ہوتا ہے یعنی سن شباب میں قوی اور سن کمولت میں ضعیف ہوتا ہے۔ اور درجات سن کے قول مشورہ چار ہیں۔ اول سن نمو یعنی سن بڑھنے کا اور سکون حدت بھی کہتے ہیں اور اس کے پانچ درجہ ہیں۔ اول سن طفولیت اور یہ وہ زمانہ ہے کہ اوس میں بچہ کو استعداد حرکت کی نہیں ہوتی۔ ابتدا سن نمو کا اسی درجہ سے ہوتا ہے۔ دوم سن جوی یہ وہ ایام ہیں کہ بعد نبوض اور قبل تصلب اعضا کے ہوتے ہیں۔ سوم سن ترعرع ہے وہ بعد تصلب اعضا اور قبل سن مرگہ کے ہوتا ہے۔ چارم سن غلامیہ ہے اس کو سن رہا بھی کہتے ہیں اس میں ٹو باڑی کا آغاز ہوتا ہے

۱۰
بہت سی باتیں
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

اور یہ وقت بلوغ کا ہوتا ہے۔ جسم سن فنی اس سن کے بعد موقوف ہو جاتا ہے اور قریب تیس سال تک یہ سن ختم ہو جاتا ہے کہ مبدی سن شباب کا ہوتا ہے۔ دوسرا سن شباب یعنی سن جوانی کا اور اس کو وقوف بھی کہتے ہیں اور یہ سن بعد گزرنے سن فنی کے قریب چالیس تک ہوتا ہے۔ اور حرارت اور رطوبت بچوں اور جوانوں کی نزدیک افلاطون اور جالینوس کے کمیت فی مقدار میں مساوی ہے لیکن بچوں میں سبب کثرت رطوبت کے حرارت شدید نہیں ہوتی۔ اور جوانوں میں بابت قلت رطوبت کو شدید اور جاد ہوتی ہے۔ چنانچہ اگر لکڑی تر اور خشک کو علیٰ علیہ جلا یا جاد سے اور لکڑی مساوی فی الکیتہ اور متماثل فی الکیتہ ہو تو یہ بات بخوبی واضح ہو جائیگی یعنی خشک لکڑی کی حرارت تیز اور تر کو خفیف ہوگی۔ مع کون حرارت متساویۃ فی الکیتہ بالفرض المذكور۔ تیسرا سن کہولت ہے اور اس کو سن انحطاط بھی کہتے ہیں لیکن اسمیں قوت باقی رہتی ہے یہ سن انقباض سن وقوف کو بعد قریب پچاس برس تک ہوتا ہے اسمیں حرارت نقصان قبول کرتی ہے اور بیوست زیادہ ہو جاتی ہے۔ چوتھا شیخوخت ہے اسکو بھی سن انحطاط کہتے ہیں لیکن اسمیں قوی میں ضعف طاری ہوتا ہے یہ سن انقباض سن کہولت سے آخر عمر تک ہوتا ہے اور اسمیں رطوبت غریبہ غالب ہوتی ہے۔ فائدہ واضح ہو کہ یہ بقدر بابت انسان کے بیان کیا گیا ہے باعتبار غلبہ افراد انسان اور سن کن کثیر العمارت کو ہے مثل قلم رابع اور خامس کے۔ ورنہ بجا بعض مواضع اور بلدان کے انسان انسان کو متفاوت ہوتے ہیں چنانچہ شیخ نے لکھا ہے کہ جبشہ اوزرنگبار میں تمام انسان تین سے چالیس برس تک ختم ہو جاتے ہیں۔ اور تفصیل بابت انسان کے باعتبار اقلب افراد انسان کہ یہ ہر کہ سن نو چار سبوع پر ختم ہوتا ہے ہر ایک سبوع سات سات برس کا ہوتا ہے۔ اور ہر ایک سبوع میں انسان کے لیے ایک طرح کا کمال حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ سبوع اول گزرتا ہے یعنی بچہ سبوع کا ہوتا ہے تو اعضا اسکو قدر سے سخت ہو جاتے ہیں اور اس کے افعال میں قدری قوت حاصل ہوتی ہے اور اسکو دانت لہست اور ضعیف قوی، انتون سے بدل جاتے ہیں۔ اسی کمال کے لیے آنحضرت ص نے فرمایا ہے۔ علم الصبیان الصلوۃ وہم انما سبع۔ اور جب سبوع دوسرا ختم ہوتا ہے یعنی بچہ کی عمر چھ کوا سال کی ہوتی ہے پس اس کے اعضا بہ نسبت سبوع اول کے زیادہ مضبوط ہو جاتے ہیں اسی لیے بچہ میں آثار بلوغ کے ظاہر ہو جاتے ہیں اور لڑکی کو حیض آ جاتا ہے اور پستان بھی برآمد ہوتی ہیں اور مادہ زرع کا یعنی منی دونوں میں اچھے سے وقت پیدا ہوتی ہے۔ اور عند الجھور علامات بلوغ کے کئی ہیں از انجملہ اربعہ یعنی ناک کی ٹہری ظاہر ہو جاتی ہے اور جھو

ابراہیم بنی
عہ مخالف
کفشت میں
سبب و قوت
حرارت دونوں
متساوی
میں ہر طرف
دیکھ کر آج
عہ دیکھ کر
عہ ہونا

اور اس کیفیت سے بدن بھی مشکبف ہو مثل حرارت مفرطہ کے کہ سبب اوسکا وجود صفر ہو۔ اور سازج وہ ہے کہ ایسی نہو مثل حرارت مدقوق اور برودت مشکبف۔ اور سور مزاج سازج یا ایک عضو سے مختص ہوگی جیسے سردی کہ حرارت آفتاب سے عارض ہو یا تمام بدن کو لانی ہوگی جیسے تب کہ سبب دھوپ کے عارض ہو۔ اور سور مزاج ماوی یا عضو سے تجاوز اور نقص ہوگی یا اوسمین داخل اور نافرمان ہوگا۔ اور داخل اگر اتصال عضوین تفرق کر گیا تو اوسکو مورم کہتے ہیں ورنہ غیر مورم کہتے۔ مثلاً انکے مطولات میں مذکور ہیں۔ اور مرض ترکیب کی چار قسم ہیں امراض خلقت۔ امراض مقدار۔ امراض عدد۔ امراض وضع۔ امراض خلقت بھی چار ہیں۔ اول امراض شکل اور وہ یہ ہیں کہ شکل عضو کی مجری طبعی سے ایسی تغیر ہو جاوے کہ مضر ہو جیسے سر جوڑا ہو یا سیدھا عضو خمدار یا اسکا برعکس ہو۔ دوم امراض مجاری ہیں اور اوسکی تین قسم ہیں اول من حیث الاتساع مثال اوسکی انتشاع۔ نورسہ سبب کشاوی ثقبہ غبیہ کے جو کہ مجری روح یا شح کا علی اختلاف القویین ہے۔ دوم من حیث التضييق مثال اوسکی ضیق بنفس ہے اور خناق کہتے۔ سوم من حیث الانسداد اور مثال اوسکی حدوث سدہ کا اوس رگ میں جو کہ جگہ مراد کو آتی ہے اور مرارہ سے امعا کو جاتی ہے۔ پس اگر سدہ امین کبدا اور مرارہ کے واقع ہوگا حیرت برغان ہے۔ اور اگر امین مرارہ اور امعا کے حادث ہوگا قلع کا باعث ہے۔ سوم امراض تجاویف اسکو امراض اوعیہ بھی کہتے ہیں اسکی چار قسم ہیں تین قسم یہ ہیں۔ یا من حیث الاتساع جیسے کہہ انشیمین کا سبب گرنے کسی جسم کے افوق سے فراخ ہو جاوے چنانچہ مرض قیلہ اور فتق میں یہ امر مشاہدہ ہو سکتا ہے یا من حیث التضييق جب فضا سے معدہ تنگ ہو جاوے۔ یہ کبھی خلقی ہوتا ہے اور کاہتے سبب دم عضو مجاور کے ظاہر ہوتا ہے اور تنگی بطون شریفہ داغ کی بھی اسی قبیل سے ہے۔ یا من حیث الانسداد جیسے بطون داغ میں سکتہ کی حالت میں سدہ ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ قسم مرض خلوص ہے جیسے شدت فرح ملک اور لذت ملک میں تجاویف قلب کی حالی ہوتی ہے۔ چہارم امراض صفائح ہیں جو کہ سطح عضو سے (خواہ داخلی ہو خواہ خارجی) متعلق ہیں جیسے صفائی اور نافرمانی عضو کی مثلاً جس عضو کی صفائی اور ہولاری مطلوب ہو مثل قضیبہ جسکے وہ نافرمان ہو جاوے۔ اور جس عضو کی خشونت اور نافرمانی مقصود دھوش معدہ اور رحم کے وہ ہولار اور صفا ہو جاوے۔ اور ظاہر ہے کہ اگر سطوح اعضاء میں خساد سرد ہوگا تو قاعدہ مقصودہ اوسنے ناقص یا باطل ہوگا۔ اور امراض مقدار دو قسم ہیں یا یہ کہ عضو مقدار

۱۔ برت زرد
۲۔ جاکوین
۳۔ ہوجاوی
۴۔ عصبانی
۵۔ عصبانی
۶۔ عصبانی
۷۔ عصبانی
۸۔ عصبانی
۹۔ عصبانی
۱۰۔ عصبانی
۱۱۔ عصبانی
۱۲۔ عصبانی
۱۳۔ عصبانی
۱۴۔ عصبانی
۱۵۔ عصبانی
۱۶۔ عصبانی
۱۷۔ عصبانی
۱۸۔ عصبانی
۱۹۔ عصبانی
۲۰۔ عصبانی
۲۱۔ عصبانی
۲۲۔ عصبانی
۲۳۔ عصبانی
۲۴۔ عصبانی
۲۵۔ عصبانی
۲۶۔ عصبانی
۲۷۔ عصبانی
۲۸۔ عصبانی
۲۹۔ عصبانی
۳۰۔ عصبانی
۳۱۔ عصبانی
۳۲۔ عصبانی
۳۳۔ عصبانی
۳۴۔ عصبانی
۳۵۔ عصبانی
۳۶۔ عصبانی
۳۷۔ عصبانی
۳۸۔ عصبانی
۳۹۔ عصبانی
۴۰۔ عصبانی
۴۱۔ عصبانی
۴۲۔ عصبانی
۴۳۔ عصبانی
۴۴۔ عصبانی
۴۵۔ عصبانی
۴۶۔ عصبانی
۴۷۔ عصبانی
۴۸۔ عصبانی
۴۹۔ عصبانی
۵۰۔ عصبانی
۵۱۔ عصبانی
۵۲۔ عصبانی
۵۳۔ عصبانی
۵۴۔ عصبانی
۵۵۔ عصبانی
۵۶۔ عصبانی
۵۷۔ عصبانی
۵۸۔ عصبانی
۵۹۔ عصبانی
۶۰۔ عصبانی
۶۱۔ عصبانی
۶۲۔ عصبانی
۶۳۔ عصبانی
۶۴۔ عصبانی
۶۵۔ عصبانی
۶۶۔ عصبانی
۶۷۔ عصبانی
۶۸۔ عصبانی
۶۹۔ عصبانی
۷۰۔ عصبانی
۷۱۔ عصبانی
۷۲۔ عصبانی
۷۳۔ عصبانی
۷۴۔ عصبانی
۷۵۔ عصبانی
۷۶۔ عصبانی
۷۷۔ عصبانی
۷۸۔ عصبانی
۷۹۔ عصبانی
۸۰۔ عصبانی
۸۱۔ عصبانی
۸۲۔ عصبانی
۸۳۔ عصبانی
۸۴۔ عصبانی
۸۵۔ عصبانی
۸۶۔ عصبانی
۸۷۔ عصبانی
۸۸۔ عصبانی
۸۹۔ عصبانی
۹۰۔ عصبانی
۹۱۔ عصبانی
۹۲۔ عصبانی
۹۳۔ عصبانی
۹۴۔ عصبانی
۹۵۔ عصبانی
۹۶۔ عصبانی
۹۷۔ عصبانی
۹۸۔ عصبانی
۹۹۔ عصبانی
۱۰۰۔ عصبانی

۱۔ عصبانی
۲۔ عصبانی
۳۔ عصبانی
۴۔ عصبانی
۵۔ عصبانی
۶۔ عصبانی
۷۔ عصبانی
۸۔ عصبانی
۹۔ عصبانی
۱۰۔ عصبانی
۱۱۔ عصبانی
۱۲۔ عصبانی
۱۳۔ عصبانی
۱۴۔ عصبانی
۱۵۔ عصبانی
۱۶۔ عصبانی
۱۷۔ عصبانی
۱۸۔ عصبانی
۱۹۔ عصبانی
۲۰۔ عصبانی
۲۱۔ عصبانی
۲۲۔ عصبانی
۲۳۔ عصبانی
۲۴۔ عصبانی
۲۵۔ عصبانی
۲۶۔ عصبانی
۲۷۔ عصبانی
۲۸۔ عصبانی
۲۹۔ عصبانی
۳۰۔ عصبانی
۳۱۔ عصبانی
۳۲۔ عصبانی
۳۳۔ عصبانی
۳۴۔ عصبانی
۳۵۔ عصبانی
۳۶۔ عصبانی
۳۷۔ عصبانی
۳۸۔ عصبانی
۳۹۔ عصبانی
۴۰۔ عصبانی
۴۱۔ عصبانی
۴۲۔ عصبانی
۴۳۔ عصبانی
۴۴۔ عصبانی
۴۵۔ عصبانی
۴۶۔ عصبانی
۴۷۔ عصبانی
۴۸۔ عصبانی
۴۹۔ عصبانی
۵۰۔ عصبانی
۵۱۔ عصبانی
۵۲۔ عصبانی
۵۳۔ عصبانی
۵۴۔ عصبانی
۵۵۔ عصبانی
۵۶۔ عصبانی
۵۷۔ عصبانی
۵۸۔ عصبانی
۵۹۔ عصبانی
۶۰۔ عصبانی
۶۱۔ عصبانی
۶۲۔ عصبانی
۶۳۔ عصبانی
۶۴۔ عصبانی
۶۵۔ عصبانی
۶۶۔ عصبانی
۶۷۔ عصبانی
۶۸۔ عصبانی
۶۹۔ عصبانی
۷۰۔ عصبانی
۷۱۔ عصبانی
۷۲۔ عصبانی
۷۳۔ عصبانی
۷۴۔ عصبانی
۷۵۔ عصبانی
۷۶۔ عصبانی
۷۷۔ عصبانی
۷۸۔ عصبانی
۷۹۔ عصبانی
۸۰۔ عصبانی
۸۱۔ عصبانی
۸۲۔ عصبانی
۸۳۔ عصبانی
۸۴۔ عصبانی
۸۵۔ عصبانی
۸۶۔ عصبانی
۸۷۔ عصبانی
۸۸۔ عصبانی
۸۹۔ عصبانی
۹۰۔ عصبانی
۹۱۔ عصبانی
۹۲۔ عصبانی
۹۳۔ عصبانی
۹۴۔ عصبانی
۹۵۔ عصبانی
۹۶۔ عصبانی
۹۷۔ عصبانی
۹۸۔ عصبانی
۹۹۔ عصبانی
۱۰۰۔ عصبانی

طبی سے زیادہ ہو جاوے یا مقدار اصلی سے کم۔ خواہ عظم اور مغز خلقی ہوں خواہ عرضی۔ اور ایسا ہی تمام بدن میں ہوں، یا کسی خاص عضو میں۔ کس۔ چار قسم حاصل ہوں۔ چنانچہ فرہنجی غلط مثال زیادتی عام کی۔ قوشی نے کہا ہے کہ میں نے دمشق میں ایک آدمی کو دیکھا اسباب مٹا یا بے مفرط کے آنکھ کھولنی اور سپر شکل تھی۔ اور جالینوس سے منقول ہے کہ اس نے ایک آدمی کو اہل ہنر قد سے دیکھا وہ اس قدر مٹا تھا کہ چلنے پھرنے سے عاجز تھا۔ اور عظم زبان کا اور دار الفیل مثال زیادتی خاص کے ہے۔ دہلہ یا مفرط مثال نقصان عام کے ہے اور ضمور حد چشم مثال نقصان خاص کے ہے۔ اور امرانہ عسکر دو قسم ہیں۔ اول یہ کہ عضو مقدار طبعی سے زائد ہو اس کی دو قسم ہیں۔ طبعی اور غیر طبعی۔ زیادتی طبعی وہ ہے کہ جنس اس کی بدن صحیح میں موجود ہو مثل انگلی کے کہ پانچ سے زائد ہوں۔ اور زیادتی غیر طبعی وہ کہ جنس اس کی بدن صحیح میں موجود نہ ہو۔ اور اس کی دو قسم ہیں یا بدن سے بہت ہوگی مثل ٹولول یعنی مشوں کے یا مفصل ہوگی مثل سنگر زہ مثانہ کے۔ اور دوم یہ کہ عضو مقدار طبعی سے ناقص ہو اس کی بھی دو قسم ہیں۔ طبعی اور عارضی۔ طبعی وہ ہے کہ وجود اس کا طبعی ہو، لیکن اصل خلقت میں اس کی کمی مادہ کے مخلوق نہ ہو جیسے کسی شخص کی تین یا چار انگلی اصل خلقت میں ہوں۔ اور نقصان عارضی وہ ہے کہ اصل خلقت میں تو عضو صحیح و سالم مخلوق ہو ہو لاکن بعد از ان کسی عارضہ خارجیہ سے ناقص ہو جاوے جیسے کسی کی انگلی یا ہاتھ تلوار وغیرہ سے کاٹ گیا ہو یا آگ سے جل گیا ہو۔ اور کمراض وضع کے مثل فساد وضع کے جو اسباب نزدیک ہیں ایک عضو کے دوسری عضو سے۔ یا اسباب دوری ایک عضو کے دوسری عضو سے نامناسب طور واقع ہو۔ یعنی ایک عضو دوسری عضو سے ایسی طور پر دور یا نزدیک ہو کہ مناسب نہ ہو۔ اور اس کی دو قسم ہیں ایک باعتبار موضع نفس عضو کے۔ دوسرے باعتبار مشارکت دوسری عضو کے۔ امراض موضع کے چار ہیں۔ اول زوال عضو کا اپنے موضع سے اسبب خروج تام کے (راؤ کو خلع کہتے ہیں) دوم زوال عضو کا مفصل سے اسبب خروج غیر تام کے (راؤ کو وٹی بولتے ہیں) سوم یہ کہ عضو اپنے موضع میں حرکت کرتا ہے حالانکہ سکون اس کا واجب ہے مثل عرشہ کے۔ چہاں یہ کہ عضو اپنے مکان میں ساکن ہو حالانکہ حرکت اس کی واجب ہے جیسا تجربہ حاصل ہیں اور امراض مشارکت دو قسم ہیں۔ اول یہ کہ حرکت عضو کی عضو مجاور کے خلاف مستقیم ہو۔ مستقیم ہو۔ دوم یہ کہ حرکت عضو کی عضو مجاور سے مستقیم یا مستقیم ہو پس تمام امراض وضع کی چھ ہوں۔ اور اقسام تفرق اتصال کے بہت ہیں اس کی بات کے باعتبار اختلاف محل کے

156

1542

۵۰۰

1312

142

سید سید

12/12/2011

11

三

三

ہوتا ہے اور بنفہ مرض ہے۔ اور گاہے عرض مرض کا سبب ہوتا ہے مانند رد توہنج کو کہ سبب غشی کا ہوتا ہے۔ اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ایک ہی شے سبب اور عرض اور مرض جہات مختلفہ ہو سکتی ہے جیسے کما فی ذات الحجب کے لیے تو عرض ہے اور جب محکم ہو جاوے بنفہ ایک مرض بنجاتا ہے اور سبب حرکت عنقیہ کے سبب ٹوٹنے لگ کا ہو جاتا ہے۔ اور مثل تپ دق کے کہ عرض قرشہ کا ہے اور سبب ضعف معدہ کا ہوتا ہے اور بنفہ ایک مرض ہے۔ اب اسباب امراض بدنی کی تشریح کیجاتی ہے۔ چونکہ حسب تحریر سابق کے امراض دو قسم ہیں مفرد اور مرکب اور مفرد کی تین قسم ہیں سور مزاج مرض التکریب تفرق اتصال لہذا اول اسباب سور مزاج کو خواہ مفرد ہوں خواہ مرکب لکھے جاتے ہیں۔ پس اسباب مرض حار کے کئی قسم ہیں یا روحانی ہونگے مثل عصب اور خوشی اور غم غیر مفرد کے۔ یا بدنی ہونگے مثل ریاضت اور حرکت غیر مفرد کے۔ یا ادویہ اور اخذیہ سخنا کا داخل یا خارج سے استعمال کرنا۔ یا تکاثف مسام کا۔ یا عفونت اخلاط کے۔ یا غذا محض معتدل المقدار کھانا۔ اور خواب اور بیداری اور حمام بشرط اعتدال اسی قبیل سے ہیں اور صناعات منسوخہ مثل حدائی وغیرہ کے بدستور۔ اور اسباب مرض بارہ کے بھی بہت ہیں از انجملہ حرکت اور سکون مفرد ہیں اور اغذیہ اور ادویہ بسرات کا داخل اور خارج سے استعمال میں لانا اور استعمال سخنا اور کمی زیادتی غذا اور احتباس اور استفراغ میں افراط کرنا۔ اور خامی اخلاط کی اور کیفیات نفسانیہ مفرد مثل ہم فرغ اور لذت اور فرح کی بھی اسباب برودت کے ہیں۔ اور مسام کا بالافراط کشادہ ہونا اور صناعات برودت مثل دھوپنی پن اور غواشی وغیرہ کے بدستور ہو۔ اور اسباب مرض طیب کو مرطبات کا دواثر یا غذا اثر داخل یا خارج سے استعمال کرنا۔ اور غذا سے زیادہ کھانا اور نہ ختم جید نہ ہونا۔ اور سکون یعنی حرکت کرنا اور فرح معتدل۔ اور محلات اور محففات سے پرہیز کرنا۔ اور حمام مرطب کا کھانا کے بعد استعمال کرنا اور خلط محفف کا استفراغ اور مرطب کا احتباس کرنا سب اسی قبیل سے ہیں۔ اور اسباب مرض یس کے محلات مفردہ (جیسے حرکت مفردہ اور جماع وغیرہ) اور محففات کو داخل یا خارج سے استعمال کرنا۔ اور غذا کم کھانا۔ اور کسی عضو خاص سے غذا کو بند کرنا۔ یہ اسباب امراض امزجہ مفردہ کے (یعنی حار بارہ طیب یا یس کے) بیان ہوتے ہیں۔ اور اسباب امراض امزجہ مرکبہ (یعنی حار طیب حار یا یس۔ بارہ طیب۔ بارہ یا یس) کی ترکیب اسباب امزجہ مفردہ سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ مثلاً سبب مرض حار طیب کا وہ امر ہے جو کہ سبب حرارت اور رطوبت سے مرکب ہو مثل حرکت غیر مفردہ کے مع کثرت غذا کے اور اسی قیاس پر اسباب یاقی ہیں اعتباراً جاننا چاہیے

سہ
پہلے پھر ۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

اسباب کی اسباب ہونے میں تین شرطیں درکار ہیں اول یہ کہ سبب فاعلی مقلد میں پیدا ہو۔ دوم یہ کہ ملاقات
 اوسکی بدنہیں مانہ درازنگ ہو سوم یہ کہ بدن کو اوسکے قبول کرنے کی استعداد ہو۔ اب اسباب امراض ترکیب
 بیان ہوتے ہیں۔ چونکہ امراض ترکیب کے حسب تفصیل سابق چار قسم ہیں۔ یعنی امراض خلقت
 امراض عسرہ امراض مقدار امراض وضع۔ اور امراض خلقت بھی چار ہیں یعنی فساد شکل مرض بیماری
 مرض ادعیمہ مرض صفاغ۔ لہذا سب کو ترتیب و اربابین کیا جاتا ہے۔ پس اسباب فساد شکل کی دو قسم
 ہیں خلقی اور غیر خلقی۔ اسباب خلقی (جو کہ قبل پیدائش کے رحم میں عارض ہوتے ہیں اور انکو اسباب
 باطنی بھی کہا جاتا ہے) دو طرح ہیں۔ ایک وہ ہے کہ قوت کی جہت سے انکو شکل قصور قوت مصورہ کے
 کہ سبب ضعف کے ہر جزو منی کو لائق عضو مخصوص کے کہ نہیں سکتی۔ دوسری وہ ہیں کہ مادہ یعنی منی کے
 جہت سے ہوں۔ اور اوسکی بھی دو قسم ہیں اسباب کمیت مادہ کو ہونگی مثلاً اگر مادہ کثیر المقدار ہو تو عدد
 طبعی سے زائد ہو جائیگا چنانچہ بعض انسانوں میں چھ انگلی دیکھی جاتی ہیں۔ اور اگر مادہ قلیل المقدار ہو
 تو عدد طبعی سے نقصان ہو جائیگا چنانچہ تین یا چار انگلی بعض آدمیوں میں دیکھی گئی ہیں۔ اور اسباب
 کیفیت مادہ کے ہونگی مثلاً مادہ حالت طبعی سے غلیظ یا قسیق ہو۔ پس اسباب عدم قوام معتدل کے
 مادہ مذکور قوت مصورہ سے عاصی ہوگا اور اوسکی اطاعت نہ کرے گا۔ ایسے شکل میں کسی نوع کا تو فیض ہرگز
 نہ ہوگا۔ اور اسباب غیر خلقی (جو کہ بعد پیدائش کے واقع ہوتے ہیں) دو طرح ہیں۔ ایک اسباب
 مرضی ہیں مثل جذام اور سہل اور تندہ اور لعوہ کے۔ دوسری اسباب عرضی ہیں اوسکی بھی دو قسم ہیں
 یا جانب ولادت میں واقع ہونگی جیسا کہ خروج جنین کا حالت طبعی پر (جسکا ذکر عنقریب آتا ہے)
 نہ ہو مثلاً پشت پر یا دونوں پاؤں سے پیدا ہو ایسی ولادت سے اغلب فساد شکل عارض ہوتا ہے۔
 اور کبھی بعض اعضاء مولود کے رحم میں بند ہو جاتے ہیں پس اوسی گجھ ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور یا بعد
 ولادت کے عارض ہونگی جیسے وہ اسباب کہ حالت تقیظ میں واقع ہوں کیونکہ اعضاء بچہ کی گونا گونا
 طور پر رکھ کر پیٹے جاویں اور دیر تک اوسی حالت پر پڑا رہے تو ضرور اوسکی ہیبت طبعی اعضاء میں
 فساد واقع ہوگا ایسے کہ اعضاء اوسکے اس حالت میں نرم اور سہل الاطراف ہوتے ہیں۔ اور
 ایسا ہی اگر وقت خروج اور غسل اور تقیظ وغیرہ کے بچہ کو نامناسب طور پر پکڑا جاوے تو البتہ شکل
 اوسکی فساد ہو جائیگی۔ یا وہ اسباب کہ خارج سے مثل ضربہ اور سقط کے لاحق ہوں خواہ قبل تولد
 مان کے شکم میں عارض ہوں یا بعد تولد کے سہ زو ہوں یا حرکت بچہ کی وقت معینہ سے پیشہ
 واقع ہو اور مویا بہ اور دبلا پہ مفرط اور لولہ اور امراض وضع اور اندام قریح وغیرہ امور کہ اسباب

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اور ادویہ قافیہ کا ضہا کرنا اور غذیہ لہزہ کھانا دیکھیں یا بچہ اور ہیرہ اور ہر سیدہ اور نان میدہ وغیرہ بھی بتورہ
و موجب انسداد مجری ہیں۔ اور اسباب امراض مجاری اور اسباب امراض اوغیہ یعنی تجاویف کی ایک ہی ہیں اور یہی
قیاس کر لیں۔ اور اسباب امراض صفائح کے جو کہ سطوح اعصاب سے متعلق ہیں دو قسم ہیں۔ اول اسباب
ملاست یعنی صفائی اور ہمواری عضو کی۔ دوسرے اسباب خشونت یعنی درشتی اور ناہمواری عضو کی پس
اسباب ملاست عضو کے نادرہ داخل ہونے جیسے اغذیہ طربہ کو متادل کرنا جیسے اخلاط طربہ اور لہزہ جہیز یا لم یون
اور سطوح ناہموار اعضا کو (مثلاً رحم اور معدہ کے) صفا اور ہموار کر دیں۔ یا خارجی جیسے موسم اور غرض
کو باہم ملا کر سطح عضو پر مالش کریں۔ اور ہوا نرم بین بیٹھنا اور طلیہ حملہ کو استعمال کرنا اسی قبل سے
اور اسباب خشونت عضو بھی یا داخلی میں مثلاً مادہ حادہ کے کہ تیار شدت اور سرعت نفوذ کی رطوبت
لہزہ کو سطح عضو سے (مثلاً قصیرہ کے) قلع کرنا ہے۔ اور محلات اور مخففات مفرطہ اور قابضات
داخلی کو مثل غذیہ اور ادویہ قافیہ کے استعمال کرنا بدستور ہے۔ (اور یا خارجی میں مثل دہون اور
گرد اور غبار کے اور محلات اور مخففات خارجی کو مثل ریاضت وغیرہ کے استعمال میں لانا بھی اسباب خشونت
عضو سے ہے۔ یہاں تک اسباب امراض خلقت کے بیان ہوئے ہیں اور چونکہ اسباب امراض مقدار اور
امراض عدد متحد ہیں لہذا ذکر علیحدہ علیحدہ بیان نہیں کیا گیا۔ پس اسباب زیادتی مقدار اور عدد
کی کثرت مادہ کی ہے اور کسی دو حال میں یا مادہ طیبہ ہوگا۔ اور مراد مادہ طیبہ سے وہ ہے کہ وہ مادہ ایسے
فرونی کا محدث ہو کہ مثل اس کے بدن میں موجود ہو مثل انگلی کے کہ پانچ سے زائد ہو۔ اور یا مادہ رویہ ہوگا
اور مراد اس سے یہ ہے کہ وہ مادہ ایسی فرونی کا محدث ہو کہ مثل اس کے بدن میں موجود ہو مثل مسہ وغیرہ
زائد کے۔ اور یا شدت قوت جائزہ کی موجب زیادتی مقدار اور عدد کا ہے خواہ قوت جائزہ بغضاتوی ہو
خواہ بذریعہ مالش اور ضادات مستحکمہ کے حاصل ہو مثلاً اگر زہمت اور خردل وغیرہ سے عضو کو مالش کیا جائے
تو قوت جائزہ عضو کو رکی قوی ہو جائیگی۔ لیکن مالش اور ضادات ہی زیادتی مقدار میں ہو سکتی ہے زیادتی عدد میں نہیں ہوتی
و ہو سکتا ہے۔ اور اسباب نقصان عدد اور مقدار کے دو قسم ہیں۔ یا اول میدا لیش سے ظاہر ہونے جیسے
مادہ کی اور ضادات و صفت قوت مصورہ کا۔ اور یا بعد پیدائش کے واقع ہونے اور لوہی دو قسم ہیں یا داخلی
ہونے یا خارجی۔ اسباب داخلی وہ ہیں کہ باطن سے ظاہر ہو دیں اور اجزا سے تن میں نقصان کر میں مثل
مادہ آگاہ کہ فی خدام میں۔ اور خارجی وہ ہیں کہ خارج بدن سے لاحق ہوں۔ جیسے تلوار سے کاٹا جاؤ اور آگ
سے جلیا جاؤ وغیرہ۔ اور اسباب فنا و وضع کے جو سبب مقارنت ایک عضو کو دوسرے عضو سے
ہوتا ہے دو قسم ہیں عارضی اور موقوفی۔ پس اسباب عارضی میں سے یا مادہ مشقی ہے کہ اعصاب اور رباط

کچھ وضع عضو کی فاسد کرتا ہے یعنی اسباب سے منع ہوتا ہے۔ یا اتھام اور اندام زخم کا ہے کیونکہ اندام زخم کا ہی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ وضع عضو میں فساد آتا ہے اور بابت ایک عضو کی دوسری عضو سے منع کرتا ہے۔ اور مولود ہی اسباب سے منع ہوتا ہے فی الرحم سے ہوتی ہیں چنانچہ بعض اطفال میں شاہدہ کیا گیا ہے مثلاً ایک انگلی دوسری انگلی سے ملتی اور پیوستہ ہوتی ہے۔ اور ایسا ہی اسباب فیہ وضع کے جو سبب مبادت یعنی دوری ایک عضو کی دوسری عضو سے ہوتا ہے دو قسم پر ہیں۔ عارضی اور مولود ہی۔ پس عارضی یا مادہ مشبوہ ہے کہ عصب اور رباط کو کچھ ممانع انقباض ہوتا ہے اور تقاربت ایک عضو کی دوسری عضو سے منع کرتا ہے۔ یا مادہ مرغیہ ہے کہ عضلات کو سست اور ڈھیلہ کرتا ہے پس انقباض مشکل ہو جاتا ہے۔ یا اثر قرحہ کا اوسکا سبب ہوتا ہے کہ سبب اندام کو مقاربت ایک عضو کو دوسرے سے منع ہوتی ہے۔ اور مولود ہی اسباب سے منع ہوتا ہے فی الرحم سے حاصل ہوتی ہیں جیسا بیان ہوا ہے۔ اور خشک اور سخت ہونا کسی غلط کا مفصل میں۔ اور حرکت مفردہ غیر طبعی بھی اسباب فساد وضع کے ہیں۔ اور اسباب تفرق اتصال کے بھی باد اخلی ہیں یا خارجی۔ پس اسباب داخلی یا مادہ اکالہ یعنی کھانے والا ہے کہ بنا بر حمت اور تیزی کے عضو کو کھاتا ہے اور اس کے اجزاء میں تفرق آتا ہے۔ یا مادہ محرقہ یعنی سوزندہ ہے کہ کسی عضو پر غالب ہوتا ہے اور اس کے اتصال کو توڑتا ہے جیسا دوسٹھارہ یکدہی میں دیکھا جاتا ہے کہ اجزاء سے جگر متفرق ہو کر پردہ پردہ ہمارہ سرخ خارج ہوتی ہیں۔ یا مادہ مرغیہ کہ عضلات اور رباط کو ڈھیلہ کرتا ہے لہذا اوس سے اتصال اعضا کا زائل اور تفرق اتصال واقع ہوتا ہے۔ یا مادہ لاوغ یعنی کاٹنے والا کہ بعض اجزاء کو بعض اجزاء سے جدا کر دیتا ہے۔ یا مادہ صادہ یعنی شگافندہ جیسے غلط یا بس کہ شدت پیوست سے تفرق اتصال کرتی ہے۔ اور استلار مد بھی اسباب داخلی سے ہے کہ تفرق اتصال تک نوبت پہنچاتا ہے اور اس کی ہر قسم ہیں۔ ایک ریح ہے کہ شدت اور کثرت مقدار سے عضو کو ممتد اور متملی کرتی ہے اور اس کے اجزاء میں تفرقہ ڈالتی ہے جیسے یہ حالت فوق میں عارض ہوتی ہے۔ دوم غلط خشک یا تر ہے۔ میں غلط تر سبب ارتخاسے اعصاب اور رباطات کے اور خشک یا عت تجفیف رطوبات کی تفرق اتصال کا موجب ہوتی ہے۔ سوم شدت حرکت واقعہ کی کہ عمومی طبعی سے خارج ہو اور عضو سبب کثرت استلار مادہ مدفوعہ کے اوسکا متحمل ہو سکے پس تفرق اتصال ضرور ظاہر ہوگا جیسا ایام جوان میں لکھا ہے ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ منہ رگوں کے سبب کثرت مواد مدفوعہ کے پٹ جاتے ہیں۔ چہارم حرکت بعد استلار کے خواہ حرکت عنیفہ ہو یا غیر عنیفہ۔ پنجم انفجار یعنی ٹوٹ جانا کسی اور کم کا ہے

دور ہونا

دور ہونا

دور ہونا

دور ہونا

دور ہونا

دور ہونا

دور ہونا

دور ہونا

دور ہونا

دور ہونا

دور ہونا

دور ہونا

دور ہونا

دور ہونا

ششم سیاح یعنی زور سے آواز نکالنا سمین حدوث تفرق اتصال کا تباہی و تدریج کے ہے جو کہ احتساب
 انجہ سے حاصل ہوتا ہے لان اصبحت تجسس الانجہ۔ اور کبھی کو ذرا بھی تفرق اتصال کا موجب بنتا ہے اور
 اکثر اس سے فوق پیدا ہوتا ہے۔ اور اسباب خارجی تفرق اتصال کی جیسے کوئی عضو تدریج سے کاٹا جاوے
 یا تیر سے سوراخ کیا جاوے یا رسی سے باز کر کے کھینچا جاوے یا آگ سے جلایا جاوے اور مثال اوکی جیسا کسی
 سنگین چیز سے کسی عضو کا کوفہ ہوجانا اور کتے اور انسان وغیرہ کے دانتوں سے کاٹا جانا اور بوجھ اوٹھانے سے
 تفرق اتصال عارض ہونا۔ یہاں تک اسباب امراض مفردہ کی تشریح ہوئی ہے۔ اور اسباب امراض کیہ
 کہ اسباب امراض مفردہ سے مرکب ہوتے ہیں مثلاً ورم جو کہ امراض سور مزاج اور تفرق اتصال اور زیادتی تفرق
 (جو کہ مرض ترکیب کا ایک قسم ہے) سے مرکب ہے اسلئے اسباب اوکی بھی اسباب امراض مذکورہ سے مرکب
 ہونگے۔ پس اسباب ورم کے بہت ہیں از انجملہ اخلاط سے بدن کا متلی ہونا۔ یا دودھ ریچی سے پر ہونا۔ یا مادہ
 مائی زیادہ ہونا۔ اور قوت عضو دفعہ کی اور ضعف عضو قابل کا اور ترک ریاضت متعادہ اور حرارت مفردہ
 وغیرہ امور کذانیہ پستور موجب ورم ہیں۔ اور اتساع مجاری اور منافذ موضع متورمہ کے اور درد شدید اور طوفا
 ہر ہی کا بھی اسباب ورم سے ہیں۔ اور اسباب قیرہ کے یا جراثیم کے کھڑے ہونے یا ریم ہو جاوے اور مہ کو ٹوٹ
 جاوے یا شور میں کہ عضو کو کھا جاوے۔ اور اسباب ضلع عضو کے یعنی عضو کا اپنی جگہ سے نکل جانا
 یا بدنی ہونگے یا خارجی۔ پس بدنی جیسے رطوبت لزجہ مرثیہ بدن میں پیدا ہووے کھا ہو اوٹھو فی انفتق۔
 یا مادہ غلیظہ کسی مفصل میں جمع ہو جاوے اور سہ عضو کا مفصل سے خارج ہووے جیسے نقرس میں
 یا مادہ ہر کہ گوہر عصب اور رباط کو تباہ کرے جیسے علت جذام اور عرق لہسارین۔ اور خارجی جیسے
 سقوط اور ضربہ سے رباط اور عضلہ کھینچا جاوے۔ اور مطلق اسباب وجع یعنی درد کے کہ عبارت حساس
 اور درلگ منافی سے ہے من حیث ہوناف (دو قسم پر ہیں یا سور مزاج مختلف ہوگو سمین تغیر مزاج
 کا دفعہ ظاہر ہوگا یا تفرق اتصال ہوگا۔ لیکن چونکہ اقسام درد کے مختلف ہیں لہذا اسباب او کے بھی بوجہ
 اقسام کے متعدد ہونگے۔ پس اوجاع اور الام مشہورہ جالیئوس وغیرہ کے نزدیک پندرہ قسم ہیں۔
 اول کھانک یعنی جسکے ساتھ خارش ہو اور سبب اسکا خلط شور یا تیز ہے۔ دوم خشن یعنی جسمین درشتی
 اور زامیاری محسوس ہو۔ اور سبب اسکا خلط سخت او غلیظ القوام یا لیس المزاج ہے مثل ریگ گردہ
 اور مثلاً کے۔ سوم ناخس یعنی چننی والی اور سبب اسکا مادہ تیز ہے یا وہ ریج کہ غشاء کو من جہت انور
 کھینچتی ہے۔ چہارم مدد جسمین کھینچاؤ اور کشش سی معلوم ہو اور سبب اسکا خلط یا ریج ہے کہ غشاء کو
 من جہت الطول کشش کرتی ہے۔ پنجم فاعط یعنی گھوٹنی والی۔ اور سبب اسکا مادہ یا ریج ہے کہ

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

عضو پر جگہ لگا کر تا ہے۔ ششم منسلخ جسمین غشا۔ مجمل عضلہ کی تائید ہو اور سبب اس کا مارہ باریج بہت
 کہ درمیان عضلہ اور اس کی غشا کے واقع ہوتی ہے۔ پس غشا کو کھینچتا ہے اور اس کو عضلہ سے یکطرفہ کر دیتا ہے
 اور غشا اور عضلہ میں تفرق اتصال ڈالتا ہے۔ ہفتم مکرر جسمین یہ معام ہوتا ہے کہ باریج ٹوٹا گئی ہے
 اور سبب اس کا مادہ ریچی ہے کہ درمیان آنچوان اور اس کے غشا کے حادث ہوتا ہے۔ یا برورت ہے
 کہ غشا کو کشیف کر کے اس کو قوت سے لگاتی ہے۔ ہفتم رخر جسمین گوشت عضلہ کو کشش ہوتی ہے اور
 اس کو ترہین کھینچا ہوتا ہے۔ اور سبب اس کا وہ ہے کہ گوشت اور عضلہ کو کھینچتا ہے اور اس کو تر
 کو کشش نہیں کرتا۔ آٹھم ناقب جس سے یہ دریافت ہوتا ہے کہ کوئی شے جرم عضلہ میں پختی جاتی ہے سبب
 اس کا مادہ غلیظ یا ریح ہے کہ درمیان طبقات اعصار صلیبہ غلیظ کے بند ہوتی ہے مثل جرم معارفہ لون کے۔
 او ہمیشہ تھوڑا عضو اور او سمین نفوذ کرتی ہے چنانچہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا کسی آلہ سے سوراخ ہو رہا ہے
 ۔ آٹھم سستی جسمین درد غیر نافذ محسوس ہوتا ہے اور سبب اس کا وہی سبب ناقب کا ہے لیکن ناقب اور سستی
 میں ہفتہ در فرق ہے کہ مادہ وجہ ناقب کا عضو میں نفوذ کرتا ہے چنانچہ محسوس ہوتا ہے کہ عضو کو
 سوراخ کرتا ہے اور مادہ سستی کا اسی عضو میں بند اور ساکن رہتا ہے اور نفوذ نہیں کرتا۔ یا زہم خری
 ہے جس سے مزاج عضو کا سرد ہو جاتا ہے اور جسمین نقصان یا بطلان محسوس ہوتا ہے۔ اور سبب اس کا
 غلط بارہ یا انسداد منافذ روح نفسانی کا ہوتا ہے اسلئے روح نفسانی اوس عضو تک موصول نہیں ہوتی
 پس خدر حاصل ہوتا ہے۔ یا اتلار اوعیہ کا اس کا باعث ہوتا ہے پس اعضا ریحوارہ میں خدر ظاہر
 ہوتا ہے۔ دو کا زہم ضربانی ہے جسمین حرکت شدیدہ شریان کی معلوم ہوتی ہے اور سبب اس کا آگاس
 گرم ہے کہ عضو حس میں ظاہر ہو۔ سیزدہم اعیاس ہے یعنی مانگی کے باعث درد عارض ہوتا ہے
 اس میں قوت محرکہ کی مانگی اور امکان دریافت ہوتی ہے۔ اور سبب اس کے مختلفہ بین یا ثقب ہے اس کو اعیاس
 تعبی بولتے ہیں۔ اور یا سبب اس کا خلط عمدہ ہے جو کہ عضلہ پر گر کر اس کو کشش کرتی ہے اس کو اعیاس تمدد
 کہتے ہیں۔ یا سبب ریح کے ہو گا اس کو اعیاس ریچی اور نافذ سے موسوم کرتے ہیں۔ چہار دہم لاؤغ
 ہے جسمین عضو کا اندر سوزش سی معلوم ہوتی ہے۔ اور سبب اس کا خلط حار تاثیر ہے کہ عضو میں مبتدا
 ہو جاتا ہے یا او سپر سے ہو کر گزر جا تا ہے پس سبب حدت اور تیزی کے اوس میں سوزش پیدا ہوتی ہے۔
 پانزدہم ثقل جس سے عضو میں ثقل اور بوجہ معلوم ہوتا ہے۔ اور سبب اس کا وہ مادہ ہے
 جسے عضو غیر حساس میں مثل شش اور گردہ اور طحال کے جو کہ غشا سے متعلق ہے۔ یا غشا گردہ
 اس کو ہے) سبب انچوائی غشا کے ثقل محسوس ہوتا ہے۔ یا سبب ورم کے ہوتا ہے کہ اعضا سے

لے
 تو لڑنے والی ۱۱
 لے لڑی ۱۲
 لے نرمی اور
 سست ہونا ۱۳
 لے وہ درد
 کہ عاجز ہوگا
 دریافت کرنا
 کہ سوا اس کی
 بدن میں چھپا
 جانے لگا
 فک کشش
 عجب جسمین
 ۱۵

سبب

جیسے رشتہ یاسہ میں ہوتی ہے یا بیوست مشیج ہے جیسا ذائق خشک اور ترشیچ یا پس میں ظاہر ہوتی ہے۔ تاہ
فضول ہیں کہ سبب تیرید کے موجب ایذا ہوں جیسے ناقص میں یا لذع کے باعث سوزی ہوں جیسے مشعیرہ
میں یا ریح ہے کہ طالب خروج ہو جیسے حالت اختلاج میں یا دہ فضول ہیں کہ قوت محرکہ کی رستہ میں
بجایا میں اور اسکو عضو کی طرف نفوذ نہ کرنے دین جیسے عشاء امتدادیہ میں اور سبب استفراغ اور احتباس
کے چونکہ پٹی باب کے ابتداء میں مذکور ہو چکے ہیں لہذا انکو اعادہ نہیں کیا جاتا تا مذغیب خاتمہ اوزان
طبیبہ اور معالجات خارجیہ اور فحاش مستعملہ کتب طبیبہ کے بیان میں و قناعہ ہیں فی عہدہ اول
اوزان طبیبہ مشہورہ اور ہندیہ اور اہل ایران وغیرہ کے بیان میں۔ جو کہ اس کتاب اور دیگر کتب تعلیمیہ
میں کارآمد ہیں تکیثہ فوائد کے لیے بہ ترتیب حروف تہجی بیان کیے گئے ہیں۔ اوقیہ اسی اوقیہ بھی کہیں
سارٹ ہے سات شقال ہے کہ دو تولہ اور تین ماشہ اور چھہ رقی ہوتے ہیں۔ اور درم کے حساب سے قریباً
دش درم ہوتے ہیں۔ اوقی جمع اوقیہ کی جو گرا طیا اسکو چوبیس اوقیہ پر طلاق کرتے ہیں۔ اور بعضوں
نزدیک اوقیہ پانچ شقال کا ہوتا ہے۔ اور صاحب بحر الجواہر نے لکھا ہے کہ اوقیہ نرذ اطہاوس درم
اور پانچ ساتوین درم کے ہیں یعنی ۱۰ درم کا ہے۔ ہستار سارٹ ہے چار شقال ہے اور ہندی
حساب سے ایک تولہ اور پانچ ماشہ اور سات رقی ہوتا ہے اور بقول شیخ روح سارٹ ہی چہ درم ہے اور بقول
بعضے ڈیڑہ تولہ اور دو ماشہ ہوتا ہے اور بعضوں کے نزدیک چھہ درم اور تین۔ انا میں درم کی دقتی ہیں
یعنی ۲ درم کا ہے اور عند البعض چھہ درم اور دو تہائی درم کی یعنی ۲ درم کا ہے اور اسی قدر وزن
استار کا اکثر اطباء کے نزدیک معتبر ہے۔ اسکرچھہ استار ہیں اور عند البعض وہ برتن ہے جس میں پانچ شقال
پانی سما جاوے۔ اطہاوس ڈیڑہ اوقیہ ہے۔ ابرق دوسن طہی ہے اور کہتے ہیں کہ پانچ رطل ہے
اور عند البعض دوسن اور دو رطل ہے۔ آرزہ چاول کو کہتے ہیں اور اوس سے چاول مستوی مراد
کہ دو رطلی کے برابر اوسکا وزن ہو۔ اور نرذ بعضے ایک چاول چار راتی کے برابر ہوتا ہے۔ ابرق
سترہ اوقیہ سے بیس اوقیہ تک ہوتا ہے۔ آیات عمل اڑ ہائی رطل ہے اور بعضوں نے دوسن
طہی لکھا ہے۔ آیات وہن ڈیڑہ من طہی ہے۔ ابولوتین قیراٹ ہے اور ابولات فویراٹ ہیں ابولس چھہ
شقال کا ہے یعنی ۲ شقال ہے۔ اول ایک اوقیہ ہے اور کہتے ہیں کہ سات شقال ہے۔
اکسونافن سارٹ ہے بائیس درم کا ہے اور نرذ بعضے تیرہ درم کو کہا جاتا ہے۔ اور لکھا ہے کہ اس کے
مطلقی سے اٹھ قیراٹ مراد ہیں اور حب تیل میں اسکو نوکر کہیں سولہ درم مراد ہے۔ اور صاحب بحر الجواہر
نے ابن سہیل سے نقل کیا ہے کہ تیل سے اٹھارہ درجی مراد ہیں اور شراب سے دو اوقیہ اور ادھی ونجی

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

اور شہد سے تین اوقیہ اور ایک چوتھائی اور ایک اٹھواں اوقیہ کا ہے ۳۰ اوقیہ کا ہے -
اطلاطون سے سو اسوطل مراد ہے وہ رطل کہ بارہ اوقیہ ہوتا ہے - اخلاط تیل سے نورطل اور
شراب سے دنس رطل اور عسل سے ساڑھو تیس رطل ہے - برنج یعنی چاول چار رانی کے برابر
ہوتا ہے - بندقہ ایک درم ہے اور عند البعض ایک شقال ہے اور نرزد بعضے چار دانگ ہے -
تہلولی اس سے مراد دام بھول شاہی ہے جکا وزن نو ماشہ ہوتا ہے اور کتہی ہین کہ چودہ ماشہ
ہوتی ہے - یا قلائی یونانیہ چھ قیراط ہے اور کتہی ہین کہ چوبیس جو کے برابر ہے اور عند البعض یکدرم
- اور باقلائی مصری بارہ قیراط ہے اور کتہی ہین کہ ایک درم ہے باقلائی سکندریہ نو قیراط ہے - کذافی
بحر الجواہر - باقلائی شامی دو قیراط ہے بطون صغیر چھ درخی ہے اور بطون کبیر تین اوقیہ ہے - برمد و قیراط
ہی - پل فوط ہندی چالیس ماشہ وزن کا نام ہے اور عند البعض آٹھ تولہ اور بقولی سو لٹہ ٹانگ ہے -
پول فلوس اور دام کو کہتے ہین - پیسہ وزن او سکنا باعتبار اختلاف بلاد کے اور صغیر اور کبیر کے مختلف
ہوتا ہے پیسہ عالمگیری بعینہ ایک تولہ بارہ ماشہ ہے اور پیسہ متعارف زمان ہذا دنس ماشہ کا ہے
اور پیسہ انگریزی قریباً سات ماشہ ہے - تولہ بوزن متعارف بلاد ہند بارہ ماشہ ہے - ترستہ دو قیراط ہے
اور جو کی ساتھ برابر آٹھ جو کے ہے - تدرہ ڈیرہ شقال ہے - ٹانگ ساڑھے چار ماشہ ہے اور شعل
اسوقت بھی ہے اور بقولی چار ماشہ اور عند البعض چوبیس رتی اور نرزد بعضی تینتیس رتی ہے - اور
بعضوں کے ہاں تیس رتی اور عرف عام میں سو لوہین حصہ سیر پر اطلاق کرتے ہین - یعنی پلاسیر کا جو
- جوڑہ سات درم ہے اور بقول شیخ رحم چودہ سافونہ ہے اور اوسیکو ایک تول میں جوڑہ برابر بندقہ کے ہے
اور جوڑہ مطلق مراد نو درخی سے ہے اور نرزد بعضے چار شقال - اور جوڑہ ملکیہ چھ درم ہین اور جوڑہ بنطیہ
ایک شقال ہے اور بقولی ایک درخی ہے - جو چار چاول ہے - جو ستائیں رطل ہین - چٹاٹک ہندی
میں سیر کے سو لوہین حصہ کو کہتے ہین یعنی پلاسیر کا ہے - اور چٹاٹک عالمگیری سیر کا چار تولہ ہے
- جتہ دو جو ہین اور بقولی ایک جو میانہ ہے - اور یا چار چاول اسکو جتہ دہائی کہتے ہین لیکن جتہ یعنی تخمیناً
اٹھ رانی چاول کے برابر ہے - حصہ جو تھائی درم کو یعنی ۱۶ درم کا اور بقولی تھائی درم کی یعنی ۱۶ درم کا ہے
اور عند البعض تین درم ہے اور کتہی ہین کہ چار جو اور ایک چوتھائی جو کی یعنی ۱۶ ۳ جو کا جو کہ ایک قیراط
کے برابر ہے - حانا صغیر و شقال ہے اور حاکبیر تین شقال ہے - خرمد لطیف وہ قدر ہے کہ کف دست کو
بہر دے اور نرزد اطبا وہ مقدار ہے کہ جب نہ گشت اور سبابہ کو باہم ملا دین اور ایک دائرہ اوس میں
پیدا ہو جاوے - اور بحر الجواہر اور حنف میں لکھا ہے کہ چار شقال ہے اور عند البعض تین درم ہے

۴

ریا

جواہر

عہ رتی

۳۰ سزا

۳۰ جاتی

۳۰ خندہ

۳۰ شاع

۱۲ کی ہستی

نام کبریا

۴۴

مکتبہ اسلامیہ

۴۴

تو بایوس تین اوقیہ ہے فلانرا ایک شقال ہے اور عند البعض ڈیرہ شقال ہے تاکس چپہ
 شقال ہے۔ قسط صراح میں لکھا ہے کہ نیم صاع ہے۔ قسط رومی میں اوقیہ ہی اوقیہ مصری
 اور اقطا لبقی اٹھارہ اوقیہ ہے اور بقولی چار رطل ہے اور قسط عمل بقول حکما ریزان ایک رطل
 ہے اور عند البعض ڈیرہ رطل ہے اور نزد شیخ اڑھائی رطل ہے۔ اور قسط شراب کی اسی رطل ہے
 اور قسط روغن اٹھارہ اوقیہ ہے قسط فطری اور قیر و طی جو میں اوقیہ ہی کہ ایک سیر شاہجہانی ہوتا ہے
 قوطی صاحب مخزن ادوہ نے سات اوقیہ لکھا ہے اور عند البعض سات شقال ہے اور صاحب بحر المحیط
 نے لکھا ہے کہ وہ بیس اوقیہ شراب سے اور نو اوقیہ تیل سے اور تیرہ اوقیہ شہد سے اور کتبی ہیں
 کہ شراب سے دس اوقیہ مراد ہے۔ قطیر بارہ ذرہ ہے۔ تغیر کہتے ہیں کہ ایک سن آٹھ سیر شاہجہانی
 اور بقولی چھ بیس من بزرگ منوں سے اور وہ آٹھ کول ہوتے ہیں تغیر جازی صاع عراقی کو مسد
 ہی۔ تغیر ہاشمی عند البعض آٹھ رطل ہے اور کہتے ہیں کہ چار من ہے ہر من دو سو ساٹھ درم
 کا ہے۔ قنطار چھ من ہے اور رطل سے بارہ سو رطل عراقی ہے اور بعض ایک سو بیس رطل لکھتے ہیں
 قنطار چھ درم ہے اور شریعت میں دو سو بیس من ہے ہر من دو رطل کا۔ اور نزد اہل حدیث
 کے قلیتین پنج فرق بزرگ ہیں۔ تو طیل بہتر شقال ہے۔ تو کون تیل سے نو اوقیہ ہے اور شمر
 سی دس اوقیہ ہے اور شد سے ساڑھے تیرہ اوقیہ ہے۔ تو انوس تین اوقیہ ہے اور بقول شیخ ڈیرہ
 اوقیہ ہے۔ قیراط طبی دو طوح ہیں یعنی چار جو اور صاحب بحر المحیط نے اقسائی سے نقل کیا ہے کہ
 ربع دانگ ہے یعنی ۱۶ دانگ کا کہ برابر چار جو کے ہوتا ہے۔ قیاساً ایک شقال ہے۔
 قسطا طونی ایک شقال ہے۔ قاسق ایک ملحقہ ہے اور عند البعض ایک دام ہے۔ قبضہ
 او سقد ہے کہ سر انگشتوں میں پکڑ کر قبضہ مقدار ایک مٹی کا ہے۔ قدح مصری اڑتیس اوقیہ
 اور چار ساتوین اوقیہ کی یعنی ۳۸ اوقیہ کا۔ قریب کے معنی مشک پانی اور دودھ کے جبین
 پہلو من شرعی پانی سما جاوے۔ کہ ایک سو بیس قبضہ ہے۔ کہتے ہیں ایک مٹی بھر کو
 ایک قبضہ بھی کہتے ہیں وزن اس کا چھ شقال قرار دیا گیا ہے۔ کیل اوس پیمانہ کو کہتے ہیں کہ
 اس کے ساتھ وزن کرتے ہیں مقدار اس کا تین سو درم کسری بالاسے اور عند البعض چھیانوہ
 من ہی اور بقولی چھتیس من ہے۔ اور نزد بعض تین من اور آٹھواں حصہ من کا ہی یعنی ۱۸
 من کا ہی۔ کیلہ تین سو درم اور کسری بالاسے اور عند البعض آٹھ سو درم کسری بالاسے
 کیلہ ایک پیمانہ ہے کچھ کم دو من کی گنجائش رکھتا ہے یعنی ۱۶ من کا۔ کسوفانی

کوریہ قسط ہو۔ کول تین کیلچہ ہے۔ کوئب جمع اوسکی اکواب ہے تین طبل ہے اور عند البعض تین قسط ہے
کر سنہ ربع درم سے ربع شتقال تک اور بعض کناسات میں ساڑھے چھ درم ہے۔ کز مہ جمع اوسکی کنزات
ہے ربع درم سے ربع شتقال تک ہے۔ آشتہ اٹھ رتی یا ستیں جو چوٹھ چاول ہے۔ شتقال طبی
ساڑھے چار ماشہ ہے اور بقولی ایک سو چوبیس جو بہر کہ تین ماشہ چھ رتی ہوتا ہے اور بعضوں نے تین ماشہ
یونے دورتی لکھا ہے۔ اور شیخ رئیس حساب سے بھتر جو بہر ہوتا ہے اور شتقال شرعی میں قیراط کے
برابر ہے کسار ہے اڑٹھ جو بہر ہوتا ہے۔ ماطر میں بھتر قسط شراب کی قسط ہے۔ مایطول ڈیڑھ سو طبل عراقی
۔ مایطی ایک طبل اور ثلث طبل عراقی طبل سے ہے یعنی ۱۲۰ ارطل کا اور عند البعض دو طبل بغدادی ہیں۔
مد شرعی امام اعظم رح اور محمد رح کو نزدیک دو طبل ہیں۔ اور امام یوسف رح اور امام شافعی رح
کے ہاں ایک طبل اور ثلث طبل ہیں یعنی ۱۲۰ ارطل کا۔ مسنون کبیر روغن سے تین اوقیہ ہے
اور شراب سے تین اوقیہ اور آٹھ درغی اور شہد سے چار اوقیہ ہے۔ مسنون صغیر تیل سے چھ درغی
ہی اور شراب سے تین درغی اور شہد سے نو درغی ہے۔ من طبی دو طبل عراقی ہے کہ ۷۰ تولہ ۹ ماشہ ہوتا
اور بقولی شیخ چالیس ستار ہیں اور شتقالون سے ایک سو اسی شتقال ہے اور اوقیہ سے چوبیس اوقیہ
اور درم سے دو سو ساٹھ درم کہ تخمیناً چالیس تولہ اور آٹھ ماشہ ہوتا ہے۔ من تبریزی چھ شتقال
یعنی دو سو تولہ کی ایک سو ساٹھ شتقال۔ من رومی ڈیڑھ سو شتقال یا بیس اوقیہ ہے۔ من مصری ۱۰۰
انطالیقی ایک سو چوبیس شتقال۔ من اسکندری دو سو چوبیس شتقال من قفری ایک سو پینسٹھ شتقال
یا ایک سو اسی شتقال ہے۔ من شاہی بارہ سو شتقال یعنی چار سو تولہ۔ من ہندی چالیس پیرانچ اکت
اور ہندوستان کے مختلف ہیں جیسے لاہوری اور خام اور انگریزی وغیرہ۔ اسی لیے من کے اوڑا
مختلف ہوتے ہیں۔ من جاگیر ۷ سو سیر جہانگیری ہیں۔ من شاہجانی چالیس سیر شاہ جانی۔
من عالمگیری چالیس سیر پوری ہیں۔ من خانی آٹھ سیر کابل۔ من شرعی من عراقی ہے کہ چالیس ستار
ہیں اور بقولی چالیس دام بختہ۔ من اکبری تیس سیر اکبری۔ ملک تین کیلچہ ہیں اور عند البعض ساڑھے
ستار ہیں۔ اور نزد بعض تین ستار اور بقولی ڈیڑھ صاع ہے۔ کیاں چوبیس کیلچہ ہے اور صاحب
بحر الجواہر کے نزدیک کیاں اور ملک ہر دو مسادی ہیں۔ رقعہ چھو کو کہتے ہیں شہد اور معاجین سے
چار شتقال کا ہوتا ہے اور خشک ادویہ سے ایک شتقال سے دو شتقال تک۔ مہر یعنی طلا و کچھ
جسکو آشتہ فی کہتے ہیں کامل اور پوری مہر نو ماشہ اور چھ رتی کی ہوتی ہے یعنی ۱۲۰ ماشہ کا اور ناقص
مہر ساڑھے نو ماشہ کی ہوتی ہے اور عند البعض نو ماشہ اور پانچ رتی ہے مہر بکالہ ضرب دیم بارہ ماشہ

تہہ بن موعن لہذا۔ تریاق وہ دوا ہے کہ خاصیت پاد زہر کی رکھتی ہے مانند تریاق فاروق کے اور کہتے ہیں کہ مرکب صنایعی ہوتا ہے۔ تریخ کسی چیز تہہ کو بدن پر لہنا۔ جاذب وہ چیز ہے کہ مادہ کو اپنی طرف کینچو مانند جذبہ بیکسٹر کے۔ جاکا رہ چیز ہے کہ رطوبت لہزہ کو مسام عضو کے منہ سے صفا کرے یہ گرم بھی ہوتی ہے مثل ترس کے اور سرد بھی ہو وی ہے مثل حوضات کے۔ جامد وہ چیز ہے کہ سیلان قبول کرنا اور سکون سے ہو اور حالانکہ باغسل مجتمع غیر سیال ہو اور اسکو ذات میں ایک نوع کی رطوبت ہوتی ہے کہ ہر دت اس کے لیے مجبور و کثیف عارض ہوتی ہے لہذا جبکہ حرارت بدنی اور خارجی اوس میں تاثیر کرتی ہے سائل ہو جاتی ہے۔ جو آرش وہ ہے کہ طعام کو ہضم کرتے حقیقہ نامی چیز ہے کہ محققہ میں ڈالکر دبر کے رستہ امعا میں اور حلیل اور فیل کے رستہ شائد اور رحم میں پہنچا دین اور بیان تفصیلی اسکا گذر چکا ہے۔ حمل کی کیفیت ہے کہ لہتہ کو ادویہ سے ترک کر کے یا لودہ کر کر دبر یا قبل میں اوٹھا دین۔ خاتم وہ چیز ہے کہ سبب بیوست اپنی کے جراثیم کے سطح پر خشک ریشہ پیدا کرے کہ زخم کو آفات سے حفاظت ہو مانند انزروت کے۔ خضاب وہ چیز ہے کہ بالون کو سیاہ کرے یا اسکو رنگ دے۔ دہی وہ چیز ہے کہ اسکو جو ہرین روغن ہو مانند کبویا کے۔ دابق وہ دور ہے کہ سبب لہزہ جت اپنے کے ہاتھ سے چٹ جاوے۔ ذرورہ ہے کہ خشک ادویہ کو رگڑن اور آنکھ میں ڈالین یا زخم پر دہورین۔ رتوع وہ چیز ہے کہ سبب تہہ کے انکشیف عضو کے اور باعث تصنیق اس کے مسام کے مواد منصبہ کو عضو سے شمع کرے اور جب قدر مواد کرنے پر ہو اسکو کرنے سے مانع ہو اور صحت اعضا کو تقویت دے اور حرارت جاذبہ عضو کو تسکین بخشتے تاکہ مواد کو جذب کرے مانند صندل کے۔ آوریہ ضد جاذب کی ہے۔ زروق کو مہندی میں بچکاری کہتے ہیں وہ دوری ہے کہ بذریعہ معمول اس عمل کے حلیل اور قبل کے اندیشہ ہیں اور اس الہ کو زراقہ اور مزرقہ کہتے ہیں۔ سائل وہ چیز ہے کہ اجزائے اسکو جہات میں گہندہ ہووین وہ اجزا اسکو ازہم منقطع ہووین یا ہووین مانند مایعات کے اور یہ ضد مد کی ہے۔ سعوط دو کا پیافنا ناک میں ٹپکانا لیکن ملا سدید نے عام رکھا ہے خواہ ناک میں خواہ کان میں خواہ حلیل میں ہر تینوں صورتوں پر سعوط کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ سکوب وہ چیز سائل ہے کہ تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے بدن پر ڈالین اور توفیق کر کے وٹیا ہی کریں۔ سم وہ چیز ہے کہ سبب کیفیت مضادہ اور خاصیت اپنی کے فساد مزاج کا کرے مانند ہمیش کے۔ سنون وہ چیز ہے کہ ادویہ کو گسکر دانتوں پر ملین یا دہورین اور اسکو جو ہر کے لیے مقوی ہو اسکو منجن کہتے ہیں۔ شوموم وہ چیز ہے

۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

کہ دوا تر اور خشک کو سونگہیں۔ شافہ و چیز ہے کہ او ویہ ممولہ اس عمل کو دراز کر کے دیر یا قبل یا دیگر
 منافذ میں دھریں یا پانی میں گسکر آنکھ میں ڈالیں۔ غدا وین لیب و اسوٹی طاهرین بر لگاویں۔
 صاحب تحفہ نے لکھا ہے کہ باوجود ایک رقیق اور نرم ہووے خواہ او کو عضو پر ماش کرین یا او پر
 بانہ بھریں اور خواہ او سمین سوم ہو یا نہ ہو۔ طلا وہ ہے نہ دوا پتی کو عضو پر ماش کرین یا او سپر لگاویں۔
 بطریق وہ ہے کہ او ویہ کو جوش دیکر پانی او سکا استعمال میں لادیں۔ عاصروہ چیز ہے کہ لہب شمسہ قمریہ
 کے مادہ رطوبت رقیقہ کو جو کہ تجر لیت عضو میں ہے خارج کرے مانند ملیہ کابی کے۔ عطوس وہ دوا ہے
 جسکو چھینک کے لیے سونگہیں۔ غرغروہ چیز ہے کہ قسم مایعات سے منجھ میں لیکر حرکت دیویں اور خلق
 تک پہونچاویں لیکن او سکو نہ لنگھیں اور پھینک دیں۔ فسال وہ چیز ہے کہ لیب رطوبت اور سیلان کے
 یا باعث قوت جلائیہ کے مادہ اور اجسام متشعبہ کو سطح عضو سے دھوے مانند پانی کے۔ قتیہ یہ ہے
 کہ دو اکو کپڑے میں لپیٹ کر اور دراز کر کر دیر قیاسل یا کان یا ناک یا زخم یا جرحت میں دھریں۔ قزربہ
 وہ ہے کہ دو اکو کپڑے میں لپیٹ کر عورت کے بول کے راہ میں رکھیں۔ قاقبض وہ دوا ہے کہ مھار عی عضو
 کو تنگ کرے اور او کے اجزاء کو باہم جمع کرے مانند گل ارمنی کے۔ قاتل وہ چیز ہے کہ اپنی کیفیت
 اور صورت نوعیہ سے ہلاک کرے۔ قاشعر وہ چیز ہے کہ سبب زیادتی جلا راہی کے اجزاء فاسد کو
 خارج کرے یا سبب کو سطح استخوان سے دور کرے مثل قط کے۔ قطور وہ چیز پانی ہے کہ کان اور
 دیگر سوراخوں میں لپیٹا میں۔ کادی یعنی داغ و مندہ وہ چیز ہے کہ جلد کو جلا کر کپڑے کے مانند خشک
 اور سخت کرے مثل زاک زرد کے۔ کثیف وہ چیز ہے کہ وقت تاثیر حرارت غریبی کے سوا اجزاء
 خرد کے اجزاء او کے منقسم ہوویں اور اجزاء ارضی او سمین غالب ہو جاویں اور رطوبت
 شریہ الممازجہ اسطو پر ہو کہ سہولت تفرق کو مانع ہو۔ اور اگر باوجود اس کے لزج ہو تو اکثر
 اجزاء کو ریزہ ریزہ ہونے سے مانع ہوتی ہے مانند وکے۔ کحل یعنی سرد وہ چیز ہے کہ باریک
 سرمہ کے مانند کر کے آنکھ میں لگاویں۔ کحاد یعنی سینک اور کٹور جو چیز گرم کر کے عضو پر رکھیں
 جب سرد ہو جاوے پر سرد تو گرم کر کے عضو پر دھریں۔ اور وہ تر بھی ہوتی ہے جیسا پانی
 او ویہ کا یا صرف پانی گرم مثانہ کا یا شیشہ میں بھر کیا کپڑا او سمین تر کر کر کہ عضو پر رکھیں۔ اور
 خشک بھی جیسے او ویہ خشک کو تھیلی میں بانڈ کر تو سے پر گرم کر کہ عضو پر رکھیں۔ یا کپڑا یا نمدا
 یا اینٹ خام یا پختہ گرم کر کے عضو پر رکھیں۔ کاجل وہ ہے کہ دھوان او ویہ کا لیکر آنکھ
 میں لگاویں۔ لازم وہ چیز ہے کہ ساتھ قوت نفاذہ اپنی کے اتصال عضو کو متفرق کرے

سخت
 سختی

چار مانند خردل کے اور بار مانند سرکہ کے۔ لہٰذا وہ چیز ہے کہ رقیق اور خوشبودار چیزوں کو چھوٹے برتن یا کسی شیشی میں لگا کر سونگھیں۔ لہٰذا وہ چیز ہے کہ جب اسکو دونوں طرفوں سے کہنچا جاوے تو ایک طرف دوسرے سے منقطع اور منفصل ہنوسے اور باوجود اسکے سہل التکلیف ہو اور جس چیز سے شل اور ملاقات کرے شدید الالتحاق ہو مانند عمل کے۔ نطوح وہ چیز ہے کہ طلوع سے غلیظ اور ضاد سے رقیق ہو اور اسکو عضو پر لگاویں۔ لطیف وہ چیز ہے کہ وقت تاثر حرارت غریبی کے اجزاء اسکو مع اجزاء خرد کے منقسم ہو جاویں مانند غافٹ کے اور یرضہ کثیف کی ہے گلابی وہ چیز ہے کہ جب اسکو پانی میں تر کریں اوس سے اجزاء لہر لہر منقطع ہوویں مانند خبازی کے۔ اٹح وہ چیز ہے کہ سیلان کرے اور رقیق القوام ہو مثل پانی کے۔ تلمح وہ چیز ہے کہ زبان میں سوا محکاٹے کے نفوذ کرے مانند نمک کے۔ برد وہ چیز ہے کہ سبب قوت تبرید اپنی کے بردت پیدا کرے مانند کافور کے۔ تبہی وہ چیز ہے کہ سبب تولید ریح لطیفہ کے مجاری اعصاب اور عضلات اعضا سے تامل میں دورہ کر کے محرک اسکی ہو اور باعث تکون مادہ منویہ کا بنجاوے مانند لیوب کے۔ محفف وہ چیز ہے کہ سبب تکلیف اور تاضیف اپنی کے رطوبات بدن کو نیست و نابود کرے مثل فاوانیا کے۔ تجمد وہ چیز ہے کہ مادہ کو تکلیف اور تبرید اپنی سے فراہم کرے مانند زہر البیج کے۔ محلل وہ چیز ہے کہ مادہ کو تخییر کے لیے تیار کرے اور اسکو ہر ایک جز کو پیچھا کرے اور جب تاثیر اسکی دائم اور ہمیشہ ہو مادہ کو بالکل نیست و نابود کرے مانند ہاونہ کے محلل ریح جبکہ کاسر ریح بھی کہا جاتا ہے۔ چیز ہے کہ قوام ریح کو رقیق کر کے اسکو منقطع کرے انداجواہر کے۔ تحرق وہ چیز ہے کہ اپنی حرارت سے لطافت اور رطوبت اخلاط کو بالکل نابود کرے اور خاکستر اسکی باقی رکھے مانند فرشیون کے اور یرضہ محلل کی ہے۔ محللک وہ چیز ہے کہ بموجب حدت اپنی کے خلط لذائع اور تیز کو مسامحہ کی طرف جذب کرے اور قرحہ نمک نوبت پہونچائے مانند کبکیج کے۔ تجمد وہ چیز ہے کہ خون کو سبب قوت جاذبہ اپنی کی جلد کی طرف جذب قوی کرے یہاں تک کہ عضو کو گرم کرے اور رنگ جلد کو شرف کہ سے مثل رائی کے۔ تجمد وہ چیز ہے کہ روح حسہ محکہ کہ عضو کو روح نفسانی کی تاثیر کے لیے۔ یا عضو اور عصب کو قواؤی نفسانی کی تاثیر کے لیے غیر قابل قبول تام کے لیے کرے اور اسکو دونوع ہین۔ اول یہ کہ کیفیت سے ہو اور وہ بیہوش اور بردت قویہ ہو مانند ایون دوم وہ کہ بالحق بیہوش ہو مثل طرخون اور عناب کے پتوں کے کہ تھذیر حس ذوق میں تاثیر عظیم برکھتی ہین۔ تھشن وہ چیز ہے کہ سبب شدت قبض اور تخفیف اپنی کے سطح عضو کو مختلف للاجرا

کے موی

کے موی

کے موی

کے موی

کے موی

کے موی

کے موی

کے موی

کے موی

کے موی

کے موی

کے موی

کے موی

کے موی

کے موی

کہ حدت اخلاط حادہ کو توڑ دے اندر انبجاء کے۔ معرق وہ چیز ہے کہ رطوبات کو مسام کی رستہ بند
عوق دفع ہو شمل کل از منی کے۔ معطش وہ دوا ہے کہ سبب نفوذ قوت اپنی کے تحریک مواد دماغی کے
نیسوم میں کرے اور اسکی تحریک سے چھینک آری شمل کنڈرش کے۔ معطش وہ چیز ہے کہ طبیعت کو عوج
ترویج کرے خواہ ترویج اسکی پانی سے ہو شمل معدہ اور کبد کے خواہ ہوا سے ہو شمل ریه اور دل کے
شمل کرفش کے۔ معفن وہ دوا ہے کہ مزاج روح اور رطوبات اصلی کو فاسد کرے تاکہ روح میں صلاحیت
اپنی کام کی ہو شمل سافیا کی۔ معدل وہ چیز ہے کہ اخلاط متغیرہ کو حالت اصلی پر لاوے اور تعدیل
مزاج کی کرے۔ معفی وہ چیز ہے کہ مادہ اور رطوبات سعدی کو بطرف اعلیٰ سعادہ کی حرکت کو
اور اسکو دفع کر سکین مانند تر بد کے۔ مغری وہ دوا ہے خشک ہو کہ رطوبات لزجہ او سین ہوں
اور سبب اسکی فروات مسام جلد اور عضو برجمٹ کر سیلان مواد کو مانع ہو شمل سیول ریان کے
مغاطہ وہ چیز ہے کہ قوام رطوبات کو غلیظ تر اور کثیف تر قوام سابق سے کرے اور یہ ضد لطیف کی ہے
اور اسکی تین قسم ہیں۔ اول یہ کہ سبب برودت اپنی کے بعض اجزای خلط کو جامد کرے مانند تخم کدو
کے۔ دوم یہ کہ سبب حرارت اپنی کے اجزای خلط کو مسخ کرے مانند ثعلب کی۔ سوم یہ کہ
بیاعت رطوبت کے جو او سین ہے اجزای خلط کو غلیظ کرے مانند سنگھارہ خشک کے مفتت
وہ دور ہے کہ اجزای خلط متحجر کو ریزہ ریزہ کرے مانند سنگ مرہابی کے۔ متفع وہ شے ہے کہ
سادہ معتبہ داخل مجری کو جبکہ شان سے نفوذ ہے خارج بدن کی طرف نکالے مانند اسطوخودوس کے
اور یہ ضد مسدود کی ہے۔ متفج وہ شے ہے کہ موجب برودت اپنی کے فعل حرارت غریزی در غریبا
کو غذا اور خلط میں باطل کرے بعدیکہ غذا کو غیر منقسم اور خلط کو غیر لیسج رکھے مانند گری کے۔ مفرج
وہ شے ہے کہ روح حیوانی اور نفسانی کو بدن میں منبسط اور منبسط کر کرادے کے مزاج کو تعدیل کرے اور
خوف کو زائل کرے مانند عنبر کے۔ مقشی وہ چیز ہے کہ ریا حجتہ کو پر لگندہ کرے شمل اسخوہ کے۔
مفر اور ام وہ ادویہ ہیں کہ ورم کو توڑ دین مانند ہر تال کے۔ مفرج وہ دوا ہے کہ رطوبت اصلیہ کو
جستہ اجزاء جلد کا باہم پیوند ہے نابود کرے اور مادہ ریدہ حادہ کو بجای اسکی جذب کرے اور موجب
تفرجہ کا ہو جاوے مانند پیاز کے اور یہ ضد مدلی کی ہے۔ متقطع وہ چیز ہے کہ مادہ غلیظہ لزجہ
عضو کو اجزای خرد کی طرف منقسم کرے اگرچہ غلظت اور لزوجت اسکی باقی ہو وی جارہند
غار یقون کے۔ اور بارہ مانند سکر کے۔ مقوی وہ شے ہے کہ مزاج اور قوام عضو کو سہل
تعدیل کرے کہ فصول منصبہ کو قبول کرے خواہ سبب تعدیل مزاج کی ہو مانند روغن گل کے

ع
تخون نین

ع
تجکین

ع
تجکین

ع
تجکین

ع
تجکین

ع
تجکین

ع
تجکین

ع
تجکین

ع
تجکین

ع
تجکین

ع
تجکین

ع
تجکین

ع
تجکین

ع
تجکین

